بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ فِی ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوۡمٍ عٰبِدِیۡنَ (۱۰۶) الانبیاء

کُنۡتُ کَنۡزًا مَخۡفِیًّا فَاَحۡبَبۡتُ اَنۡ اُعۡرَفَ فَخَلَقۡتُ الۡخَلۡقَ (اَلۡحَدِیۡثُ الۡقُدۡسِیّ)

دفترِ اول صفحہ ۲ و دفترِ چہارم صفحہ ۱۱۱ شرح بحر العلوم لمثنوی مولانا روم و صفحہ ۶۱۷ مدارج النبوۃ جلد ۲

# اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہ اَنۡوَارُ اللَّمَعَاتِ الۡمُحَمَّدِیَّۃِ الۡحَقَّہ کی

# میلاد النبی ﷺ
# عید
# کا
# بنیادی مُقدّمہ

(۱)

یہ وہ مقدمہ عقائدِ حقہ ہیں جس میں ہر جملہ نور کا ہے

تو یہ مقدمہ تفصیلی عشقِ محمدی کا اِجمال ہے

مقدمہ انوارِ لمعاتِ محمدیہ کا اجمال


تصنیفِ لطیفِ جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول

شیخ الحدیث ابو الفتح **محمد نصر اللہ خان** نصرہ اللہ تعالیٰ





باہتمامِ تمام مصنف مطبع سروات پرنٹرز میں چھاپا گیا ہدیہ ۱۲۰۰ روپیہ

محفل نعت کے پُر مسرت موقع پر تحفہ

"عقیدت کے پھول"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین!

نب علی ہجویری سٹوڈنٹس آرگنائزیشن فیروزوالہ

ALI HAJVEERI STUDENTS ORGINATIONS FEROZWALA

(نشرو اشاعت) شیخ سجاد شوکت

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلَاغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ (۱۰۶) الانبیاء

کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (اَلْحَدِیْثُ الْقُدْسِیُّ)

دفتر اول صفحہ و دفتر چہارم صفحہ ۱۱۱ شرح بحر العلوم لمثنوی مولانا روم و صفحہ ۶۱۷ مدارج النبوۃ جلد ۲

# اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اَنْوَارُ اللَّمْعَاتِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ الْحَقَّۃ کی

# عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ

(۱)

یہ مقدمہ تفصیل عشق محمدی کا اجمال ہے

تو یہ مقدمہ انوار لمعات محمدیہ کا اجمال ہے

تصنیف لطیف جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول

## شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

جس کا حق الطبع بحق مصنف واولاد مصنف محفوظ ہے۔ مصنف کا مختصر سوانح حیات آخر میں ملا دیا گیا ہے

باہتمام تام مصنف مطبع سروات پرنٹرز میں چھاپا گیا ہدیہ ۱۲۰۰ روپیہ

**Shaikh-ul-Hadeeth**
**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**
**The Chief Jurist**
**of**
**Supreme Court of Afghanistan**

# فہرستِ کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

## تمہیدِ مہید و نویدِ مجید کی فہرست نیز سابقہ فہرست کا ضمیمہ

جس کو شیخ طریقت، عالم و فاضل، قابل و فاعل، ولی و فاضل تقی و نقی ڈاکٹر پروفیسر جناب مسعود احمد سلمہ اللہ الاحد فرزندِ لبیب حسیب و نسیب و تقی و نقی مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ مفتی بجامع مسجد فتحپوری دہلی نے ترتیب دیا ہے، قرارِ ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

سابقہ فہرست کا ضمیمہ:



## (تمہیدِ مجید و نویدِ مجید کی) فہرست / جھلکیاں

چُنیں و چُناں تمہارے لئے، بنے دو جہاں تمہارے لئے ۳

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے -----
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے ۵-۶

نارِ دوزخ کو چمن کردے بہارِ عارض -----
ظلمتِ حشر کو دن کردے نہارِ عارض ۶-۷

نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا درود -----
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام ۷-۸

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا -----
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا ۸

جہاں کی خاک روبی نے چمن آراء کیا تجھ کو -----
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے ۹

انہیں کی بو مایۂ سمن ہے، انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے -----
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں، انہیں کی رنگت گلاب میں ہے ۹-۱۰

وہی جلوہ شہر بشہر ہے، وہی اصلِ عالم و دہر ہے -----
وہی بحر ہے وہی لہر ہے، وہی پاٹ ہے وہی دھار ہے ۱۰-۱۱

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں -----
بنے صبح تابشِ مہر سے رہے پیشِ مہر یہ جاں نہیں ۱۱-۱۲

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں معدنِ نور ہے اس کا داماں -----
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دلِ سنگیں کی جِلا کرتے ہیں ۱۲-۱۳

مِلکِ خاصِ کبریا ہو، مالکِ ہر ماسوا ہو ----- ۱۴

وہ کلس روضے کا چمکا سر جھکاؤ کج کلاہو ----- ۱۵

راہِ عرفاں سے جو ہم نادیدہ رو محرم نہیں -----
مصطفیٰ ہیں مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں ۱۶

احقر محمد مسعود

۱۴؍ ذی الحجہ ۱۴۱۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ لِلّٰہِ وَ لِرَسُوْلِہٖ وَ لِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ - اَلْحَدِیْثُ صفحہ ۳۶۸ اِلٰی صفحہ ۳۷۰ فتوحاتِ مکیہ۔ یعنی دین وہی خیر خواہی تو ہے جو اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک جل و علی و صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے لیئے ہے اور مسلمانوں کے ائمہ کے لیئے ہے اور عام مسلمانوں کے لیئے ہے۔ یہی کام (فعل) ربانی علماء و اصفیاء کا ہی کام (مقصود) ہوتا ہے۔

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا

أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ أَنَّكَ آخِذٌ ذَهَبًا وَ تَرَكْتَ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

روزِ روشن کی طرح یہ بات روشن ہے کہ ایک شئی ایسی ہو جس کی قیمت و ثمن بہت کم ہو پر اس میں ایک وصف لگ گیا تو وہ وصف اسی کم قیمت شئی کو اس جیسے ہزاروں شئی سے بیش بہا کر دیتا ہے۔ تو اب بھی وہ قیمت و بہا اس شئی کی ذات ہی کا ہے جیسے رغبتیں بڑھنے کے سبب اوصاف نے بڑھا دیا ہے مثلاً ایک نوٹ لے لیجئے جو کاغذ کا ایک حقیر ٹکڑا یا پارچہ تھا جس کی کوئی قیمت تھی نہ ثمن، پر اس کی تحریر کے باعث اب اس کی قیمت دس ہزار کو پہنچ گئی جسکے باعث لوگوں کی رغبتیں اس کی طرف کھنچ گئیں۔

اسی طرح اگر ایک ورقِ کاغذ ہو جس میں ایک نادر الوجود، عزیز و غریب اور نفیس علم ہو اور ایک شخص اس علم کا طلبگار ہو، اس کی قدر و قیمت سے واقف اور خبردار ہو اور اس کی قدر طلب کو بھی جانتا ہو اور وہ اس ورق کاغذ کو دس ہزار اشرفیوں میں خرید لے تو کیا وہ عین عقلمندی اور عین سعادت نہیں؟ یا کیا اس میں کوئی خلاف ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ حلال و طیب ہے وہ طلب عین کمال ہے اور وہ خرید و فروخت حلال ہے۔ جس پر اجماع قائم اور اس پر قرآنِ عظیم کا جلی نص وارد ہے جس کا کوئی انکار ہے نہ ہی اس میں کوئی منازعت ہے۔ رب جل مجدہٗ فرماتا ہے:

اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۔ الآیۃ ۲۹ النسآء ۴۔

مگر یہ کہ کوئی سودا تمہارے آپس کی خوشی کا ہو۔

اور وہ دس ہزار اشرفیاں اس لکھے علم کی قیمت نہیں کہ وہ مال نہیں یہ مال کی قبیل سے ہے بلکہ وہ دس ہزار اشرفی اس ورقِ کاغذ کی ہی قیمت ہے جو اس کی تحریر کے باعث دس ہزار کو پہنچ گئی۔

اس پر امام ہمام و ہمام احمد رضا خان الافغانی المغربی الغزنوی اصلاً و البریلوی الہندی وصلاً اپنے فتاوٰی العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ میں تحریر کرتے فرماتے ہیں:

اَرَاَیْتَکَ اِنْ کَانَتْ وَرَقَۃٌ کَاغِذٍ فِیْہَا عِلْمٌ نَفِیْسٌ عَجِیْبٌ نَادِرٌ غَرِیْبٌ وَ کَانَ رَجُلٌ یَطْلُبُہٗ وَ یَعْرِفُ قَدْرَہٗ فَاشْتَرَاہَا بِعَشَرَۃِ الْاٰفٍ ہَلْ فِیْہِ مِنْ خِلَافٍ؟

کَلَّا بَلْ حَلَالٌ طَیِّبٌ بِنَصِّ الْقُرْاٰنِ وَ الْاِجْمَاعِ مِنْ دُوْنِ نَکِیْرٍ وَّلَا نِزَاعٍ قَالَ تَعَالٰی اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ

تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ فَهٰذِهِ الْعَشَرَةُ الْآلَافُ مَا هِيَ ثَمَنُ الْمَكْتُوْبِ فَإِنَّهٗ لَا مَالِيَّةَ لَهٗ أَصْلًا كَمَا نَصَّ عَلَيْهِ فِي الْهِدَايَةِ وَ سَائِرِ الْكُتُبِ الْمُعْتَمَدَةِ - ج ۷ صفحہ ۱۳۲ - بہتر

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا
أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ أَنَّكَ آخِذٌ ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ اگر اس کے بدلے اسکا ہم وزن سونا (زرِ سرخ) بھاؤ و بتاییں دیا گیا تب بھی رہیگا بائع گھاٹے میں تو خریدار فایدے میں۔

بھلا بتا تو کہ یہ زیان کاری و گھاٹا کیا کم ہے؟ کہ تو شیدہ مفیدہ، مفیضہ عقایدِ حقہ کے بیش بہا جواہر پاروں سے ستھرے جملے، انوار کے لمعے اور لمعات کے بقعے تو آپ چھوڑ جائیں اور سونا یا زرِ سرخ کو روک رکھیں یا رکھ لیں؟ فَهَنِيْئًا لَكَ أَيُّهَا التَّابِعُ الْمُحَمَّدِيُّ بِهٰذِهِ الْغَنِيْمَةِ الْعَظِيْمَةِ الَّتِيْ تَجِلُّ عَنْ أَنْ تَقُوْمَ بِقِيْمَةٍ وَلَا تَغْفُلْ عَمَّا نُبِّهْتُكَ عَلَيْهِ أَنَّ الْكِتَابَ هٰذَا هُوَ الَّذِيْ يَقْبَلُهُ الْمَاهِرُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ وَ يَمْدَحُهُ الْكَمَلَةُ فَلَا يَرُدُّهٗ إِلَّا الْقَاصِرُوْنَ عَنْ فَهْمِهٖ وَلَا يَذُمُّهٗ إِلَّا الْجَهَلَةُ - هٰذَا وَ عَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ إِنَّهٗ خَيْرُ مَنْ أَعَانَ وَلَا نَسْتَعِيْنُ إِلَّا إِيَّاهُ. اَللّٰهُمَّ أَفِضْ صِلَةَ صَلَوَاتِكَ وَ سَلَامَةَ تَسْلِيْمَاتِكَ عَلٰى خَطِّ الْوَحْدَةِ بَيْنَ قَوْسَيِ الْأَحَدِيَّةِ وَ الْوَاحِدِيَّةِ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

نورِ بقا آمد آفتابِ محمد … پردہ آن نور خاک و آبِ محمد
چشم خدا بین بجز خدائی نہ بیند … چون زمیان برفتد نقابِ محمد
بست نقابی ز آب و خاک و گرنہ … رتبتِ امکان نداشت تابِ محمد
افسرِ کونین گشت کافِ لعمرک … از شرفِ دولتِ خطابِ محمد
چون شبِ اسری کشید سرمہ مازاغ … نقشِ سوی کی شود حجابِ محمد
دولتِ فردا بہیچ باب نیابد … ہر کہ شد امروز ردِ بابِ محمد
ہر چہ بود درج در صحیفہ ہستی … منتخبے باشد از کتابِ محمد
سایہ نشان شد چو آفتابِ حقیقت … تافت عیان از ہمہ جہاتِ محمد
من کہ زنم در سخنوری دمِ اعجاز … عاجزم از شرحِ معجزاتِ محمد
نیست کلامی بنعتِ کمالہ … صلِّ الٰہی علی النبیِّ و آلہٖ

کلیات علامہ جامی صف ۱۰

الفقیر عبد حبیب اللّٰہ الغنی شیخ الحدیث ابو الفتح
محمد نصر اللّٰہ نصرہ اللّٰہ و نضرہ فی الدین والدنیا

ابوالفتح محمد نصر اللّٰہ خان
نصرہ اللّٰہ تعالیٰ ونضرہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وصلی اللہ علٰی نورٍ کزو شد نورہا پیدا<br>
زمین از حبِّ او ساکن فلک در عشقِ او شیدا<br>
ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے<br>
وزو بر ہر زبان ذکرے وزو در ہر سرے سودا<br>
اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم<br>
نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا<br>
نہ ایوب از بلا راحت نہ یوسف حشمت و شوکت<br>
نہ عیسٰی آن مسیحا دم نہ موسٰی آن ید بیضا<br>
محمد احمد و محمود ویرا خالقش بستود<br>
کزو شد بود ہر موجود وزو شد دیدہا بینا<br>
زبر سینہ اش جای الم نشرح لک برخوان<br>
ز معراجش چہ مے پرسی کہ سبحان الذی اسری

علامہ جامی علیہ الرحمۃ

## اَمَّا بَعْدُ

اے عزیز جان! جان کہ یہ فَقِیرِ اِلیٰ رَبِّہِ الْغَنِیِّ الْقَدِیْرِ اَبُوالْفَتْح، مُحَمَّد نَصْرُاللہِ بْنُ خوش کیارخان اَلْمَرْحُوْم السَّرْرَوْضَوِیُّ خروتی نَسَباً اپنی اس کتاب مستطاب کو ایک مقدمہ اور گیارہ لمعات شارقہ کی صورت میں مسلمانان عالم کے لئے عموماً اور علماءِ عاملین، صوفیائے صافیہ، خطباء و مبلغین، کاملین کے واسطے خصوصاً پیش کرتا ہے، یہ لمعات محمّدی انوار سے مستفاد ہیں اس لئے اس کتاب کا ہر ہر جملہ لمعہ اور ہر ہر مسئلہ گران قدر و بیش بہا مایہ ہے جس کی تایید و تاکید آیاتِ کریمہ احادیثِ شریفہ اور معتبر و اشہر علماءِ اولیاء کے تحریری دستاویزات و تصنیفات سے ثابت و متحقق ہو چکی ہے۔ تاہم انسان مرکب ہے خطاء و نسیان سے اس لئے مستفیدین اور ہمارے عزیز علماء و ناقدین سے خواہش و گزارش ہے کہ اگر انھیں کتاب ہٰذا میں کوئی خطا و لغزش نظر آئے یا وہ کتاب ہٰذا کا کوئی جملہ یا مسئلہ خطا و لغزش سمجھے اسے درگزر نہ کریں بلکہ اس فقیر کو اس خطاء و لغزش پر مطلع فرمائیں۔ شکرو امتنان کے ساتھ اس پر غور رہے گا اور اگر واقع میں وہ جملہ یا مسئلہ لغزش رہا تو آئندہ اشاعت میں اِنْ شَآءَ اللہُ تَعَالیٰ ثُمَّ اِنْ شَآءَ رَسُوْلُہٗ (۱) صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اس کا ازالہ کیا جائے گا۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَاللہِ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ۔

---

۱۔ جَآءَ فِي الْحَدِيْثِ الشَّرِيْفِ لَايَقُلْ اَحَدُكُمْ شَآءَ اللّٰهُ وَشَآءَ فُلَانٌ وَّلٰكِنْ لِيَقُلْ مَاشَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ اَلْحَدِيْث۔ حصن حصن الشريف فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْكُتُبِ وَذَكَرَ الْاِمَامُ النَّوَوِيُّ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِي شَرْحِهٖ لِصَحِيْحِ مُسْلِم صفحہ ۲۸۶ جلد ۱۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَانَ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحَبَّ اَنْ یُّعْرَفَ فَخَلَقَ الْخَلْقَ وَاجْتَبٰی مِنْھُمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاصْطَفَاہُ۔ وَجَعَلَہٗ صُوْرَۃً لِّصِفَتِہِ الْوَحْدَۃِ فَھُوَ اَصْلٌ وَّ مَنْشَاءٌ وَّ مَعَادٌ وَّمَبْدَءٌ لِّجُمْلَۃِ الْخَلَائِقِ لِحَضْرَۃِ حَقِیْقَۃِ الْحَقَائِقِ وَصُوْرَۃٌ لِّحَضْرَۃِ الْوَاحِدِیَّۃِ الْاَحَدِیَّۃِ الْجَامِعَۃِ لِجَمِیْعِ الْکَمَالَاتِ الْاِلٰھِیَّۃِ وَالْکِیَانِیَّۃِ فَھُوَ مَظْھَرٌ اَتَمٌّ لِلْاِسْمِ الْاَعْظَمِ وَوَاضِعُ مِیْزَانِ مَرَاتِبِ الْاِعْتِدَالَاتِ الْمَلَکِیَّۃِ وَالْکِیَانِیَّۃِ وَالْحَیَوَانِیَّۃِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ صَلٰوۃً ھُوَ لَھَا اَھْلٌ وَّھُوَ لَھَا اَھْلٌ مِنْہُ وَلَہٗ وَاِلَیْہِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَعَلٰی اٰلِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ مَخْزَنُ عِلْمِہٖ وَکِتَابِہِ الْعَزِیْزِ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَصْبَحَ الدِّیْنُ بِھِمْ فِیْ حِرْزٍ حَرِیْزٍ۔

## اَمَّا بَعْدُ

اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی بدانکہ آن صاحبِ تاجِ لَوْلَاکَ سَیِّدُ الْاَرْضِ وَالْاَفْلَاکِ وَمَافِیْھِنَّ شہنشاہِ کونین سرورِ دارین وہ ذات ہے جو ہر ذات سے برتر۔ اس کی ہر ہر صفت کونین کے تمام صفات سے اعلیٰ اور ہر عیب و شین سے مُنَزَّہ و مُبَرَّاء ہے، کائنات کے کل فضائلِ اعلیٰ و کمالاتِ بالا کا منبع و سرچشمہ، ساری خدائی کا مرجع و منشاء ہے، ہر زین سے مُزَیَّن و پیراستہ اور تمام اخلاقِ جمیلہ سے آراستہ و شائستہ ہے آپ ہی وہ انسان کامل ہیں جس کو خالق عالم نے اپنے جمال ذات و اپنے تمام صفاتِ جلال و جمال کا مظہر اتم بلکہ شفاف آئینۂ اَفخم گردانا ہے۔ پوری خدائی کو آپ کے ہی خاطر صفحہ

ہستی پر ظاہر فرمادیا ہے۔ پس فیض وہدایت، عرفان و دلالت میں ہر ایک شی آپ کا محتاج رہا کہ خالق عالم نے جس کو جو بھی عطا کیا یا جو بھی جس سے لے لیا یہ سب آپ ہی کے لئے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حضرت سے نبیوں کو نبوت ملی تو آپ کی خاطر، ولیوں کو ولایت سے نوازا گیا آپ کی خاطر، ثواب وعقاب کی عطا و سزا آپ کی خاطر، غرض کہ مقصود ذاتِ اوست دیگر جملگی طفیل۔ منظور نورِ اوست دیگر جملگی ظلام۔ کہ لَوْلَاكَ لَوْلَاكَ لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوْبِيَّةَ(۱) کہ اے حبیب اگر تو نہ ہوتا اور اگر نہ ہوتا تو میں ہرگز ہرگز اپنی رُبُوْبِيَّتْ ظاہر نہ فرماتا اور ظاہر کہ اگر رُبُوْبِيَّتْ کا ظہور نہ ہوتا تو یقیناً مربوبیۃ نہ ہوتی کوئی شی نہ ہوتی کہ مَاسِوَی اللہ، اللہ تعالیٰ کے مربوب ہیں۔ خدائی کا ظہور اسی نور کی خاطر رہا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ خَالِقِ عالم جَلَّ مَجْدُہٗ نے اس مَقْصَدِ تخلیق کو آپ کو مخاطب فرماتے ہوئے یوں بیان فرمایا۔

مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَآ اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْكَ بِكَ اُعْطِيْ وَبِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُثِيْبُ وَبِكَ اُعَاقِبُ۔ دیکھو سَیِّدُنَا مُحْیُ الدِّیْن خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ طَائِیِّ (ابن عربی) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کی تفسیر جلد اول صفحہ ۲ یعنی میں نے آپ کو محبوب ترینِ محبوبان بنایا آپ ہی کو اپنے تمام خلق میں مکرم تر گردانا۔ آپ ہی کی خاطر لیتا ہوں، آپ ہی کی خاطر دیتا ہوں، آپ ہی کے لئے ثواب سے نوازا کرتا ہوں۔ آپ ہی کے لئے سزا وعقاب دیتا ہوں۔ اس حدیثِ پاک کے سیاق و سباق و کلمات

---

۱۔ وَكَذَاجَآءَ فِي الْحَدِيْثِ الْقُدُسِيِّ حَدِيْثِ الْاَسْرَآءِ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ نہ ہوتے افلاک کو پیدا نہ کرتا صفحہ ۶۱۸ جلد ۲ مدارج النبوۃ وصل دربیان سِرِّ تَسْمِيَۃِ وَيْ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبِيْبِ و دفتر پنجم صفحہ ۱۳۲ و دفتر ششم صفحہ ۷۴ و صفحہ ۸۸ شرح بحر العلوم للمثنوي الرومي۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

سے دو اہم ترین نِکات پُر حِکمت و برکاتِ نبُوّت بر آمد ہوتے ہیں۔ اَوّل یہ کہ خالقِ عالم نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی اپنے اس محبوب سراپا جود کے برابر و ہمسر نہیں بنایا چہ جائیکہ آپ سے زیادہ محبوب یہ نکتہ کلماتِ حدیثِ بالا کے کلمہ "مَا" اور "خَلْقاً" سے مستفاد ہے کہ کلمہ "خَلْقاً" نکرہ ہے اور کلمہ "مَا" حرفِ نفی اصل و قاعدہ یہ کہ جب نکرہ نفی کے ماتحت آجائے۔ پس یہ نفی عام ہو جاتی ہے اور عموم و استغراق کا افادہ کرتی ہے۔ یہ نفی اس وقت اسم نکرہ کے سارے افراد کو اپنے حکم نفی میں گھیر لیتی ہے اور اسے کلمۂ حصر کہا جاتا ہے۔ دوسرا نکتہ یہ کہ کلمہ "بِکَ" کو حدیثِ شریف میں فعل "اُعْطِیْ"، "اُحْمَدُ"، "اُثِیْبُ" اور "اُعَاقِبُ" سے پہلے ذکر فرما کر بھی حصر ہی کے اِفادہ کے لئے استعمال فرما دیا ہے اس اِفادۂ حصر کے لئے اردو زبان میں کلمہ "ہی" کام میں لایا جاتا ہے یہی کلمہ "ہی" نفی و اثبات کو ظاہر کرتا ہے۔ حَدِیْثِ مَذْکُوْر کے ترجمہ میں ان قواعد و اصول کا خیال کیا گیا ہے۔ فَتَدَبَّرْ سَتَجِدُ فَتَقِفْ (۱) السِّرَ فَتَقِفْ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اے عزیز جان! جان لیں کہ یہ فقیرِ اِلٰی رَبِّہِ الْغَنِیِّ الْقَوِیِّ شَیْخُ الْحَدِیْث اَبُوالْفَتْح مُحَمَّد نَصْرُاللّٰہ بن خوش کیارخان اَلسَّرْرَوْضَوِیُّ خُرْوِتِیُّ نَسَباً اس اجمال کی تفصیل ایک مقدمہ اور گیارہ لمعاتِ شارقہ میں بیان کرتا ہے یہ مقدمہ و لمعات درحقیقت، حقیقت مُحَمَّدِیَہ کے اَنْوَار اور اَحَادِیْثِ قُدْسِیَّہ کے اَسْرَار ہیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَھُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ الرَّفِیْقُ۔

---

۱۔ نظرِ غائر سے دیکھئے تو راز پالے گا اور تو (اس راز و ناز پر یقین رکھنے سے) واقف راز رہے گا۔ تقف اَلْاَوَّلُ مِنَ الوقُوْفِ وَ الثَّانِیْ مِنَ القوفِ بِمَعْنٰی پَیْ شناسی وَ مِنْہُ الْاِقْتِیَافُ مِثْلُ قَفَوْتُ اثرہ وَ الْقَائِفُ پے شناس وَ یُقَالُ فُلَانٌ اَقْوَفُ النَّاسِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

# مُقَدِّمَہ

سَرکارِ دارَین، کَونَین کے ہر شَیٔ کے وُجُود کا مَنْشَاء
اور ہر فَیض و جُود کا مَنْبَع ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اے عزیزِ جان! جان لے کہ عَالَمِیْن میں ہر ہر فَیْض کا مَنْشَاء سَرورِ دوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں خواہ وہ فَیْضِ اَقْدَس (۱) ہو جس کو استعداد کہا جاتا ہے یا فَیْضِ مُقَدَّس جو کمال کہلاتا ہے بہرحال فَیْض کا مَنْشَاء سَرورِ دوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہیں، کیونکہ وُجُودِ کائنات آپ ہی کے جُود و وُجُود پر مَبْنِی ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو یہ سب نقوشِ غَرِیْبَہ، اور یہ سب احکامِ کائنات عَالَم وُجُود میں نہ آتے نہ ہی ان میں سے کچھ ہوتا پس جو بھی فیوض و کمالات یا آثَار و اَحْکَام رہے یا ہیں یا رہیں گے وہ سب کے سب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہی کے وُجُودِ سراپا جُود پر ہی مبنی ہیں۔ آپ ہی کے جُودِ وجود کے اَحْکَام و آثَار ہیں۔ خلاصہ یہ کہ وُجُودِ مَوجُودَات کے لحاظ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کائنات کے حقیقی باپ ہیں یہی وجہ ہے کہ کَلَامِ بلاغت نظامِ اَعْنِیْ قُرآنِ پاک نے اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات کو ایمان والوں کی مائیں قرار دے کر اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْن کے لقب سے نواز دیا

---

۱۔ فَیْضِ اَقْدَس و فَیْضِ مُقَدَّس کی تشریح شرح نَقْدُ النُّصُوْص عَلَّامَہ جَامِی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے صفحہ ۴۷ و ۴۹ فَصّ حِکْمَۃٍ نَفْثِیَّۃٍ فِیْ کَلِمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ میں ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

فرمایا۔ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗ اُمَّہَاتُہُمْ الآیۃ الاَحزاب۔ کہ یہ نبی ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک زیادہ قریب و مددگار ہیں کہ اَوْلٰی میں یہ تمام معانی موجود ہیں۔ معنی یہ ہوئے کہ مومن نبی پاک کو اپنی جان سے زیادہ قریب و بہتر مالک و محبوب تر سرپرست پائے گا۔ پس ایمان والوں کا اہم فریضہ یہ ہے کہ نبی پاک کو اپنی جانوں سے بہتر و بالاتر و عزیز تر جان کر اپنی جانوں کو اپنے اور نبی پاک کے درمیان حائل و مانع نہ ہونے دیں بلکہ اپنی جانوں کو بصد خوشی نبی پاک کی خوشنودی پر نثار کردیں تاکہ ہمیشہ نجات کا سہرا ان کے سر رہے۔ اور اگر ان کی جانیں مانع رہیں پس وہ اس مانع کی بناء پر سَرْوَرِ دُوْسَرَا سے محجوب رہیں گے نجات نہ پائیں گے کیوں کہ نجات اسی میں ہے کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاء کو اپنوں اور اپنی جانوں کا مالک جانیں کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا ہی خالقِ عالم کے مظہرِ اعظم اور تمام کائنات و عالم کے شہنشاہ معظم ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ ہر جان کا اثر وُجُوْد ہے اور ہر جان سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کا جُوْد پس ہر جان و ہر اثرِ جان یعنی وُجُوْد کا منشاء وُجُوْد آپ ہی ہیں تو آپ تمام کائنات و موجودات کا حقیقی باپ ہوئے اور احترام و توقیر میں ازواجِ مُطَہَّرَات ایمان والوں کی مائیں ہوئیں۔ مقصدِ بالا کو سرور دوسرا علیہ التحیہ والثناء کے کلمات طیّبات اس طرح واضح فرماتے ہیں۔ کہ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰی بِہٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اِقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَکَ مَالًا فَلْیَرِثْہُ عَصَبَتُہٗ مَنْ کَانُوْا وَمَنْ تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَلْیَاْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاہُ۔ دیکھو بخاری شریف جلد اوّل کتاب فِی الْاِسْتِقْرَاضِ وَاَدَاءِ الدُّیُوْنِ والحجر وَالتَّفْلِیْسِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یعنی کوئی ایسا مومن یا ایمان والا نہیں جس کا میں اس کے اور اس کے دنیا و آخرت کے سارے معاملات میں اس کی جان سے زیادہ اس کا مالک نہ رہا ہوں بلکہ میں دنیا و

آخرت میں اس کے اور اس کے تمام معاملات میں اس کی جان سے زیادہ مالک رہا ہوں
کلمہ "بِہٖ" میں اشارہ بلکہ تصریح اس بات کی ہے کہ اس کی جان کا بھی میں مالک رہا
ہوں۔ اس کے بعد فرمایا کہ میرے فرمودات کی شہادت خود قرآنِ پاک دے رہا ہے
چاہو تو پڑھو کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ (فرمایا) پس جو مومن مرجائے اور
مال چھوڑ جائے اس کا رشتہ دار کوئی ہو اس کا وارث رہے اور اگر قرض چھوڑے یا ضائع
شی جیسی اولاد چھوڑے تو وہ میری حضور حاضر ہو اور میری جناب کی جانب رخ کرے کہ
میں ہی اس کا آقا سرپرست اور مددگار ہوں اور رہوں گا۔ اس حدیثِ شریف میں بھی
گزشتہ حدیثِ پاک کی طرح لطائف، اَسرار و نِکات مذکور و منور ہیں۔

(۱) یہ کہ یہ کلامِ بلاغت نظام نفی و اثبات پر مبنی جس کی تاکید و تایید کافی وشافی
ہے کہ کلمہ "مَا" نفی اور کلمہ "اِلَّا" اِثبات کر رہا ہے نفی تو ہر ہر ہستی سے اَوْلَوِیَّۃ
ومَالِکِیَّتِ کُلْ کی ہے اور اِثبات اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں سے صرف اور صرف سَیِّدِ
کائنات اور فخرِ موجودات کے لئے ہے وہ بھی مالکیت و اَوْلَوِیَّتِ کُلْ کے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی
ذَالِکَ۔

(۲) یہ کہ اسی مَالِکِیَّتِ کُلْ وَاَوْلَوِیَّتِ کُلْ کی وضاحت کی خاطر کلمہ "مِنْ"
استعمال فرمادیا ہے جو حرف نفی "مَا" اور منفی "مُؤْمِنٍ" کے درمیان استعمال فرمایا
گیا ہے اسی "مِنْ" کو علماءِ نحو نے "مِنْ" اِستغراقیہ کے نام سے موسوم فرمایا ہے۔
اب تو یہ کُلِیَّتہ، مَالِکِیَّتْ و اَوْلَوِیَّۃ صاف روشن جس پر خفا کا کوئی غبار نہیں یہاں تک اس
نے ہر غبار آلود دل سے اس کا غبار جھاڑ دیا۔ شُکْرُ اللّٰہِ عَلٰی اِحْسَانَاتِہٖ۔

(۳) یہ کہ مَالِکِیَّۃ وَاَوْلَوِیَّۃ کو کسی خاص قید و شرط کے ساتھ مقید و مشروط
نہیں کیا بلکہ مطلق ذکر فرمایا تاکہ دلیل و بُرھَان رہے کہ سَرْوَرِ دُوْسَرا کی مِلْکِیَّتْ سے دنیا
واخری کی کوئی شی خارج و مستثنیٰ نہیں بلکہ بروجہ اِجمال ہمیشہ کے لئے ہر ہر چیز کی مِلْکِیَّتْ

آپ کے لئے ثابت ہے۔

(۴) نکتہ یہ کہ حدیثِ پاک کے ایمان افروز کلمات جن میں سے اوّلِ حدیث " مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلٰي بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ" کی خبر اَغْنِيْ بِهٖ وَاَنَا اَوْلٰي بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ جملہ اِسْمِيَّہ ہے نیز آخرِ حدیث "فَاَنَا مَوْلَاهُ" جملہ اِسْمِيَّہ اور اس کی خبر مفرد ہے، یہ دونوں دوام و استمرار پر دلالت کرتے ہیں۔ فن بلاغت کے مُسَلَّمہ اُصُول میں سے یہ اَصْل مُسَلَّمُ الثُّبُوْت ہے کہ اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ لَاتُفِيْدُ الثُّبُوْتَ بِاَصْلِ وَضْعِهَا وَلَا الْاِسْتِمْرَارَ بِالْقَرَائِنِ اِلَّا اِذَا كَانَ خَبَرُهَا مُفْرَدًا اَوْ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً اَمَّا اِذَا كَانَ خَبَرُهَا جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاِنَّهَا تُفِيْدُ التَّجَدُّدَ۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹ اَلْبَلَاغَةُ الْوَاضِحَةُ لِعَلِي الْجَارِمِ مطبع مصر یعنی جملہ اسمیہ اصل وضع کے اعتبار سے ثبوت کا افادہ نہیں کرتا اور نہ قرائن سے استمرار کو ظاہر کرتا۔ ہاں اگر جملہ اسمیہ کی خبر مفرد ہو یا جملہ اسمیہ کی خبر جملہ اسمیہ ہو تو ضرور ثبوت و دوام کو (ہمیشہ کے لئے) جاری رہنے پر دلالت کرتا ہے اور اگر جملہ اسمیہ کی خبر جملہ فعلیہ ہو تو اس وقت حدوث و تجدد کا افادہ کرتا ہے۔

پس اے عزیز جان لیں کہ آیاتِ مُبَيِّنَاتِ فُرْقَانِيَّہ اور اَحَادِيْثِ نَبَوِيَّہ کے کلماتِ طیبہ باآوازِ بلند صاف، واضح طور پر یہ راسخ عقیدہ دے رہے ہیں کہ ساری خدائی کی مالکیتِ کل خالقِ عالم نے ہمیشہ کے لئے اپنے محبوب نبی جنابِ احمدِ مجتبیٰ محمّد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ المجتبیٰ کو عطا فرمائی ہے۔ یہی اس فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ کا عقیدہ رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہی عقیدہ رہے گا اور میری اس کتاب کے اندر ہر بات میں تجھ پر یہ روشن و ظاہر ہو گا کہ وہ:

مالکِ کونین ہیں ظاہر ہے یہ ہر بات میں
دو جہان کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

اے عزیزِ جان! جان لے کہ حقیقتِ مذکورہ بالا کا صحیح نتیجہ، محقق انکشاف و اکتشاف کے بعد یہ نکلا کہ حقیقی مومن و واقعی مسلم وہ ہے جس کے دل میں سرورِ کونین، مالکِ دارین کی محبت ہر نعمت سے زیادہ ہو، خواہ وہ نعمت اس کی جان ہو یا والد و ولد ہو حضور کی محبت جان سے بالا تر ہو وہ تو کریمہ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰي بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ سے ثابت ہوا، اور والد و ولد سے برتر ہو اس پر حضور انور کی یہ حدیث شریف شاہد ہے کہ۔ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰي اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ۔ بخاری شریف، ج ۱ ص ۷، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ زیر (بَابٌ حُبِّ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِيْمَانِ)

یعنی میری قسم ہے اس ذات خداوندی پر جس کے دستِ قدرت میں میری پاک جان ہے تم میں کا کوئی حلاوتِ ایمان سے ملذوذ و محظوظ نہ ہو گا جب تک میں اس کے باپ و اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو لوں۔ ان کلماتِ قدسیہ میں والد و ولد کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ غالباً بعض لوگوں کے دلوں میں باپ و اولاد جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں پس کلمات قدسیہ نے صراحت فرمادی ہے کہ سرورِ دوسرا علیہ التحیۃ والثناء ہر عزیز سے عزیز تر ہیں پس جو شخص یہ (۱) محسوس کرلے وہی صحیح معنوں میں ایمان والا ہے ورنہ اس کا ایمان برائے نام ہے و بس۔

عزیز جان! مذکورہ بالا عنوان تو روشن دلائل و براہین سے جلی و عیاں ہوا۔ مزید اطمینان کی خاطر یہ فقیر ابوالفتح محمد نصراللہ خان بن خوش کیارخان، رسیدہ علماء اعلام، ممتاز و چیدہ محققین و مدققین عظام کے اقوال و عقائد بحوالہ کتب و مطابع صفحہ وار پیش کررہا ہے۔

---

۱۔ محبت ۱۲ منہ

جن سے عنوان بالا (۱) کو پوری اور مکمل تائید ملتی ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ مولانا رومی نے اپنی مثنوی معنوی کے صفحہ ۷۸ دفتر اول نولکشور شرح فارسی مولانا بحرالعلوم قدس سرہٗ السامی میں فرمایا۔

نام احمد نام جملہ انبیا ست

چونکہ صد آمد نود ہم پیشِ ماست

جس کی تشریح مولانا بحرالعلوم عبدالعلی رضی اللہ القیوم عنہ یوں فرماتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ محمدیہ جامع جمیع حقائق است و فیض بہمہ حقائق نیست مگر از حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ولایتِ محمدیہ جامع جمیع ولایات است و مقام محمدی جامع جمیع مقاماتِ اولیا است و نبوت و رسالت محمدیہ جامع جمیع نبوات و رسالات است پس رِسالاتِ رُسُل پر تو رسالت اوست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم جامع ہمہ حقائقِ انبیاء و رُسُل است و کمال وَے جامع کمالات ہمہ انبیاء و رسل است و مولوی قدس سرہ باین بیت افادہ این معنی نمودہ اند۔

یعنی جان کہ تمام حقائق کا مجمع حقیقت محمدیہ ہے کہ تمام حقائق کا منشاء ہے اور ولایت محمدیہ ساری ولایتوں پر مشتمل ہے۔ مقام محمدی جو عبارت ہے اخلاق جمیلہ سے اور مزین ہیں تمام آداب شرعیہ سے تمام ولایات اولیاء کا منبع ہے۔ (اسی طرح) صاحبِ تاج لولاک کی نبوت و رسالت ساری نبوات و رسالات کا سرچشمہ ہے۔ پس ظاہر کہ تمام انبیاء و مرسلین کے نبوات و رسالات آپ کی رسالۃ و نبوتِ اعلیٰ کے پر تو ولمعات

---

۱۔ کہ سرکار، دارین و کونین کی ہر شئی کے وجود کا منشاء اور ہر فیض و جود کا منبع ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ - مِنْہُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

ہیں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ تمام انبیاء و رسلِ عِظام کے اصل، نیز ان کے حقائق کا اصل جامع ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے کمال کمالات انبیاء و رسلِ کرام کا اصل جامع ہیں اور مولوی قدس سرہ نے اس بیت سے یہی مفہوم لیا اور اس سے اسی مضمون کا افادہ کیا ہے۔

پھر مولنا بحر العلوم قدس سرہ دفتر دوم مثنوی شریف صفحہ ۸۲ میں فرماتے ہیں۔

"اگرچہ خالق تمام خلق حق است لیکن افاضہ از حق بتوسط باطنِ انسانِ کامل میرسد خلق را" یعنی اگرچہ خالقِ عالم حق جَلَّ مَجْدُہٗ ہی ہے پر حق جل مجدہ سے خلق کو فیض انسان کامل کے واسطے سے پہنچتا ہے"۔

خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ سَیِّدِیْ الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ بْنُ عَرَبِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ آیۂ کریمہ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ کَانَ اُمَّۃً قَانِتًا لِلّٰہِ حَنِیْفًا۔ وَلَمْ یَکُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ سورۂ نحل آیت ۱۲۰ پارہ ۱۴ کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ قَدْ مَرَّ اَنَّ کُلَّ نَبِیٍّ یُبْعَثُ فِیْ قَوْمٍ یَکُوْنُ کَمَالُہٗ شَامِلًا لِجَمِیْعِ کَمَالَاتِ اُمَّتِہٖ وَ غَایَۃً لَایُمْکِنُ لِاُمَّتِہِ الْوُصُوْلُ اِلٰی رُتْبَۃٍ اِلَّا وَھِیَ دُوْنَہٗ فَھُوَ مَجْمُوْعُ کَمَالَاتِ قَوْمِہٖ وَلَایَصِلُ اِلَیْھِمُ الْکَمَالُ فِیْ صِفَۃٍ مِّنْ صِفَاتِ الْخَیْرِ وَالسَّعَادَۃِ اِلَّا بِوَاسِطَتِہٖ بَلْ وُجُوْدَاتُھُمْ فَائِضَۃٌ مِّنْ وُّجُوْدِہٖ۔ فَھُوَ وَحْدَہٗ اُمَّۃٌ لِاِجْتِمَاعِھِمْ بِالْحَقِیْقَۃِ فِیْ ذَاتِہٖ وَلِھٰذَا قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِیْ لَرَجَحْتُ بِھِمْ۔ دیکھو صفحہ ۳۶۵ جلد ۱ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔

یعنی پہلے گزر چکا ہے کہ ہر وہ نبی جو کسی قوم کی جانب مبعوث ہوا ہو (یہ ضرور ہے) کہ اس نبی کا کمال اس کی قوم کے سارے کمالات کو شامل رہے گا۔ کہ وہ نبی کمالات کے اس نقطۂ عروج پر فائز رہتا ہے۔ کہ جس نقطۂ عروج تک اس قوم کی پہنچ اور رسائی ممکن ہی نہیں ہوتی خواہ وہ قوم یا افراد کتنے ہی بڑے مقام پر فائز کیوں نہ ہو۔ بلکہ اس

قوم کو جو بھی رتبہ ملا یا ملے وہ رتبہ و مرتبہ نبی کے رتبہ سے کم ہی رہے گا۔ پس وہ (نبی) اپنی قوم کے کمالاتْ کا مرکزْ و مجموع رہتا ہے اور انہیں صِفَاتِ خیر و سعادت میں سے کسی بھی رنگ و صفت میں کمال نہیں حاصل ہوتا مگر اس نبی کے واسطے سے، بلکہ اس قوم کے وجودات نبی کے وجود کے فیض اور مجودْ ہوا کرتے ہیں کہ نبی کے وُجودْ کے طُفَیلْ وہ موجود ہیں، پس وہ نبی اکیلے قوم ہیں کیونکہ حقیقت میں پوری قوم نبی کی ذَاتِ مُتُوَدَہ صِفَاتْ میں اکٹھی ہے اور اسی لئے سَرْوَرِ دوسَرَا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے فرمایا کہ پوری امت کے مقابل میں تولا جاؤں تو ضرور ضرور ان سب سے میں بھاری رہوں گا۔

پس آفتاب نیم روز سے زیادہ روشن طور پر ثابت ہوا کہ ہمارے آقا و مولیٰ سَرْکَارِ دارین مَالِکِ کَوْنَیْن، کَوْنَیْن کے ہر شی کے وجود کا منشاء اور ہر ہر فیض اور ہر ہر مُجودْ کا مَنْبَعْ ہیں۔ کیا خوب فرمایا رسیدہ عاشق نے۔

مَالِکِ کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

فَہٰذَا مَاکَانَ یُرِیْدُ الْفَقِیْرُ ہٰذَا۔ اَیْ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللہ خان بْنُ خوش کِیَارْ خَانَ السَّرْرُوْضَوِیُّ نَصَرَہُ(۱) اللہُ الْمُقِیْتُ الْقَوِیُّ۔

---

(۱) وَجَعَلَہٗ مُسْتَفِیْداً وَّمُسْتَفِیْضاً مِّنْ فَیْضِ حَبِیْبِہِ الْاَجْوَدِ الْوَفِیِّ وَلَنِعْمَ مَاقَالَ الْعَلَّامَۃُ الْجَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ۔

محمد جودِ زِبحرِ حبابی ہست محمد محمودِ شدپی ہم کہ چرخ
محمد درودِ از بہ سرودے نیست صفارا بزم سرای دستان مطربِ
محمد حسود تنِ بادا سوختہ تبت تبِ آتش زِ آسا بولہب
محمد فرود بود رفعت باہمہ ملائک مقربان قدرِ پایہ
وآلہ النبی علی الٰہی صلِّ کمالہ بنعتِ یفی کلامی لیس

علامہ جامی قدس سرہ

## مُسَلَّمہ اَصُولِی فقہی ضَابِطَہ

اے عزیزِ جان! جان کہ یہ امر واضح و جلی ہے کہ قرآنِ پاک کلام الٰہی ہے، ازلی و ابدی ہے، نیز یہ کہ ابتداءِ تخلیق سے لے کر منتہائے تخلیق اَعْنِیْ یہ قیامت سے پہلے و قیامت کے بعد تک تمام حالات و واقعات اور ان کے احکام و آثار بطور اجمال قرآن پاک میں مذکور و مذکور ہیں۔ نیز یہ کہ نبوی احادیث شریفہ قرآن پاک کی بلاغت، براعت اور فصاحت کا صاف اور شفاف آئینہ اور قرآن پاک کی تفصیل ہیں جن میں تمام احوال و اہوال سارے وقائع و حوادث احکام و آثار تفصیل وار آشکارا و نمودار ہیں نیز یہ کہ نبوی احادیث کے لئے قرآن پاک ہی ایسا پاک، صاف و شفاف بے نظیر آئینہ ہے جس میں احادیثِ نبویہ کی فصاحت، براعت و بلاغت واضح طور پر روشن و ہویدا ہے کیونکہ قرآن و حدیث دونوں وحی الٰہی ہیں کہ حدیث نبوی بھی وحی الٰہی پر ہی مبنی ہے کہ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰىٓ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰي کہ سرکارِ دُوسَرا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ نہیں بولتے خواہش نفسانی سے وہ جو بولتے وہ سب ہی صرف اور صرف وحی ہے جو ان کو کی جاتی ہے۔ اور اِمامِ بخاری رَحِمَہُ اللہُ الْبَارِیْ نے اپنی مختصر و مشہور جامع میں حدیثِ نبوی روایت کی ہے جس میں ارشادِ نبوی ہے کہ وَلِيَقْضِ اللّٰهُ عَلٰي لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَاشَآءَ۔ یعنی بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہے اسے اپنے اس خاص نبی کی زبان انور سے ظاہر و اداء فرمادیتا ہے۔ دیکھو بخاری جلد دوم صفحہ ۸۹۰ پارہ ۲۴ کی آخری سطر۔ د صفحہ ۱۹۲ ج ۱

پس ایمانی اَصُول میں سے ایک اَصْلِ مُسَلَّمْ و اَہَمْ یہ ہے کہ ہر قرآنی آیتِ کریمہ و ہر حدیثِ نبوی کا ترجمہ "خواہ کسی زمانہ سے متعلق ہو جس سے حکم یا حال کا انکشاف درکار ہو" اس طرح ہونا چاہیئے جس سے کسی دیگر آیتِ کریمہ یا حدیثِ پاکیزہ

کے منشاء و اقتضاء میں فرق نہ آنے پائے اور تضاد و تناقض پیدا نہ ہو جائے اور اگر ایسا ہوا تو ترجمہ خود بخود باطل و بے محل و غلط ہو جائے گا۔ کیونکہ وحی الٰہی تناقض و تضاد سے پاک و مُبّراء ہے کہ تضاد و تناقض عیب و نقص ہے کلام الٰہی اور کلام نبوی عیب و نقصان سے پاک و مُنزّہ ہیں اس پر اجماع ہے (۱) فَوَاتِحُ الرَّحْمُوْتِ شرح مُسَلَّمُ الثُّبُوْتِ میں ہے۔ لِاَنَّ مَا يُنَافِي الْوُجُوْبَ الذَّاتِيَّ كَيْفًا كَانَ اَوْفِعْلًا مِنْ جُمْلَةِ النَّقْصِ فِي حَقِّ الْبَارِيْ وَمِنَ الْاِسْتِحَالَاتِ الْعَقْلِيَّةِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰي صفحہ ۲۴ نولکشور جلد اول اور صفحہ ۴۶ مطبع بولاق مصر یعنی جو بھی وُجُوْبِ ذاتی کے منافی ہوں کیف ہو یا فعل اللہ تعالیٰ کے حق میں از قبیل نقص ہیں اور نقص اللہ پر استحالات عقلیہ میں سے ہے۔ اور کلام نبوی اس لئے کہ یہ وحی الٰہی پر مبنی (۲) ہے، حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قرآنی آیت کا منشاء یا مقتضیٰ جب بھی دیکھا جائے اس کی اس منشاء و مقتضیٰ میں الٰہی کلام بلاغت نظام کے تمام کے تمام دیگر آیات بیّنات متحد و مشارک ہیں اسی طرح جس حدیث نبوی کا جو مُقْتَضٰی حال ہو خواہ کسی بھی زمانہ سے متعلق ہو۔ اس زمانے کے اس مقتضی حال میں تمام فرقانی آیاتِ بیّنات مشارک و متحد ہیں خلاصہ یہ کہ قرآنی آیات بینہ و احادیث شریفہ سب ہی یا تو وحی الٰہی ہیں اور یا وحی الٰہی پر مبنی

---

۱۔ اس لئے کہ جو بھی وجوب ذاتی کا منافی ہو وہ نقص ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات واجبہ ہے تو نقص ذات الٰہیہ کا منافی رہا پس نقص کا ذاتِ واجبہ کے ساتھ اجتماع محال رہا ہے کہ ہر ایک دوسرے کا نقیض ہے اور نقیضین کا اجتماع محال ہے، ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰي۔

۲۔ وَجَبَ صِدْقُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاِمْتِنَاعُ كِذْبِهٖ۔ صفحہ ۵۵ جلد ۲ فَوَاتِحُ الرَّحْمُوْتِ۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ

ہیں جو حدیث شریف ہیں ان میں کوئی اختلاف نہیں اسی لئے بظاہر اگر کوئی تناقض و تباین ظاہر ہورہا ہو محققین علماء ان کی تطبیق کے وجوہات تلاش کررہے ہوتے ہیں ان کی تحقیق کے درپے ہوتے رہے ہیں۔ اور جو امر مُحَدِّث و مُفَسِّر کے لئے ضروری و اہم ہے وہ یہ کہ وہ آیات و احادیث شریفہ کے اِقتضا و مُقتَضٰی معلوم کرے وقت و حال کا حکم جو مطلوب ہو اقتضاء نص پر پرکھے نصّ قرآنی و نبوی کو ہی کسوٹی جان کر مان لے و بس۔ پس حاصل یہ کہ ترجمہ جو بھی ہو اگر وہ قرآنی آیات و اَحادِیثِ نبویہ عَلٰی قَائِلِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ کے مَنْشَاء و مقتضی کے خلاف نہیں تو وہ ترجمہ حق ہے درست و مراد ہے اس حال و مآل کا اِثباتِ حکم اسی طرح ترجمہ میں دائر و مقصور اور وہ ترجمہ اسی حال و مآل کے اثباتِ حکم میں مُثْبَتْ و راسخ ہے پر ہر زمانے کے لئے وہی ترجمہ کافی نہیں نہ ہی مرادِ آیت و حدیث اسی ترجمہ میں محصور بلکہ تبدیل حالات و ازمنہ کے تغیر کے ساتھ ساتھ احکام حالات و ازمنہ نیز تبدیل ہوتے رہیں گے کیونکہ احکام علل و اسباب کے ساتھ ساتھ گھومتے رہتے ہیں علت ہو تو حکم ہے علت نہیں تو وہ حکم نہیں نص قرآنی و نص نبوی کی تفسیر و تاویل دونوں کو ترجمہ شامل رہے۔ تاویلات حالات کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں حالات کو قرار نہیں اس لئے ترجمے بھی ہوتے بدلتے رہیں گے ہر ترجمہ حال و زمان کے موافق رہے گا۔ مگر شرط وہی ہے کہ منشاء آیات و مقتضی احادیث میں ترجمہ اختلاف نہ دیکھائے ورنہ وہ ترجمہ خود بخود باطل قرار پائے گا۔ صحت ترجمہ کی دلیل و نشانی یہی ہے کہ وہ منشاء نصوص پر منطبق ہو و بس۔ حضرت سیّدنا الشیخ الاکبر قدس اللہ سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں۔ وَاَمَّا التَّاوِیْلُ فَلَا یَبْقِیْ وَلَا یَذَرُ فَاِنَّہٗ یَخْتَلِفُ بِحَسَبِ اَحْوَالِ الْمُسْتَمِعِ وَاَوْقَاتِہٖ فِیْ مَرَاتِبِ سُلُوْکِہٖ وَتَفَاوُتِ دَرَجَاتِہٖ وَکُلَّمَا تَرَقّٰی عَنْ مَقَامِہٖ انْفَتَحَ لَہٗ بَابُ فَہْمٍ جَدِیْدٍ وَاطَّلَعَ بِہٖ عَلٰی

لَطِيْفِ مَعْنًى عَتِيْدٍ۔ دیکھو دیباچہ و خطبہ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یعنی اور رہی تاوِیلِ نصوص پس وہ ہمیشہ کے لئے باقی نہیں رہتی بلکہ وہ تو غور سے سننے اور کان دھرنے والے سالک کے مَرَاتِبِ سلوک یا تفاوت دَرَجَاتْ کے لئے جو اَحْوَالُ وَ اَوْقَاتْ درکار ہوں ان احوال و اوقات کے اِعْتِبَارْ سے بدلتی رہتی پھر جب کبھی اس مَقَامْ سے سالک کو تَرَقِّی ہوئی اس پر فَہْمُ وَ سمجھ کا ایک نَیَا دروازہ کھل جاتا ہے اور اس کو نئے انوکھے لطیف معنی (۱) کا پتا حاصل ہو جاتا ہے۔

---

(۱) مَذْکُوْرَہ مَعَانِیْ تَاوِیْلَاتْ ہوتے، اِشَارَاتْ کہلاتے ہیں اور یہ مراد و معتبر بھی ہوتے ہیں دیکھو صفحہ ۲۰ صفحہ ۱۶۸ دفتر سوم و صفحہ ۵۷ دفتر پنجم شرح مثنوی بَحْرُ الْعُلُوْمْ۔ اور سَالِکِیْنْ اَہْلُ اللّٰہ ہوتے جو قول و عمل میں حال و سیرت و عقیدہ میں سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے ہی پیرو ہو رہتے ہیں تو ان کے بَاطِنُ وَ سِرَّ، قَلْبُ وَ نفس آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے باطن، سِرّ قلب و نفس کے ساتھ مناسب ہو جاتے ہیں اور ہر مُتَابِعْ کو بقدر نَصِیْبِ مُتَابعت محبتِ الٰہیہ میسّر ہو جاتی ہے اور اس پر اللّٰہ اپنی محبت کا اِلْقَاء اس طور پر کرتا ہے کہ اپنی اس محبت کا نور متابع کی جانب فَیَّاضِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کی ہی روح کے باطن سے ساری کر دیتا ہے کہ وہی ہیں محبتِ الٰہیہ کا مَظْہَرِ اَتَمّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ پس وہ مُتَابِعْ اللّٰہ کا محبوب و محبّ بن جاتا ہے۔ (مستفاد من صفحہ ۱۰۸ ت۔ خ)

اور تَجَلِّیَاتِ اِلٰہِیَّہ اس پر وارد ہو جاتے ہیں تو فُرْقَانْ کے اَسْرَارُ وَ مَعَانِیْ اس پر ظاہر ہو جاتے ہیں جن کی طرف سَیِّدُنَا عَلِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اِشَارَہْ یوں ہوا ہے۔

لَوْ تَکَلَّمْ فِی الْفَاتِحَۃِ مِنَ الْقُرْآنِ لَحُمِلَ مِنْہَا سَبْعِیْنَ وِقْرًا یعنی (میرے سینے میں قرآن کے اتنے علوم ہیں کہ) اگر فاتحہ قرآن کا بیان کردوں تو ان سے ستر (۷۰) اونٹ بار کرلئے جائیں گے۔ وَیَضْرِبُ اِلٰی صَدْرِہٖ وَیَتَنَہَّدُ اَنَّ ھٰہُنَا لعلوماً جَمَّۃً لَوْ وَجَدْتُ لَہَا حَمَلَۃً اور ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے اور بَقَسَمْ کہتے تھے کہ یہاں بے شمار علوم ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان کے لئے اچھے قابلین پالیتا۔ صفحہ ۲۸۰ صفحہ ۲۰۰ ج ا۔ ف۔ م

## حقیقتِ محمدیہ کی حقیقت

یہ حقیقت ہے کہ حقیقتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف التحیۃ وجودِ باریٔ تعالیٰ (جو حقیقتِ مطلقہ ہے) کے اس رخ کا نام ہے جو مرتبہ تفصیل میں روشن ہے اس کی توضیح یوں ہے کہ وجودِ باریٔ تعالیٰ کے دو رخ ہیں ایک اجمالِ صِرف جو وجود مطلق ہے اور وہ ہے۔ ھُوَ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ فِی الْوُجُوْدِ۔ اور ایک اس اجمال کی تفصیل ہے جو مظاہر و تعینات کے جلوؤں میں روشن ہے ان تمام مظاہر و مجالی یا تعینات کا مرکزِ اعلیٰ اور مظہرِ اتم و اعظم روح محمدی ہے صلوات اللہ وسلامہ علیہ جو درحقیقت حضرتِ واحدی احدی کی ایسی صورت ہے جو تمام کمالاتِ الٰہیہ اور کیانیہ کو جامع ہے اور یہ ہی روح پر فتوح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اعتدالات کے سارے مراتب کی میزان کا واضع ہے اعتدالات خواہ ملکی ہوں یا انسانی یا حیوانی فی الحقیقت عالم و عالمیان اسی روح پر فتوح کے اجزاء و تفاصیل ہیں آدم و ادمیان سب کے سب آپ ہی کے مستحق تکمیل ہیں اور یہی وہ نکتہ ہے جس کی جانب سیدِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وصحبہٖ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآئِیْ اور اعلاناً اعلان فرمادیا کہ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ تَحْتَ لِوَآئِیْ (۱) جس کے معنی ہیں میں ہوں آدم و مَن سوا کا آقا و حاجت روا میں ہوں ان سب کا سیّد اور مشکل کشا کہ سب کے سب میرے ہی جھنڈے تلے رہیں گے۔ اِمامِ ہمام اعلیٰ حضرت احمد رضا خان بریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے اس مطلب کو یوں قلمبند فرمادیا ہے۔

---

(۱) صفحہ ۸۸ ج ۲ فتوحات مکیہ شریفہ و (مدارج النبوۃ صفحہ ۶۱۰ ج ۲)

جس کے زیرِ لواء آدمؑ و مَن سِوٰی
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام

اس توضیح کی تنقیح یہ ہے کہ خود حضرتِ حق سُبْحَانَہٗ وَ تعالیٰ تو بذاتِ خود عالَم و عالمیان سے مُسْتَغْنِی و لاپرواہ ہے پر اس کے لَاتَنَاہِی اَسْمَاء میں سے ہر اِسْم مَظْہَر یا مَظَاہِر کے طَالِبْ و مُقْتَضِی ہیں کیونکہ مَظاہر کے بغیر اَسْماء کے ظہور نہں ہوتا پس مظاہر ان اسماء الٰہیہ کے آثار سے اثر پذیر (۱) ہوتے ہیں اور مُوجِدْ ذَاتِ حق کا مُشاہدہ ان ہی اسماء الٰہیہ کے جلووں میں کرتا ہے۔ مَثَلاً اَلرَّحْمٰنُ - اَلرَّزَّاقُ - اَلْقَهَّارُ کہ ہر ایک اسم الٰہی ہے جس کا ظہور اپنے اپنے مظاہر میں ہوتا رہتا ہے۔ مظاہر کے بغیر ان اَسْمَاءِ الٰہیہ کا ظہور ممکن نہیں۔ رزاق کا ظہور مرزوق کے ظہور سے ہو گا۔ راحم کا ظہور مرحوم کے ظہور سے اور اسی طرح قاہر کا ظہور مقہور کے ظہور سے ہو گا کہ جب تک خارج میں راحم و مرحوم نہ ہو پائیں۔ رحمانیت کا ظہور ناممکن رہے گا رازق و مرزوق نہ ہوں گے تو رزاقیت کا ظہور ممکن نہ رہے گا۔ عَلٰی هٰذَا الْقِيَاس

خارج میں قاہر و مقہور نہیں تو قہاریت کا ظہور نہ ہو گا۔ نتیجہ یہ رہا تھا کہ اسماء الٰہیہ کی ہی طلب نے جُزْئِيَاتْ وَ مَظَاہِرْ کو وجود بخشا کہ یہی طَلَبْ وَ اِقْتِضَاءِ مَوْجُودَاتِ جزئیہ کے اِظْہار کا سبب رہی و بس خلاصہ یہ کہ موجوداتِ عالم و عالمیان کی ہر ہر جزئی اپنی اپنی قُوَّةِ قَابِلِيَّتْ کے مُطَابِق اَسْمَاءِ حَقَّہ اِلٰہِیَّہ کے جلووں کے مَظْہَر رہی۔ اور اس کے ساتھ یہ ضرور جاننا چاہیئے کہ اَسْمَاءِ حَقَّہ اِلٰہِیَّہ سارے کے سارے اِسْمِ ذَاتْ کے حِیطہ کے اندر ہے جو اَللّٰہُ ہے یہ اِسْمِ ذَاتْ سب اَسْمَاءِ حَقَّہ کا جَامِعْ اور سب پر مُحِیطْ اور سب کا

---

گو مَظاہر خود اَسْماءِ اِلٰہِیَّہ کے آثار ہیں۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

اِحَاطَہ کیا ہوا ہے۔ اسی اِسْمِ ذَاتْ نے اِیْجَادِ مَوْجُوْدَاتْ سے پہلے چاہا کہ ایک ایسا جَامِعْ مَظْہَرْ پیدا کرے جواَزْ رَاہِ جَامِعِیَّتْ اِسْمِ ذَاتْ کے ساتھ کلی مُنَاسَبَتْ رکھے تاکہ وہ مَظْہَرِ اَتَمْ ایسا اَکْمَلْ ہورے کہ آئندہ مَوْجُوْدْ ہونے والے تمام مَخْلُوْقِ اِلٰہی کے لئے کَمَالَاتْ بخشی اور فَیْضْ رَسَانِیْ میں خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْاَعْظَمْ رہے(۱) اور پوری خدائی کا شہنشاہ مُعَظَّمْ رہے یہی ہے وہ رُوْحِ پُرْفُتُوْحِ مُحَمَّدِیْ جس کی تَرْجُمَانِیْ حَدِیْثِ نَبَوِیْ۔ اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ رُوْحِیْ او نُوْرِیْ کرتی ہے۔

یعنی میری رُوْحِ پرفُتُوْح ہی اَوَّلِ مَخْلُوْق ہے یا یہ کہ میرا ہی نُوْرْ سَرَاپَا سُرُوْرْ اَوَّلِ مَخْلُوْق ہے۔ اور یہی رُوْحِ پُرْفُتُوْحِ مُحَمَّدِیْ ہی حَضْرَتِ حَقِیْقَۃُ الْحَقَائِقْ جَلَّ مَجْدُہٗ کی ساری مَخْلُوْقْ وْخَلَائِقْ کا اَصْلِ مَنْشَاء اور ساری خدائی کا مَرْجِعْ مَبْدَاء رہی ہے اور یہی وہ نُوْرْ ہے جس کو حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہْ کہتے ہیں عَلَیْہَا وَعَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃُ۔ کسی عَارِفْ نے اسی حَقِیْقَتْ کی تَعْبِیْرْ میں کلماتِ مُنْدَرِجَہْ ذیل قلمبند کئے ہیں۔

کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظُہُوْر ہے
ہر گل میں ہر شَجَرْ میں مُحَمَّدْ کا نُوْرْ ہے

---

(۱) اَیْ بُرْدَہْ زِآفتاب بوَجْہِ حُسْنِ تُوسَبَقْ | قُرْصِ قَمَرْ بمُعْجِزِ حُسْنِ تُوگَشْتَہْ شَقْ
دَرْبَزْمِ اِحْتِشَامِ تُو سَیَّارَہْ ہَفْتْ جَامْ | وَزْ مَطْبَخِ نَوَالِ تُو اَفْلَاکْ نُہْ طَبَقْ
بر ہر کہ تافْتْ پرتوِ اَنْوَارِ مِہْرِ تُو | شُد سُرْخْرُوْئی درہمہ آفاق چون شَفَقْ
جِسْمَتْ نَدَاشْتْ سَایہ وَالحَقّ چنین سَزَدْ | زیرا کہ بُوْد جَوْہَرْ پاکَتْ زِ نُوْرِ حَقْ
بردَفْتَرِ جَمَالِ تُو توریت یک رَقَمْ | وزْ مُصْحَفِ کَمَالِ تو اِنْجِیْلْ یک وَرَقْ
جَائِیْ کُجَاسْتْ نَعْتِ تُو اَمَّا بَلِکِ شَوْقْ | بر لوحِ صِدْقْ زَدْ رَقَمِیْ کَیْفَ مَااتَّفَقْ
لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ | صَلِّ اِلٰہِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

عَلَّامَہْ جامی قدس سرہ

عن قال رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم اول ماخلق اللّٰہ العقل واول ماخلق اللّٰہ القلم واول ماخلق روحی او نوری (صفحہ ۸ سنوا هد النبوۃ)

وشک نیست کہ اِختلافِ عبارات مبنی بر اِختلافِ اعتبارات است زیراکہ مرتبۂ اَوَّلیت ...

## روحِ محمدیؐ حق و خلق کے درمیان برزخ ہے

جان لے کہ خالق جلّ مجدہ اور مخلوق کے درمیان روحِ محمدیؐ ہی برزخ ہے۔ یہ برزخیّت بعینہٖ اس خطِ فاصل کی مانند ہے جو شمس و سایہ کے درمیان میں ہوتا ہے جس کے اتصاف کے دو پہلو ہیں ایک لحاظ سے وہ خطِ فاصل شمس ہی ہے اور دوسری جہت سے وہ خط سایہ بھی ہے۔ کیونکہ اس حد پر شمس و سایہ دونوں ملتے ہیں اگر اس خط پر دونوں کا ملاپ نہ ہو تو شمس سایہ سے جدا رہے گا اور سایہ شمس سے حالانکہ اس مقام یا اُس حد پر تیسری چیز ٹِک نہیں سکتی۔ بلکہ ماننا پڑے گا کہ وہ خط نہ تو شمس سے جدا ہے نہ ہی سایہ سے الگ و ورآء اسی طرح روحِ محمدیؐ اُدھر حق سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل ہے کہ حق سے فیوض و کمالات مخلوق تک آپ ہی کے توسّط سے پہنچتے ہیں کسی عارف نے خوب فرمایا۔

اُدھر اللہ سے واصل اِدھر مخلوق میں شامل<br>
خواص اس برزخِ کبرا میں ہے حرفِ مشدّد کا

حرفِ مشدّد سے مراد اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلم کا میم ہے (۱) جو حاء اور دال کے درمیان میں برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

---

(۱) وَاسْتَعِيْنُ مُحَمَّدً ابِمِيْمِهٖ وَدَالِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ماہ بود عکسی از جمالِ محمد　　مشک شمیمی ز زلف و خالِ محمد<br>
در چمن فاستقم قدم ننہادہ　　سرو روانی باعتدالِ محمد<br>
حرفِ مشکسانِ نقشِ کلکِ قدم را　　مد مدد آمد ز میم و دالِ محمد<br>
چند نشینی درین سراچہ ظلمت　　محتجب از نیرِ جمالِ محمد<br>
روزنہ بکشا کہ تافت برہمہ عالم　　پرتو خورشید بی زوالِ محمد<br>
دست بدامانِ آل زن کہ نباشد　　جز بمحمد مآلِ آلِ محمد

علامہ جامی قدس سرہ

## سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے لئے مقصود و غایت و مطلوب ہیں اور آپ ہی حقیقتاً انسانِ کامل ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ خالقِ عالم نے اِیجادِ عالم اور اس کی بقاء کے واسطے اصلِ مقصود اور غایتِ مطلوب انسان کامل ہی کو عین ٹھہرالیا ہے اس کی مثال خود ہر ہر فرد انسان میں موجود و مشہود ہے کہ اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالیٰ نے انسانی جسدِ خاکی کا تسویہ فرمادیا ہے اس سے اصل مقصود اس کا نفسِ ناطقہ ہی رہا ہے و بس۔ نیز اس مُسَوّٰی جسدِ خاکیٔ اِنسان میں جسمانی طبعی مزاج بنادیا ہے اس مزاج کی تخلیق و تودیع سے غایتِ مراد اور اصل ملاک مزاج کی تعدیل رہی ہے پس تخلیق کائنات کا اصل مقصود اور ایجاد خلائق کا اصل مقصد وجُودُ خالقِ خلائق کے نورِ شہود کے تعینات تھے جس کا آئینہ و مرات انسان کامل کا ہی دلِ پاک رہا ہے نیز اس تخلیق کا اصل دراک اللہ تعالیٰ کے ظہور وجود کے تنوعات رہے ہیں جن کے پانے کے لئے انسان کامل کا ہی فہم دراک ہے جس کو ان تنوعات کے لئے آئینہ شفاف قرار دے دیا ہے۔ اور وہ یوں کہ جب انسان کونی اور بشری صفات سے مجرد ہوا اور ربانی حقانی صفات سے متصف ہوا نیز اخلاق الٰہیہ سے متخلق ہو گیا۔ پس اس کی بینائی و بصیرت نورِ وحدت کے سرمہ سے سرمگین ہو گئی۔ پس وہ تمام مجالی اور سارے مظاہر میں اپنے تمام قوی و مشاعر کے ساتھ جمال حق کا مشاہدہ کرتا رہا ہے۔ اور اپنے تمام قوی و مشاعر سے حق اور وجودِ مطلق کا ادراک کرتا رہا ہے کہ درحقیقت انسانِ کامل کی ہی دانش وجود مطلق (۱) کا وہ جود ہے جو درخت آفرینش کا

اصل پھل واصل ثمرہ رہا ہے حدیثِ نبوی کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (۲) پس عالَم حس میں اگرچہ عالم و دوران افلاک کا قیام و ثبوت اول رہا تھا پر مَعْنًی وَّحُکْمًا انسان کامل ہی عالم و افلاک سے مقدم و اقدم رہا ہے کہ ایجادِ عالم سے اصل مقصود کمال پیدائی رہا تھا اور کمال پیدائی اجمال و تفصیل میں ایک ایسی حقیقت کے ظہور پر موقوف تھا جس کی ذات و مِصْداق جامع و حاوی ہو۔ پس وہ ذات اور وہ مصداق مَوْقُوْفٌ عَلَیْہِ رہا تھا اور ہمیشہ موقوف علیہ کا رتبہ موقوف کے رتبہ سے اَقْدَمْ ہورہتا ہے وجود میں بھی علم و تصور میں بھی اسی حقیقت جامعہ کی ذات و مصداق سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی رہے ہیں۔

جناب جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحَابِیْ سَیِّدُنَا عَبْدُاللہِ بْنُ عَبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے مَرْوِیْ ہے کہ حضرت جِبْرِئِیْلِ اَمِیْن عَلَیْہِ السَّلَامُ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یوں عرض کی۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَوَّلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا آخِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ظَاہِرُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاطِنُ۔ (۳) یعنی سلام ہو آپ پر اے اول سلام ہو آپ پر

---

۱۔ اَعْنِیْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالٰی ۱۲ مِنْہُ۔

۲۔ یعنی میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پس چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے وہ مخلوق پیدا کی جس کی پیدائش کا میرا ارادہ تھا۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

۳۔ یہ حدیث شریف مولانا فاضل علی قاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شرح لِلشفاء میں علامہ تلمسانی سے مروی و مذکور ہے صفحہ ۲۲۵ امتناع النظیر مولانا فضل حق الخیرآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

اے آخر سلام ہو آپ پر اے ظاہر سلام ہو آپ پر اے باطن۔ جبریل امین کا ان القاب سے حضور صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کو یاد کرنا یا پکارنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جس کا انھیں حکم دیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان القاب سے مُلقّب فرمادینا اس بات کی برہان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پوری کائنات کا اِحاطہ عطا فرما کر ساری کائنات کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے حیطہ میں دے دیا اور ساری خلائق کو فیض آپ سے ہی ملتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسانِ کامل وہ کُلّیِ علی الاطلاق ہے جو قدیم اور حادث تمام موجودات کے لئے قابل رہی ہے اور یہی انسانِ کامل، قدیم (۱) سے واصل اور حادث (۲) میں شامل ہے انسان کامل ہی وہ کُل ہے جس کے تمام کائنات اجزاء ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ اجزاء کی کمی سے کُل کی کمی لازم ہوتی ہے پر کائنات کی کمی سے انسان کامل کی کمی لازم نہیں آتی کیونکہ کائنات انسان کامل کے رَشحَات ہیں جیسے بدن کا پسینا جس کے نکلنے سے انسان کے بدن میں اجزاء کی کمی لازم نہیں آتی یہ بھی یاد رکھنے کو ہے کہ انسان کے ماسواء موجودات میں سے کوئی بھی موجود تمام موجودات کے لئے قابل نہیں کیونکہ عالم کے اجزاء میں سے کوئی جزء اُلُوہِیَّۃ کے لئے قابل و حامل نہیں اور اِلٰہُ الْعَالَمِیْن جو ہمہ وجود ہے عُبُودِیَّۃ کے لئے قابل نہیں بلکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ عالم سارے کے سارے عبد ہی رہے ہیں اور حق سُبْحَانَہٗ

---

۱۔ اَعْنِیْ بِہٖ اَللّٰہُ تَعَالیٰ سے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔
۲۔ اَعْنِیْ بِہٖ مخلوق میں - ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ

---

وَتَعَالیٰ واحد و احد و صمد ہے اور یہ بھی روز روشن سے زیادہ روشن ہے کہ جو اوصاف اُلُوہِیَّۃِ اِلٰہی کے منافی و مناقض ہوں ان اوصاف سے اللہ تعالیٰ کا اِتِّصَاف جوازاً ناممکن ہے۔ اسی طرح جو اتصاف ایسا ہو جس کے اوصاف عُبُودِیَّۃ کے مناقض و منافی ہو وہ اتصاف عالم کے لئے جوازاً محال ہے اس لئے کہ عالم کے سارے اوصاف حادث ہیں اور عالم سارے کے سارے عِبَادُاللہ ہیں اور عبودیۃ ہی ان کا شیوہ رہی ہے مگر انسانِ کامل نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ اس میں دو ایسی کامل نسبتیں ہیں جن میں سے ایک نسبت سے تو انسان کامل حضرت الوہیۃ (۱) میں داخل ہوتا اور قرب خاص پر فائز ہوجاتا ہے اور دوسری وہ جس سے وہ حضرت رَبَّانِیَّۃ میں شامل ہوجاتا ہے اور قرب خاص پر فائز ہو جاتا پس انسانِ کامل چونکہ خود بذات خود مربوب رب ہے اور عبادت الٰہیہ پر مُکَلَّف ہے اس جہت سے سراپا عبد ہی ہے اور جب کہ وہ خلیفہ رَبُّ الْاَرْبَاب ہے کہ مِنْ حَیْثُ الصُّوْرَۃ احسن التقویم (۲) کا مصداق صداق ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ۔ اَلْحَدِیْثُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر بنایا جو درحقیقت انسانِ کامل اپنی شان کے لائق اپنے باطن میں تمام اسماء و صفات الٰہیہ سے متصف ہوا ہے اس کے ظاہر چونکہ بشر ہے پس اس کا ظاہر تمام اکوان و عوالم کے صفات سے نیز تمام حقائق کونیہ کو جامع رہا اور تمام عوالم آپ ہی کے فیض کے رَشَحَات ہیں اس لحاظ سے انسان کامل ربّ (۳) ہے اور وہ انسان در حقیقت آنسرور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

---

۱۔ اگرچہ مقام الوہیت تک پہنچنا محال بالذات و ناممکن ہے پر حضرت الوہیت میں انسان کامل داخل ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

۲۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے بہتر طور پر درست بنایا ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

۳۔ اَعْنِیْ بِہٖ پالنے والا۔ رَبٌّ (ن) پرورد کہا جاتا ہے رَبَّ الصَّبِیَّ پرورد کودک را تا بالغ گردید

وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی ذات شریفہ ہے نیز انبیاءِ کرامُ وَاَولیاءُ اللّٰہ جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے خلفاء ہیں اور آپ کے اخلاقِ کریمہ و جمیلہ سے مُتَخَلِّق ہیں بھی اس پاک و بزرگ رتبۂ عُظمٰی سے بَہرَہ وَر اور ان کو اس نعمتِ عظمٰی و صورتِ حسنہ جمیلہ سے حصہ ملا ہے۔ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی ذٰلِکَ وَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ سَلَامُہٗ عَلَیْہِ وَعَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ۔ اس کا خلاصہ و زُبْدَہ یہ رہا کہ اللّٰہ تعالیٰ نے انسانِ کامل کی درستی بِوَجْہِ اَحْسَنْ کردی ہے۔ اور آپ کو اپنی پوری خدائی میں خلیفۂ اعظم گردانا ہے آپ کو عالم و عالمین کی تربیت پر مامور فرمادیا ہے اللّٰہ تعالیٰ کی تربیت نے انسان کامل کو اَعْلٰی مُرَبِّیْ بنادیا ہے تاکہ آپ عالم و عالمین کی جزئیات کی ہر ہر جزئی کی تربیت اس جزئی کی دی ہوئی استعداد کے مطابق کرسکے اور عالمین کے تمام اجزاء میں ہر ہر جزء کو اس کی استعداد کے لائق فیضان و کمالات سے نواز سکے پس بلحاظ خلافتِ عظمٰی انسان کامل ہی وہ مَظْہَرِ اَتَمْ ہے جس میں اللّٰہ تعالیٰ کے تمام اسماء و صفات کا ظہور ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے وہ رب ہے (۱) مگر چونکہ وہ خود مربوبِ رَبُّ الْاَرْبَابْ ہے اور صفتِ عبدیۃ کے ساتھ

---

۱۔ جانِ برادر کلامِ عرب میں کَلِمۂ رَبّ کا استعمال پانچ مَعَانِیْ میں ہوتا ہے۔ ثابت جیسے رَبَّ بِالْمَکَانِ، مصلح کہا جاتا ہے رَبَبْتُ الثَّوْبَ اِذَا اَصْلَحْتُ مَافِیْہِ مِنْ خَرْقٍ وَغَیْرِہٖ، مُرَبِّیْ جیسے کہے رَبَبْتُ الصَّغِیْرَ اَرُبُّہٗ، اَلسَّیِّدُ جیسے فَمَا قَاتَلُوْا عَنْ رَبِّہِمْ وَرَبِیْبِہِمْ وَلَا اٰذَنُوْا جَارًا فَیَظْعَنُ سَالِمًا اَیْ سَیِّدِہِمْ وَاَمِیْرِہِمْ۔ اِمْرَءُ الْقَیْسِ، اور مالک یُقَالُ رَبُّ الدَّارِ، رَبُّ الدَّابَۃِ، اَبُوْہُرَیْرَہْ (رض) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حدیث بیان فرماتے اور صِدِّیْقَہْ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ کو آواز دیتے کہتے اِسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ اسْمَعِیْ یَا رَبَّۃَ الْحُجْرَۃِ الحدیث صفحہ ۴۱۴ جلد ۲ مسلم شریف اور حدیثِ اَشْرَاطُ السَّاعَۃِ میں ہے اَنْ تَلِدَ الْاَمَۃُ رَبَّہَا، اُذْکُرْنِیْ عِنْدَ رَبِّکَ۔ اپنے رب کے پاس (بادشاہ) میرا ذکر کرنا فَاَنْسَاہُ الشَّیْطٰنُ ذِکْرَ رَبِّہٖ۔ یوسف ۴۱،۴۲۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

مُتَّصِف ہے۔ اور عُبُودِیَّۃ کا مَوْصُوْف ہے پس وہ سراپا عَبْدِ رَبّ الْاَرْبَاب ہے۔ پس ثابت ہوا کہ انسانِ کامل کو قِدَمْ وَ حُدُوْث میں کمالِ مطلق حاصل ہے۔ یہی ہے حقیقت محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِیَّۃ اسی مرتبہ میں وَحْدَۃِ اِلٰہِیَّۃ کی کثرت اور اس کی تفصیل واضح و روشن ہے۔ جس کی تعبیر کلمۂ توحید کا دوسرا جزء مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نیز اسی مرتبہ میں وحدۃ الہیہ کا اجمال لائح و مستفاد ہے جو ہمہ وجودِ مطلق ہے جس کی تعبیر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کلمہ توحید کا جزء اوّل کر رہا ہے۔

اس مَبْحَث کے خُلَاصے کا خُلَاصَہ اَعْلٰی حَضْرَتْ عَظِیْمُ الْبَرَکَۃ اِمَامِ ہُمَام اَحْمَدْ رِضَا خَانْ بریلوی افغانی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ نے یوں بیان فرمایا ہے۔

ممکن میں یہ قدرت کہاں
واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
حق یہ کہ ہیں عبد الہٰ
اور عالم امکان کے شاہ
برزخ ہیں یہ سِرِّ خدا
یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے عبدِ کامل ہیں اور عالَم اِمکان کے شاہ ہیں عالم کا رب و مربی ہیں۔

نہ وہ خدا ہیں نہ ہی خدا سے جدا ہیں

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مضمونِ بالا کی تائید کے لئے مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْم عَبْدُ الْعَلِیْ

لکھنوی رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ کے دو حوالے نقل کرتا ہوں وَبِاللہِ التَّوفِیق۔ صفحہ ۸۵ دفتر سوم مثنوی شریف میں مولٰنا روم فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر شمارا ای مِہَان
چون پدر ہستم شفیق و مہربان

یعنی جیسا کہ باپ حیات دنیویہ کی تکمیل کے لئے اولاد کی پرورش کرتا ہے میں اخروی زندگی کی تکمیل کر رہا ہوں اور اسی زندگی کے لئے پرورش کر رہا ہوں۔

زان سبب کہ جملہ اجزاءِ مَنِید
جُزْوْ را از کُلْ چرا بر مِیکَنِید

یعنی اس کا سبب یہ کہ تم سب کے سب میرے اجزاء ہو پس جزء کو کل سے جدا نہ کرو۔

جزو از کل قطع شد بیکار شد
عضو از تن قطع شد مُرْدَارْ شد

جب جزو کل سے کٹ گیا وہ جزء بیکار ہو جاتا ہے جب کوئی عضو و اندام بدن و تن سے کٹ گیا پس وہ عضو مردار ہو جاتا ہے۔

تَانَہ پَیْوَنْدَدْ بکُلْ بارِ دیگر
مُرْدَہْ باشد نَبْوَدَشْ از جان خبر

دوبارہ جب تک وہ کٹا ہوا عضو کل کے ساتھ متصل نہ ہو پائے اور اتصال پیدا نہ کرے مردہ ہی ہو رہتا ہے جس کو جان سے کوئی خبر نہیں رہتی۔

وَرْ بِجُنْبَدْ نیست خود اورا سَنَدْ
عضو تو بُبْرِیدَہْ ہم جُنْبِشْ کُنَدْ

اگر وہ کٹا ہوا عضو (بظاہر) حرکت و جنبش بھی کرے پھر بھی اس کی زندگی پر کوئی سند نہیں اس لئے کہ جنبش تو کٹا ہوا عضو بھی کرتا ہے مولنٰا بحرُ العُلُوم عبدُ العلی رَحمۃُ اللّٰہُ تعالیٰ ان ابیات کی تشریح یوں کرتے ہیں۔

بدانکہ حقیقتِ آن سَرْوَرْ صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حقیقتِ جامعہ است مَرْجمیع حقائق راپس ہر موجود کہ ہست ناشي است از حقیقتِ آنسَرْوَرْ صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس آن سرور صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بباطنِ خود پرورش ہمہ عالم میکنند و ہر فیض کہ باحدي مِيْرَ سَدْاز باطنِ اُوصَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میرسد پس ذاتِ شریف اوصَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَجْمَعُ الْبَحْرَيْنْ است کہ باطنِ او مُتَّصِفْ ہست بہمہ اسماء و صفاتِ اِلٰہِيَّہْ و ظاہر اوچون بشر ست جامِع حقائقِ كَوْنِيَّہْ و صفاتِ اَکْوَانَ ہِسْتُ لہٰذا آنسَرْوَرْ صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رحمت مرعالمیان راست کہ ہرچہ در عوالم ست از رشحات فیض ویست صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پس چون نسبت آن سَرْوَرْ صَلَّي اللّٰہُ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بسوي ہر شخص از عالم چنین است پس باید کہ ہر شخص متصل اوشود کہ خود را در مَحَبَّتْ وُ مُتَابعتِ او دارد و ہرکہ از و منقطع شد کہ محبت او نُوَرْ زِيْدُ وُ مُتَّبِعِ اوبجانُ وُ دِلْ نشد پس کافرِ نعمت است اوکار خود را خراب کرد کہ تربیت مُرَبِّيْ را قبول نکرد ہمین است مقصودِ ابیاتِ تَالِيَّہْ این است معني وصل و قطع کہ گفتہ شد ورنہ بنظر حقائق ہمہ حقائق موصول اند وَاِلَّا بوجود نمي آمدند و باقي نمي ماند ند۔

یعنی جان کہ سَرْوَرِ دُوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَيْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت، جامع حقیقت ہے تمام حقائق کے لئے پس جو بھی موجود ہے وہ مَوْجُوْدْ آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَيْہِ

وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی حقیقت سے پَیدَا وَ نَاشِیْ ہے پس سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم باطنی طور پر سارے عالم کی تربیت و پرورش کررہے ہیں اور جس کو جو بھی فیض و کمال ملتا یا پہنچتا ہے وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے ہی باطن سے ملتا پہنچتا ہے پس آپ کی ذَاتِ سِتُودَہ صِفَاتْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ دونوں بحر کے سنگم و برزخ رہی ہے۔
آپ کا باطن تمام صفات و اَسْمَاءِ اِلٰہِیَّہ سے مُتَّصِفْ ہے اور آپ کا ظاہر چونکہ بشر ہے تو جامع ہے تمام حقائقِ کَونِیَّہ اور تمام صفاتِ اَکْوَان کو، اس لئے سَرْوَرِ دُوْعَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عَالَمِیْنْ کے لئے رحمت رہے ہیں کہ جو بھی عالم میں ہے سب کے سب آپ کے فیضِ اَقْدَسْ کے رَشْحَاتْ میں سے رہے ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔
پس جب کہ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کی نسبت عالم کے ہر ہر شخص کی جانب اس طرح رہی ہے تو لازم ہے کہ ہر شخص آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِلْ رہے اپنے آپ کو آپ کی محبت کا دِلْدَادَہ اور آپ کی متابعت کا ذمہ دار رکھے (اسکے) برعکس جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے قطع تعلق کیا کہ آپ کی محبت کو اختیار نہ کیا اور جان و دِل سے آپ کا تابع و متبع نہ رہا پس وہ اس نعمت عظمیٰ کا منکر و کافر رہا۔ اس نے اپنا کام تباہ کرلیا کیونکہ اس نے مُرَبِّیْ کی تربیت قبول نہ کی اور یہی ہے آنے والے دیگر ابیات (مولنا رومی) کے معنی، یہی ہے وصل و قطع کے معنی جو کہا گیا ورنہ حقائق کی جانب نظر کرتے ہوئے سارے حقائق ایک دوسرے سے مُتَّصِلْ ہیں کہ اگر ان میں اِتِّصَالْ نہ ہوتا تو موجود ہی نہ ہوتے نہ ہی باقی رہتے۔

## مَقاصِدِ بالا ولَمعاتِ مذکورہ پر
## قرآنِ کریم کے شَواہِد اور ان سے اِستِشہاد

(۱) اس تمام تر تفصیل کا خُلاصہ سورہ توبہ کی فرقانی آخری دو آیتوں میں ہے جن کی تشریح سَیِّدِنا وَ سَنَدِنا حضرت مولانا اَلشَّیخُ الاَکبر مُحَمَّدُ بن عربی رَضِیَ اللهُ تَعالیٰ عَنہُ نے فرمائی ہے۔

### آیاتِ قُرآنِیَہ

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولٌ مِّنۡ أَنفُسِكُمۡ عَزِيزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيصٌ عَلَيۡكُم بِٱلۡمُؤۡمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ۔ فَإِن تَوَلَّوۡاْ فَقُلۡ حَسۡبِيَ ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ ٱلۡعَرۡشِ ٱلۡعَظِيمِ۔ آیت ۱۲۸، ۱۲۹، سُورۃ تَوبَہ۔

تَشرِیحِ اَلشَّیخ الاَکبر رَضِیَ اللهُ تَعالیٰ عَنہُ: لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ لِيَكُوْنَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ جِنْسِيَّةٌ نَفْسَانِيَّةٌ بِهَا تَقَعُ الْاُلْفَةُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ فَتُخَالِطُوْنَهٗ بِتِلْكَ الْجِنْسِيَّةِ وَتَخْتَلِطُوْنَ بِهٖ فَتَتَاَثَّرُ مِنْ نُوْرَانِيَّتِهَا الْمُسْتَفَادَةِ مِنْ نُوْرِ قَلْبِهٖ اَنْفُسُكُمْ فَتَتَنَوَّرُ بِهَا وَتَنْسَلِخُ عَنْهَا ظُلْمَةُ الْجِبِلَّةِ وَالْعَادَةِ۔

ترجمہ: یعنی (اے مومنو) تمھارے پاس بہت عَظِیمُ المَرتبت رَسُول تشریف لاچکے ہیں جو تم میں سے ہیں تاکہ تمھارے اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان (انسانی رشتہ) نفسانی جنسیہ ہو جس سے تمھارے اور آپ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے درمیان اُنس و اُلفت بڑھے گی۔ جبھی تو تم آپ صَلَّی اللهُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے مل سکو گے اور تم آپ کے توسط باہم گھل مل کر رہیں گے پس اس نُورانِیَّت سے جو آپ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قلبِ اَنْوَر سے نَاشِیْ و مُسْتَفَادْ ہے۔ تمھاری جائیں مُتَاَثِّرْ ہوں گی اس سے ان میں صفا و جِلا پیدا ہو گی اور مُنَوَّرْ ہوں گی اور ان سے جِبِلِّیْ، فِطْری اور عادی تاریکی ہمیشہ کے لئے دور رہے گی۔

عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَاعَنِتُّمْ شَدِیْدٌ شَاقٌّ عَلَیْہِ عَنَتُکُمْ مَشَقَّتُکُمْ وَلِقَاءُ کُمُ الْمَکْرُوْہُ لِرَافَتِہِ اللَّازِمَۃِ لِلْمَحَبَّۃِ الْاِلٰھِیَّۃِ الَّتِیْ لَہٗ لِعِبَادِہٖ وَرُؤْیَتِہٖ اِیَّاھُمْ بِمَثَابَۃِ اَعْضَائِہٖ وَجَوَارِحِہٖ لِکَوْنِہٖ نَاظِرًا بِنَظْرِ الْوَحْدَۃِ فَکَمَا یَشُقُّ عَلٰی اَحَدِنَا تَاَلُّمُ بَعْضِ اَعْضَائِہٖ یَشُقُّ عَلَیْہِ تَعْذِیْبُ بَعْضِ اُمَّتِہٖ۔

یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر شاق گزرتا ہے وہ جو تم کو تعب و مشقت میں ڈالتا ہے (نیز یہ کہ) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر شاق گزرتا ہے تمھارا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس طرح ملنا جس میں محبت نہ ہو اور جس میں کَرَاہَتْ وَ کَرَاہِیَّۃْ ہو۔

اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وسلم سراپا رَافَتْ ہی ہیں جو لازم ہے اس مَحَبَّتِ اِلٰھِیَّہ کو جو محبت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے رکھتے ہیں جس کی بناء پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رب کے بندوں کو اپنے بدن جو سراپا اَنْوَار کا مَعْدِنْ رہا ہے کے اعضاء مبارکہ کی مانند دیکھتے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (کثرتِ تَجَلِّیَاتْ وَ مَظَاہِر) کو بنظرِ وَحْدَتْ دیکھتے ہیں پس جس طرح ہم میں سے ہر ایک اپنے بعض اعضاء کی دردمندی کو شاق و ناگوار سمجھتا ہے اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنے اُمَّتِیُّوں میں سے بعض کے عذاب میں مبتلا رہنے کو ناگوار و شاق محسوس کرتے ہیں۔ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ لِشِدَّۃِ اِھْتِمَامِہٖ بِحِفْظِکُمْ کَمَا یَشْتَدُّ اھْتِمَامُ اَحَدِنَا بِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَجْزَاءِ جَسَدِہٖ وَجَوَارِحِہٖ لَا یَرْضٰی بِنَقْصِ اَقَلِّ جُزْءٍ مِّنْہُ وَلَا بِشَقَائِہٖ

فَكَذٰلِكَ هُوَ بَلْ اَشَدُّ اِهْتِمَامًا لِدِقَّةِ نَظَرِهٖ۔ (آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ تم کو بہت چاہتے ہیں) اس لئے کہ آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تمھاری حفاظت و نگہداشت کا بہت خیال رکھتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے جسد کی اجزاء و جَوَارِح کی نگہداشت و حفاظت کا بہت زیادہ خیال رکھتا ہے کہ ہرگز ہرگز ہم میں سے کوئی بھی اپنے بدن کے کسی بھی عضو و جزء کا نقص نہیں چاہتا نہ ہی اس کی شقاوت پر راضی ہوتا ہے۔ آنحضرت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی اپنی امت کے نگاہ داشت و نگہبانی زیادہ کرتے ہیں کہ آپ کی نظر رحمت و رافت بہت زیادہ دقیق ہے۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ يُنَجِّيْهِمْ مِّنَ الْعِقَابِ بِالتَّحْذِيْرِ عَنِ الذُّنُوْبِ وَالْمَعَاصِيْ بِرَافَتِهٖ۔

(ایمان والوں پر زیادہ رافتہ رکھتے ہیں) کہ انھیں اپنی رافت کی بناء پر عذاب و عقاب سے نجات دیتے انھیں گناہوں، معاصی سے دور رکھتے ہیں۔ رَحِيْمٌ يُفِيْضُ عَلَيْهِمُ الْعُلُوْمَ وَالْمَعَارِفَ وَالْكَمَالَاتِ الْمُقَرِّبَةَ بِالتَّعْلِيْمِ وَالتَّرْغِيْبِ عَلَيْهَا بِرَحْمَتِهٖ۔

(بڑا مہربان ہیں) ان پر علوم و معارف کا فیضان کرتے اور اپنی رحمت خاصہ کی بناء پر انھیں کمالات سے نوازا کرتے ہیں جو انھیں مقرب بارگاہ بنائے تعلیم دیتے اور ان مقامات و کمالات کی ترغیب دیتے رہے ہیں۔ فَاِنْ تَوَلَّوْا وَ اَعْرَضُوْا عَنْ قَبُوْلِ الرَّافَةِ وَالرَّحْمَةِ لِعَدَمِ الْاِسْتِعْدَادِ اَوْ زَوَالِهٖ وَتَعَرَّضُوْا لِلشَّقَاوَةِ الْاَبَدِيَّةِ۔

(پس اگر پھر جائیں) اور آپ کی رافت و آپ کی رحمت خاصہ کی قبولیت سے اعراض کرجائیں اور منہ موڑیں۔ خواہ اس لئے کہ استعداد نہ رکھیں یا اپنی استعداد کو زائل کریں اور وہ اپنے آپ کو ابدی شقاوت کے لئے پیش کریں۔ فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَاحَاجَةَ لِيْ بِكُمْ وَلَا بِاسْتِعَانَتِكُمْ كَمَا لَاحَاجَةَ لِلْاِنْسَانِ اِلَى الْعُضْوِ الْمَالُوْمِ الْمُتَعَفِّنِ

اَلَّذِيْ يَجِبُ قَطْعُہٗ عَقْلاً اَيِ اللّٰهُ كَافِيْنِيْ لَيْسَ فِي الْوُجُوْدِ اِلَّا هُوَ فَلَا مُؤَثِّرَ غَيْرُهٗ وَلَا نَاصِرَ اِلَّا هُوَ۔ کہ مجھے (اب) تمھاری کوئی حاجت نہ رہی نہ ہی تمھاری استعانت کی مجھے کوئی ضرورت و حاجت رہی جس طرح انسان کو اپنے کسی بوسیدہ، سڑے گلے، متعفن عضو کی کوئی حاجت نہیں رہتی بلکہ اس کا کاٹ پھینکنا عقلاً ضروری ہوجاتا ہے۔ یعنی اَللّٰہُ تعالیٰ مجھے کافی ہے کہ وجود میں اور کوئی نہیں مگر صرف وہی نہ اس کے ماسوی کوئی موثر ہے، نہ مددگار و ناصر ہے۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَا اَرٰي لِاَحَدٍ فِعْلاً وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِهٖ۔ (اسی پر بھروسہ کیا ہوا ہوں) میں نہیں دیکھتا کسی کے لئے کوئی فعل نہ کوئی معصیت سے پھر سکتا نہ کسی طاعت کی جانب اقدام کرسکتا مگر اسی کے ساتھ۔ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ الْمُحِيْطِ بِكُلِّ شَيْءٍ يَاْتِيْ مِنْهُ حُكْمُهٗ وَاَمْرُهٗ اِلَي الْكُلِّ۔ (وہی عرش عظیم کا رب ہے) جو ہر چیز پر محیط ہے اسی سے اس کا حکم و امر سب کو آتا ہے۔ دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ جلد ۱ صفحہ ۲۷۵، ۲۷۶ مطبع نور محمد ۱۲۹۱ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۸۷۴ء

(۲) قرآن کریم کی آیت کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ کا منشاء ظاہر ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْنَ ہیں اور الانبیاء رحمۃ للعالمین آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کی صفت مختصہ ہے وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نہ بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام عالمین کے لئے رحمتِ عظیمہ اس کریمہ کی تفسیر میں مولانا بحرُ العُلُوم رَضِیَ اللّٰہُ الوَلِیُّ القَیُّوْمُ عَنْہُ نے فرمایا۔ لیکن انبیاء چون خلیفۂ آن سَرْوَرْ اند صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَمُتَخَلِّقْ اَنْدْ بَاَخْلَاقِ آن سَرْوَرْ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ایشان رانیز ازین رتبہ بہرہ است صَلَوٰاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُہٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ یعنی بلکہ جب کہ انبیاء کرام آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کے خلفاء و نائبین ہیں اور آپ کے اخلاقِ جمیلہ سے متخلق ہوئے ہیں۔ پس ان کے لئے بھی اس رُتبۂ عظیمہ سے

حصہ رہا ہے۔ صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ (ان سب پر اَللّٰہُ تعالیٰ کی اِمداد، اور عیوب و نَقَائِصْ سے سلامتی رہے سب پر) دیکھو صفحہ ۷۸ و ۷۹ دفتر سوم مطبع نولکشور لکھنو ہند۔ (شرح مثنوی)

قُرْآنِ کَرِیْم نے آن سَرْوَرِ عَالَمِیْن کو ہی رَحْمَۃٌ لِّلْعَالَمِیْن کے لقب سے مُلَقَّبْ فرما کر ثابت کردیا ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ پاک اور آپ کی ہر ہر صفت و فعل، حرکات و سکنات عالمین کے لئے سراپا رحمتِ عظیمہ رہے ہیں کہ عَالَمِیْنْ عَالَمْ کی جمع ہے عَالَمْ وَعَلَمْ نشان واثر کو کہتے ہیں کائنات میں ہر ہر شی اَللّٰہ کے ہی مُجُوْدُوْ اَللّٰہُ تَعَالیٰ کے ہی جُوْدُ کے آثَارُ وَعَلَامَاتُ ہیں۔ اور سُبْحَانَہٗ مَا اَعْظَمَ شَانَہٗ کے نشانات ہیں کہ۔ فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ آیَۃٌ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہُ الْوَاحِدُ کہ ہر شی میں اس کے وجود و جود کی نشانی ہے یہی بتلاتی ہے کہ وہ جل مجدہ واحد و لاشریک ہے۔ فارسی میں ایک عارف نے یوں فرمایا۔

ہر گیا ہے کہ از زمین رُوِیَدْ
وَحْدَہٗ لاشَرِیْک لَہٗ گُوِیَدْ

کہ جو بھی گیاہ زمین سے اگتی ہے بزبان حال یا بزبان قال یہی کہتی کہ وہ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ پس اس فُرْقَانِی آیَتْ کے مَعْنیٰ ہوئے کہ اَللّٰہُ تَعَالیٰ نے اپنے ماسوی کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو رسول بنا کر بھیجا اس حالت میں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ذَاتِ سِتُوْدَہ صِفَاتْ تمام عَالَمِیْنْ کے لئے رَحْمَتِ عَظِیْمَہ ہیں۔ اس آیَتِ قُرآنِی کی یہ ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِیْ بَنْدَ آء بلند اِعْلَانْ کرتی ہے کہ عَالَمِیْنْ یا مَاسِوَی اللّٰہ میں آپ کی کوئی نظیر ممکن نہیں۔ کلمہ "مَا" اور اس ہَیْئَتِ تَرْکِیْبِیْ میں کَلِمَہ "اِلَّا" نیز کلمہ "رَحْمَۃً" میں تَنْوِیْنِ تَعْظِیْمِیْ سے صاف روشن

و آشکارا ہے کہ عالمین میں جو بھی موجو رہا تھا یا ہے یا رہے گا ان میں جس کو جو بھی ملا یا ملتا ہے یا ملے گا چھوٹا ہو یا بڑا بہت ہو یا تھوڑا سب ہی اس سَرَاپَا رَحْمَتْ سے اور اسی مَنْبَعِ نِعْمَتْ سے ملا اور ملتا رہے گا کیونکہ "مَا" کلمہ نفی ہے "اِلَّا" حرفِ اِسْتِثْنَاء ہے تنوین تعظیم کے لئے ہے۔ پس فرمایا کہ یارسول اللہ آپ ہی کی رسالت عالمگیر و عالمی ہے آپ ہی کو رحمت عظیمہ بنایا اور سب کو جو رحمت و نعمت ملتی آپ ہی کو اس کے لئے اصل سرچشمہ گردانا ہے اور سب ہی آپ سے فیضیاب ہوتے، سب ہی آپ کے طفیلی رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انبیاءِ کرام بھی آپ کے امتی رہے ہیں وَلِلّٰہِ دَرُّ الْقَائِلِ:

خلق سے اولیاء اولیاء سے رُسُل
اور رسولوں سے اَعْلیٰ ہمارا نبی

اور سب انبیاء آپ کے خُلَفَاءُ وَنَائِبِیْنَ رہے ہیں جن کو آپ کی ذاتِ اَنْوَرْ اور آپ کے عالمگیر حوضِ کَوْثَرْ سے بکثرت نعمتیں ملی ہیں اس لئے وہ تَاجْوَرْ رہے ہیں۔

مُلْکِ کَوْنَیْن میں اَنْبِیَاء تَاجْدَار
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

مَوْلَانَا بَحْرُ الْعُلُوْم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کی تفسیر میں فرمایا۔

اگرچہ تکریمِ اِعْطَاءِ کوثر از خصائصِ آن سَرْوَرْ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ است لیکن اصلِ انسان کامل چون ذاتِ مبارکْ صَلَّي الله تعاليٰ عليه وآله وصحبه وسلم است پس این تکریم راجعِ بنيِ آدم است و نیز انتفاع بکوثر شامل تمام امت راست و حیاضِ برآمده ازین کوثر مر جمیع انبیاء راست بحسب مراتب نبوات ایشان و انتفاع اُمَمِ ایشان باحیاض پس کرامت اعطاء کوثر همه بنيِ آدم راست انتهي دفتر ۵ صفحه ۱۶۲ شرح حضرت بحرالعلوم لمثنوي

مَوْلَوِیِّ رُوْمْ نولکشور۔

یَعْنِیْ اگرچہ کَوْثَرْ کی تَکْرِیْمِ اِعْطَاءِ اَنْجَنَابْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے خَوَاصْ (۱) میں سے ہے تاہم دراصل یہ تَکْرِیْمِ بنی آدم کو ہی رَاجِعْ ہوئی ہے کیونکہ اَصْلُ میں آن سَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کی ذَاتِ شَرِیْفَہْ (۲) اِنْسَانِ کَامِلْ ہیں نیز یہ کہ اُسْ کَوْثَرْ سے اِنْتِفَاعْ تمام (۳) کو شامل ہے اور اُسْ کَوْثَرْ سے برآمدہ حیاض تَمَامْ انبیاء کرام کے لئے ان کے مَرَاتِبِ نُبُوَّاتْ کی حیثیت سے رہے ہیں اور ان کی اُمَّتَیْنْ ان حیاض سے فائدے اٹھاتے رہتے ہیں۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ کرامت اِعْطَاءِ کَوْثَرْ تَمَامْ بنی آدم کو ہی حَاصِلْ رہی۔

---

۱۔ جن میں کوئی دُوْسْرَا شخص شریک نہیں۔ ۱۲ منہ غفرلہ

۲۔ اور بنی آدم نوع انسانی کے افراد ہیں پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ اور بَنِیْ آدَمْ میں مِثْلِیَّتِ نَوْعِیَّہْ، جِنْسِیَّہِ نَفْسَانِیَّہْ اور مُجَانَسَتِ بَشَرِیَّہْ ہے پس یہ جِنْسُ وَنَوْعُ اِنْسَانِیْ دیگر تَمَامْ اَجْنَاسْ وَاَنْوَاعْ سے اس خَاصَّہْ کے ساتھ مُخْتَصْ ہوئی ہے تو ممتاز ہو گئی۔ ۱۲ مِنْہُ غَفَرَلَہٗ

(۳) حِرْزِ زَمَانْ چیْسْتْ نَعْتُ وَنَامِ مُحَمَّدْ — صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ مُحَمَّدْ
بَہْرَہْ نَیَابِیْ زِذَوْقِ مَاہَمَہْ مستان — تَانَہْ چَشِیْ جُرْعَہْ اَزْ جَامِ مُحَمَّدْ
چَرْخِ بَرِیْنْ بَاہَمَہْ مَدَارِجِ رِفْعَتْ — ہست کَمِیْنْ پایہ اَزْ مَقَامِ مُحَمَّدْ
پَیْکِ نَسِیْمِ شِمَالْ ای شدہ مَحْرَمْ — در حَرَمِ جاہ وَ اِحْتِرَامِ مُحَمَّدْ
بَہْرِ خُدَا چون بَعِزِّ عَرْضِ رَسَانِیْ — اَزْ قِبَلِ بیدلان سَلَامِ مُحَمَّدْ
شَرْحِ کُنِیْ اِفْتِقَارْ وَعَجْزْ وَرَہِیْ رَا — بَاکَرَمِ خَاصْ وَلُطْفِ عَامِ مُحَمَّدْ
تُو کہ دَرْ آئَمْ بَدِیْنْ وَسِیْلَہْ دَوْلَتْ — دَرْ کَنَفِ ظِلِّ اِہْتِمَامِ مُحَمَّدْ

عَلَّامَہْ جَامِیْ قُدِّسَ سِرُّہٗ

## إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

## کی تحقیقِ اَنیق اور مزید تشریح و توضیح

ترجمہ : اے محبوب ہم نے تمھیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو آپ اپنے پالنے والے کے لئے نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے بیشک تیرے ساتھ بغض و کینہ رکھنے والا ہی مَقْطُوْعُ النَّسْل اور ہر ہر خیر سے محروم ہے۔

تشریح : کوثر کے معنی ہیں خیر کثیر کَوْثَرْ کا اصل فَوْعَلْ ہے جو کثرۃ سے لیا گیا ہے مَنصَبِ خَتْمُ النُّبُوَّۃِ کے شایانِ شان جو بھی خیر رہی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ پر اس خیر کا اِنعام کردیا ہے۔ خیر کی انواع واجناس اتنی کثیر ہیں۔ جن کی گنتی مخلوق کے لئے ممکن نہیں۔ کوثر عرب کا محاورہ رہا ہے جو بھی شی قدر و قیمت، عزت و عظمت، قوت و شوکت، علم و حکمت، عطا و شفاعت یا دیگر فضائل میں زیادہ و کثیر ہوں عرب اسے کوثر کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں پس اللہ تعالیٰ کا یہ پیغامِ اِعْطَاءِ کوثر اس بات کی روشن دلیل اور واضح برہانِ جلیل رہا ہے کہ اس نے اپنے محبوب کو ہر ہر اعلیٰ و افضل فضل و کمال اور ہر ہر بالا و اکمل صفتِ جلال و جمال سے متصف فرما کر نواز دیا ہے آپ کو نبوت دی تو بے مثل، کتاب و حکمت ملی تو بے مثل، علم و شفاعت کبریٰ کا سہرا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے سر رہا تو بے مثل، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کو مقامِ محمود عطا فرمایا۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کو ہی کثرتِ اَتْبَاعِ اسلام سے مختص فرمادیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کے دین کو تمام اَدْیَانْ پر غالب گردانا۔ رُعب

ونصرت، کثرت فتوحات عطا فرما کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو عالمین میں بے مثل و ممتاز فرمادیا۔ غرض یہ کہ مجموع صفات میں عالمین میں سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمْتَنِعُ النَّظِیْر ہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا مساوی و معادل محال و ناممکن ہے۔

ہر مرتبہ کہ بُوْد در اِمکان بَرُو اسْت ختم
ہر نعمتے کہ داشت خدا شُد بَرُو تمام

(اَشِعَّةُ اللَّمعَات)

یعنی جو بھی رتبہ عالم امکان میں تھا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر ختم کردیا گیا، اور ہر وہ نعمت جو خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے لئے مقدر کر رکھی تھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر تمام و کامل کردی گئی۔ اس لئے کہ آپ کو خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بنایا تو لازم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہر ہر صفت اہل کائنات کے صفات سے برتر رہے اور یہ اَمْرِ مُسَلَّم ہے کہ ہر ہر مخلوق کا فضل و کمال، برتری، شرافت و عظمت محصور و منحصر و محدود ہے اور جو بھی خو و خصلت، کام و عمل جو قرب الٰہی سے متعلق ہے وہ فضل و کمال ہے نیز وہی شرافت و عظمت کہلاتا ہے اور ظاہر کہ جو کام و عمل یا خو و خصلت قرب الٰہی سے متعلق نہ ہو وہ فضل و کمال نہیں نیز قرب الٰہی کے مراتب متفاوت ہوتے ہیں پس فضل و کمال کذا عظمت و شرافت کے مراتب بھی متفاوت ہوتے رہتے ہیں اس میں کسی کو اختلاف نہیں مذکورہ بالا اَمْرِ مُسَلَّم کے پیش نظر یہ جاننا ضروری ہے کہ کائنات کے فضائل و کمالات کے اَنْوَاع و اَجْنَاس میں نبوت و رسالت اَعْلٰی نوع و اعلیٰ جنس رہی ہیں پھر رسالت و نبوت کے اعلیٰ تر مراتب میں ختم رسالت و ختم نبوت کا رتبہ و مرتبہ سب سے اعلیٰ تر رہا ہے پس

اَمْرِ مُسَلَّمْ مَذْکُوْر کی روشنی میں یہ خوب ظاہر ہے کہ قُرْبِ اِلٰہی کے کمالات میں سے بعض تو وہ ہیں جو بَابِ نُبُوَّتْ وَ رِسَالَتْ میں سے نہیں اور بعض وہ کمالات و فضائل ہیں جو بَابِ نبوت و رسالت میں سے ہیں اور جو کمالات و فضائل نبوت و رسالت کے باب میں سے ہیں ان میں اعلیٰ ترین کمالات و فضائل وہ رہے ہیں جو فضیلت ختم نبوت و ختم رسالت کے ساتھ مُخْتَصْ و مخصوص ہیں جن کے برابر و مُعَادِلْ کوئی بھی کمال و فضیلت نہیں ہوسکتی اَعْنِیْ یہ ختمِ نبوت و رسالت کا مَوْصُوْف بے مِثْلْ وَ بے نظیر ہیں اور ان کے ہر ہر کمال و فضیلت مُخْتَصْ وَ مَخْصُوْصْ،اور وہ ہیں ہمارے آقا و مولیٰ جنابِ اَحْمَدِ مُجْتَبیٰ مُحَمَّدْ مُصْطَفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ وَ بَسْ پس روز روشن سے زیادہ روشن کہ ہمارے آقا و مولیٰ وہ نبی ہیں جو قَصْرِ نُبُوَّتْ وَ رِسَالَتْ کا مُکَمِّلْ،جہات عدالت کا مُحَدِّدْ، مَکَارِمِ اَخْلَاقْ وَ مَحَاسِنِ اَفْعَالْ کا مُتَمِّمْ اور تمام خِصَالِ فَضْلْ وَ کَمَالْ کا جَامِعْ ہیں۔ آپ کا دین تمام اَدْیَانْ کے لئے نَاسِخْ، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ کی شَرِیْعَتِ غَرَّا تابقاء جہان و جہانیان ہمیشہ مُؤَبَّدْ وَ قَائِمْ اور آپ کی رِسَالَتْ تمام اِنْسْ وَ جِنّ کے لئے عام ہے آپ کا فیض وہدایت جمیع اَنَامْ پر فَائِضْ اور آپ کا دین عَلیٰ وَجْہِ التَّمَامْ وَالْکَمَالِ کسی تَفْرِیْطْ وَ اِفْرَاطْ کے بغیر غَایَتِ اِقْتِصَادْ وَمِیَانَہ رَوِیْ میں کَامِلْ ہے، آپ کا دین تایَوْمُ الدِّیْنْ، شائع رہے گا۔ آپ کی مِلَّتِ بَیْضَاءْ تمام مِلَلْ وَ اَدْیَانْ اور جمیع شرائع پر غالب و ظاہر رہے گی اور اس میں مَجَالِ کَلَامْ یا شُکُوْکْ وَ اَوْہَامْ کی کوئی گنجائش نہیں۔

| وُہی | لَامَکَانْ | کے | مَکِیْنْ | ہوئے |
|---|---|---|---|---|
| سَرِ | عَرْشْ | تخت | نشین | ہوئے |
| یہ | نبی | ہیں | جس | کے | ہیں | یہ | مکان |
| وہ | خدا | ہے | جس | کا | مکان | نہیں |

اس تفصیل کی روشنی میں خوب ظاہر ہوا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ صفت ختم نبوت کے موصوف رہے ہیں۔ اور وہ تمام کمالات و فضائل جو شایانِ شانِ صفت ختم نبوت ہیں آپ ہی کو دیئے گئے ہیں تو یہ بھی واضح و روشن رہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا جمیع کمالات و فضائل میں مساوی و معادل محال و ناممکن ہے یہ بھی واضح و روشن ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ جمہورِ کائنات کے لئے ہادی و مُرَبِّی اور جمہور کائنات اپنے وجودات تک میں آپ کا محتاج رہے ہیں خالقِ کائنات کی نیابت میں کائنات و ثقلین کی تربیت و ہدایت اور ثقلین کا ظُلمات سے نور کی جانب اِخراج آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا ہی اَعلٰی منصب رہا ہے خلائق کی تہذیب باعمال صالحات آپ سے متعلق رہی ہے تاقیام قیامت محاسن افعال و مکارم اخلاق و حسنات، نیکیوں کی اِشاعت سیئات و گناہوں سے ممانعت و باز رکھنا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے وابستہ رہا ہے نیز بفحوائے مَنْ سَنَّ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔ (۱)

آپ کی ہدایت عامہ اور عنایت تامّہ کی بناء پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہر ایک ایک مومن، مسلم، مُتّقی، صالح، شہید، صِدّیق نبی و رسول کے اعمالِ صالحہ و اِرتقاء سے مثاب و ماجور رہیں گے اسی لئے آن حضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا، اَنَا اَکْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یعنی میں ازروئے اتباع

---

۱۔ یعنی جو شخص نیک طریقہ ایجاد کرے اسے اس کا اجر و ثواب ملے گا اور اسے قیامت تک اس طریقے پر عمل کرنے والوں کے اجر ملیں گے (بغیر اس کے کہ اس پر عمل کرنے والوں کے اجر میں کمی واقع ہو) ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

کے تمام لوگوں سے زیادہ ہوں روز قیامت کہ آپ کے برابر کسی بھی انسان کے متابعین نہ ہوں گے اور فرمایا! اَطْمَعُ اَنْ اَکُوْنَ اَعْظَمَ الْاَنْبِیَاءِ اَجْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔ مجھے امید ہے (۱) یعنی یقین ہے کہ روز قیامت ازروئے اجر و ثواب تمام انبیاء کرام سے بڑا رہوں گا۔

انبیاء کرام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے نواب ہیں ان کے شرائع و ہدایا سَیِّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی ہی شریعت سے ماخوذ ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی شریعت مَاخَذ پس ان کو ان کے اعمال و شرائع و ہدایا کے جو ثواب و اعواض ملتے رہے ہیں ان کے برابر سَیِّدِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ان کے اعمال و شرائع و ہدایا پر مثاب و ماجور رہے ہیں پس کائنات میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بھی آپ کا برابر نہیں پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بے مثل و بے نظیر رہے ہیں اسی لئے فرمایا۔ لَوْ وُزِنْتُ بِاُمَّتِیْ لَرَجَحْتُ بِھِمْ کُمَا مَرَّ۔ دیکھو تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا جلد اول صفحہ ۳۶۵ اگر اپنی پوری امت کے ساتھ تولا جاؤں یقیناً ان سب سے بھاری رہوں گا۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ حَازَ خِصَالَ الْاَنْبِیَاءِ کُلَّھَا وَاجْتَمَعَتْ فِیْہِ اِذْ ھُوَ

---

۱۔ جاننا چاہیئے کہ کلماتِ تَرَجِّیْ کَلَامِ اِلٰہِی و کلام نبوی نیز کَلَامِ بُلَغَاء میں یقین و تحقیق کا اِفَادَہ کرتے ہیں عینی شرح بخاری میں ہے وَلَعَلَّ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ تَحْقِیْقٌ اِنْتَھٰی اُنْظُرْ حاشیہ ۶ صفحہ ۱۷۳ جلد ۱ بخاری۔ قَوْلُہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ لِسَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ لَعَلَّکَ اَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِکَ اَقْوَامٌ وَیُضَرَّبِکَ اٰخَرُوْنَ اَلْحَدِیْثُ وَکَذَا ذُکِرَ "اِنْ" در، دفتر اَوّل شرح مثنوی مولانا روم بَحْرُ الْعُلُوْم مطبع نولکشور، نیز در صفحہ ۳۴ دفتر دوم کلام سَیِّدِنا ابنِ عربی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مذکور فرمایا۔ وَالتَّرَجِّیْ مِنَ اللّٰہِ وَاقِعٌ عِنْدَ جَمِیْعِ الْعُلَمَاءِ۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ۔

مُنْصُرُھا وَمُنْبَعُھا۔ بے شک سَرْوَرِ دُوسَرا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے اکٹھا کر لئے تمام وہ خصالِ شریفہ جو انبیاء کرام میں رہے اور سارے خصالِ حمیدہ و اخلاقِ جمیلہ کریمہ آپ میں مجتمع ہوئے اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ان سب کے اصل و سرچشمہ رہے ہیں۔ یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مفیض و انبیاء کرام مستفیض آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مُمِدْ اور سائرِ انبیاء کرام مُسْتَمِدْ رہے ہیں، اس مقصد کو بعد میں ذکر کروں گا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

تقریر بالا سے یہ امر بھی روشن و مُبَرْہَنْ ہوجاتا ہے کہ ساری خدائی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مشاہدہ میں ہے اس لئے کہ ساری خدائی کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہی سرچشمۂ فیض و اِفادہ ہیں اور اس لئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو کثرت کی معرفت اور توحید تفصیلی کا علم عطا فرمایا گیا ہے پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہر وقت حاضر ہیں اور اسی کثرت میں وحدت کا مشاہدہ فرمارہے ہیں۔ اسی لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ان بے شمار و لَامُتَنَاہِیْ بے مثل نعمتوں کے اِعطاء کے بدلے اداء شکر کا حکم دیا گیا ہے، فرمایا۔

(فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ) پس آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ استقامت کے ساتھ اپنے رب کے لئے کامِلْ وَمُکَمِّلْ نماز پڑھیئے۔ ترجمہ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ "کامل و مکمل" کی قید اس لئے لگی کہ یہ حکمِ "صَلِّ" (۱) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو ہی رہا ہے اور نماز درحقیقت مشاہدۂ معبود کی حالت ہے اور ہر شخص کی نماز اس کی استعداد و کمالات کے مطابق ہوا کرتی آپ

---

۱۔ نماز پڑھیئے۔ ۱۲ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تکلیفِ نماز بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے حسب مقدور رہی ہے کہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ آیۃ ۲۸۶ (۱) اور جب کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو پوری خدائی کا مشاہدہ رہا ہے اور ساری خدائی میں آپ کے لئے وَحْدَتِ اِلٰہِیَّہْ جلی ہے پس ہر حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو صَلوٰۃِ حُضُوْرْ وَمُشَاہَدَۂ رَبّ کا حکم دیا گیا ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صَلوٰۃُ وَنمازِ حُضُوْرْ، یہ ہے کہ آپ کی روح پر فتوح عبادت کی ہر ہر حالت وہر ہر ہیئت میں ہمیشہ ہمیشہ مُشَاہَدَۂ رَبّ کے حَظّ سے محظوظ اور لذتِ مشاہدہ سے مَلْذُوْذْ رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا قلبِ اَنْوَرْ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رَبّ کی حضور اَبَدُ الْاٰبَدْ حاضر رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا نَفْسِ اَنْفَسْ دَائِمًا بِالدَّوَامْ مُحْکَمِ رَبَّانِی کا مُنْقَادْ رہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا بَدَنْ وَتَنْ، اَنْوَارْ کا مَعْدِنِ عَدَنْ بِالدَّوَامْ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے رب کے لئے مطیع و تابع رہے اور یہی وہ نماز ہے جو جمع و تفصیل کا حامل رہی ہے (وَانْحَرْ) اور قربانی کیجئے اونٹوں کی نیز اپنی انائیت کی کیونکہ انائیت یا عدم قربانی شہودِ حق کے لئے مانع ہے، جب تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ حق کے ساتھ رہیں گے فَنَا فِی الذَّاتْ کے بعد حق کی ہی بقاء سے باقی رہیں گے، ہمیشہ واصلِ حق رہیں گے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمَّتِ مُؤْمِنَہْ جو درحقیقت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی اَوْلَادْ وَذُرِّیَّاتْ ہیں

---

۱۔ اَللّٰہُ تَعَالیٰ کسی بھی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر۔ آیۃ ۲۸۶ بقرہ ۲۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل رہے گی پس جب آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ ہمیشہ اے محبوب اپنے رَبّ سے وَاصِل اور آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کی اُمّتِ مُؤمِنَہ مُسلِمَہ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل رہی تو صاف ظاہر ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ مُنقَطِعُ النَّسلِ وَ اَبتَر نہیں رہیں بلکہ (اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَالاَبتَرُ) بلاریبُ وارتیاب آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ سے بُغض وبَیر رکھنے والا ہی مُنقَطِعُ النَّسلِ، اَبتَر، اور ہر خَیر سے مَحرُوم رہا ہے اور رہے گا کہ اس کا حال آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کے حال کا مخالِف رہا ہے آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ تو اللہُ تعالیٰ سے وَاصِل، اس کی بقاء سے بَاقِی، قَائِم وَ دَائِم ہیں آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کی اَولادِ حَقِیقِی تا اَبَد آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ سے مُتَّصِل ہیں اِن میں اَبَدُالآبَادِ آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکر وفِکر آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسلم کی یاد و چرچا بَاقِی و جارِی رہے گا خَلائِق وعَالَمِین دَھرُالدَّاہِرِین آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکر و یاد سے رَطبُ اللِّسَانِ و مَسرُور رہیں گے اس کے بَرخِلاف آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کا دُشمَن، آپ صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ سے کِینہ وبُغض رکھنے والا فَانِی اور ہَلاک ہونے والا ہے نہ اس کا ذِکر و چرچا رہے گا نہ ہی اس کی جَانِب کسی اَولاد کی نِسبَت رہے گی۔ وَاللہُ تعالیٰ اَعلَمُ مُفَسِّر اِمَام عَلِیّ بن مُحَمَّدِ المَعرُوفِ بِخَازِن اس سُورہُ مُبَارِکہ کی تَفسِیر اپنی تفسیر میں یوں کرتے ہیں۔ مَعنَی الآیَۃِ۔ قَد اَعطَیتُکَ مَالانِہَایَۃَ لِکَثرَتِہٖ مِن خَیرِ الدَّارَینِ وَخَصَصتُکَ بِمَالَم اَخُصَّ بِہٖ اَحَدًا غَیرَکَ فَاعبُد رَبَّکَ الَّذِی اَعطَاکَ ھٰذَا العَطَاءَ الجَزِیلَ وَالخَیرَ الکَثِیرَ وَاَعَزَّکَ وَشَرَّفَکَ عَلٰی کَافَّۃِ الخَلقِ وَرَفَعَ مَنزِلَتَکَ فَوقَھُم فَصَلِّ لَہٗ وَاشکُرہُ عَلٰی اِنعَامِہٖ عَلَیکَ وَانحَرِ البُدنَ مُتَقَرِّبًا اِلَیہِ۔ (اِنَّ شَانِئَکَ) یَعنِی عَدُوَّکَ وَمُبغِضَکَ (ھُوَالاَبتَرُ) یَعنِی ھُوَ

الْاَذَلُّ الْمُنقَطِعُ دَابِرُهٗ۔ (اِنْتَهٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ)

یعنی آیۃ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے آپ کو اے محبوب وہ دیا ہے جس کی کثرت کی کوئی انتہاء نہیں دونوں جہان کی بہتریاں آپ ہی کو دی ہیں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو مختص کردیا اُنْ نعمتوں سے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے سوا کسی اور کو اُنْ کے ساتھ مختص نہیں کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رَبّ کی عبادت کیجئے جس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو یہ عطاءِ جزیل دیا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو اس خیرِ کثیر سے نوازا ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو تمام مخلوق پر غلبہ و شرف بخشا اور اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا رتبہ سب کے اوپر کردیا پس اس کے لئے نماز پڑھیئے اور اس کے اِنْعَامَاتِ بِلَا نِہَایَہ پر شکر ادا کیجئے جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ پر کئے ہیں اور اونٹوں کی قربانی کیجئے اسی کی قربت چاہتے ہوئے بیشک تیرا دشمن اور تجھ سے بُغْض رکھنے والا ہی اَبْتَرْ ہر خیر سے مَحْرُوْم و مُنْقَطِعُ النَّسْلِ رہے گا یعنی وہی ذلیل و بے کس رہے گا اس کی پشت پناہی کوئی نہیں کرے گا (آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے تو اَللّٰہُ تَعَالٰی بَس ہے) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کا دشمن بےبَسُ و بےکَسُ ہے وَبَسْ۔

نیز مُفَسِّرِ قُرآنْ اِمَامْ عَلِیّ بْنُ مُحَمَّدْ اپنی تَفْسِیْرْ "خَازِنْ" میں اسی سُوْرَۂ کَرِیْمَہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فَجَمِیْعُ مَاجَآءَ فِی الْکَوْثَرِ فَقَدْ اَعْطِیَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْطِیَ النُّبُوَّۃَ وَالْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ وَالْعِلْمَ وَالشَّفَاعَۃَ وَالْحَوْضَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ وَکَثْرَۃَ

اَلْاَتْبَاعِ وَالْاِسْلَامَ وَاِظْهَارَهٗ عَلَي الْاَدْيَانِ كُلِّهَا وَالنَّصْرَ عَلَي الْاَعْدَآءِ وَكَثْرَةَ الْفُتُوْحِ فِي زَمَنِهٖ وَبَعْدَهٗ اِلَي يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ یعنی کوثر کی تفسیر میں جو بھی آیا ہے بِلَاشَکٍّ وَبِغَیرِ اِرْتِیَابٍ کے اَللّٰہُ تَعَالٰی نے اپنے حبیبِ پاک سَرْوَرِ دُوْسَرا جنابِ اَحْمَدِ مُجْتَبٰی کو صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سب کے سب دے دیئے ہیں عالمگیر نُبوّت (۱) دی کتاب و حکمت سے نوازا علم و شفاعت عطا فرمائی حوض سے مختص فرمادیا مَقامِ محمود سے شرف بخشا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے مُتَابِعِیْنَ وَ مُتَّبِعِیْنَ کو کثرت دی کثرتِ اِسلام یعنی مُنْقَادِیْنِ اِسْلَام کو کثیر گردانا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے دین کو تمام اَدْیَان پر غالب گردانا دشمن و اعدائے دینِ متین پر فتح و نُصْرَت عطا فرمائی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے ظاہری زمانے میں بھی اور آپ ﷺ کے بعد والے زمانہ میں بھی قیامت تک کی۔

اِمَامُ الْمُحَدِّثِیْنَ سَیِّدُنَا مُحْیِ السُّنَّۃِ صَاحِبُ الْمَصَابِیْحِ اپنی تفسیر مَعَالِمُ التَّنْزِیْل میں اس سند کے ساتھ روایت فرماتے ہیں اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ الْمَلِیْحِيُّ انا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ النَّعِیْمِيُّ انا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ ثنا ہَاشِمٌ ثنا اَبُوْبِشْرٍ وَّ عَطَآءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِیْدِبْنِ جُبَیْرٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ۔ قَالَ اَلْكَوْثَرُ الْخَیرُ الْكَثِیْرُ الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ قَالَ اَبُوْبِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِیْدِبْنِ جُبَیْرٍ اِنَّ اُنَاسًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّهٗ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِیْدٌ النَّهْرُ الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَیْرِ

---

۱۔ چونکہ آپ کی حقیقت عالمگیر رہی ہے اور آپ کی نبوت پیدائشی ہے تو آپ کی نبوت بھی عالمگیر رہی اسی طرح آپ کو کتابِ مبین عطا فرمائی جس میں عالمین کے ہر رَطْبٌ وَ یَابِسٌ (تر و خشک) کا اجمالی و تفصیلی ذکر ہے اسی طرح حکمت عالمین علم و شفاعت نیز دیگر صفات خاصہ آپ کے عالمی ہیں اسی طرح حرفِ تعریف مُشْعِر ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

اَلَّذِي اَعطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ۔ یعنی عبدُاللہِ بنُ عبّاس رضی اللہُ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ اَلکوثر وہ خیر کثیر ہے جو اَللہُ تعالیٰ نے آپ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کو دی ہے اَبُو بِشر نے کہا میں نے سعید بن جبیر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ اَلکوثر جنت میں ایک نہر ہے تو سعید رضی اللہُ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ نہر جو جنت میں ہے اسی خیر کثیر کا ایک حصہ ہے جو اَللہُ تعالیٰ نے آپ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کو دیا ہے۔ اسی عُنوَان کے تحت سَیِّدُنا مُحیِ السُّنَّۃ فرماتے ہیں۔ قَالَ اَھلُ اللُّغَۃِ اَلکَوثَرُ فَوعَلٌ مِنَ الکَثرَۃِ کَنَوفَلٍ فَوعَلٌ مِنَ النَّفلِ وَالعَرَبُ تُسَمِّي کُلَّ شَيْئٍ کَثِیرٍ فِي العَدَدِ اَو کَثِیرٍ فِي القَدرِ وَالخَطَرِ کَوثَرًا۔ عُلَمَاءِ لُغَت نے کہا کہ "اَلکوثر" بروزنِ فَوعَل کے "کَثرَۃ" سے لیا گیا ہے جیسا کہ نَوفَل بروزنِ فَوعَل ہے۔ نَفل سے لیا گیا ہے اور عرب ہر اس چیز کو جو تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہو یا قدروقیمت و عظمت میں زیادہ ہو کوثر کے نام سے یاد کرتے ہیں۔

جنابِ سَیِّدُنا حضرتُ الشیخُ الاکبر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ وَاَرضَاہُ عَنَّا سُورۃُ کوثر کی تفسیر اپنی اِلہامی عطائی عِبارتِ و کلماتِ میں یوں فرماتے ہیں:

سُورَۃُ مُبارکہ: اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ

تفسیرِ اَسرار پذیر: اَي مَعرِفَۃَ الکَثرَۃِ بِالوَحدَۃِ وَعِلمَ التَّوحِیدِ التَّفصِیلِيِّ وَ شُھُودَ الوَحدَۃِ فِي عَینِ الکَثرَۃِ بِتَجَلِّي الوَاحِدِ الکَثِیرَ وَالکَثِیرِ الوَاحِدَ وَھُوَ نَھرٌ فِي الجَنَّۃِ مَن شَرِبَ مِنہُ لَم یَظمَأ اَبَدًا۔

ترجمہ: یعنی اے محبوب بے شک ہم نے آپ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کو وحدت کے ساتھ کثرۃ کی معرفت عطا فرمائی توحیدِ تفصیلی کا علم دیا نیز ہم نے آپ صلی اللہُ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وصحبہٖ وسلّم کو عین اسی کثرت میں وحدت کا حضور و شہود

عطا فرمایا واحد کی تجلّی کثیر (۱) پر ہونے کی صورت میں اور کثیر کی تجلّی واحد پر ہونے کی صورت میں (نیز) یہ کہ کوثر ایک نہر ہے جنّت میں جو بھی اس سے پے گا کبھی پیاسا نہ رہے گا۔

تشریح:- حق تعالیٰ کا وجود اعیان و کائنات کے لئے مرآت و آئینہ ہے۔ نیز کائنات و اعیان، وجودِ حق تعالیٰ کے لئے مرآت و آئینہ رہے ہیں۔ اِعتبارِ اوّل کی تقدیر پر آئینۂ وجودِ حق میں اعیان کا ظہور بِذواتِھا نہیں ہوتا بلکہ اس میں اعیان کے آثار و احکام ظاہر ہوتے ہیں و بس کیونکہ اعیان و ممکنات کے لئے لِذواتِھا وجود کی بو بھی نہیں (۳) موجود چہ جائیکہ لِذواتِھا ان کی بود و وجود پس ظاہر کہ اعیان کا ظہور بنفسہا اس آئینۂ وجودِ حق میں نہیں ہوتا۔

نہ ہی اس آئینۂ وجودِ حق میں مِن حَیثُ ہُو وجودِ حق ظاہر ہوتا۔ بعینہٖ ایسا جیسا کہ آئینہ جس میں دوسری چیز کی جو بِالمُقابِل ہو، پرتو تو ظاہر ہو جاتی ہے پر بعینہٖ اس مقابل کا اس کے اندر ظہور نہیں ہوتا نہ ہی آئینہ میں بعینہ آئینہ کا ظہور۔ اور اگر اعیان کو وجود حق تعالیٰ کے لئے آئینہ گردانا جائے تو اس تقدیر پر اس آئینۂ اعیان کے اندر وجودِ حق مِن حَیثُ ہُو کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ اس میں وجودِ حق کے اسماء، صفات، شیونات و تجلّیات اور ان امور (۲) کے متعیّن کے وجودات ظاہر ہوں گے نیز اسی آئینۂ اعیان میں اعیان کا بِذواتِھا ظہور نہیں ہوتا یہی اور اسی طرح خصوصیت ہوتی ہے آئینہ کی کہ اس میں یعنی آئینہ میں بعینہٖ آئینہ کا ظہور نہیں ہوتا۔ نتیجہ یہ رہا کہ وجودِ حقیقی اور اعیانِ ثابتہ دونوں

---

۱۔ کہ واحد کی تجلّی کثیر پر ہوتی ہے اور کثیر کی واحد پر پڑتی - مِنہُ غَفَرَلہُ اللہُ وَنَصَرَہٗ۔

۲۔ اَعنِی بِہٖ اَسماء، صِفات، شیونات و تجلّیات - مِنہُ غَفَرَلہُ وَنَصَرَہُ اللہُ تعالیٰ۔

۳۔ وَالمُرادُ بِہٖ الوجودُ العینیُّ المُرتّبُ الآثار ۱۲ (شرح سُلّم العلوم لِبحر العلوم رضی اللہ عنہ - ص ۱۱۵)

اَزَلاً وَ اَبَداً مرتبہ بُطُون میں رہے ہیں جو بھی ظاہر ہے یا تو اَحکام و آثارِ اَعیَان ہیں بربناءِ تقدیرِ اوّل اور یا اَسماءُ وصِفاتُ و شُیُونَاتُ و تجلّیاتِ الٰہیہ ہیں بربناءِ اعتبارِ ثانی۔

یہ فقیر ابُوالفتح محمّد نصرُاللہ خانُ بنُ خُوش کیار خانَ السّرُوضوِیّ اس مقصد کے اِثبَاتْ پر عَلاّمہ جامِی کی نَظمِ مُنَظّم پیش کرتا ہے جو انھوں نے اپنی کِتابِ مُستطَاب نقدُ النُّصُوص شرح نقشِ الفُصُوص میں قلمبند فرمائی ہے۔

ممکن زتنگنائی عَدَم ناکَشِیدَہ رَخت
وَاجِب بجَلوَہ گاہِ عَیان نانہادہ گام
در حیرتم کہ این ہمہ نقش غریب چیست
برلوح صورت آمدہ مشہودِ خاص و عام
ہریک نہفتہ لیک زمرآت آن دیگر
برداشتہ از جَلوَہ اَحکامِ خُوِیش گام
بادہ نہَان و جام نہَان آمدہ پدید
در جام عکس بَادَہ و دربَادَہ رنگِ جَام

یَعْنِی عَالَمِ لَیْسْ (۱) یا تنگئ عَدَم سے مُمکِن، سازوسامان لے کر راہی عَالَمِ اَیْسْ (۲) نہیں ہوا۔ نہ ہی واجب (۳) نے اَعیَانُ کی جَلوہ گاہ میں قَدَم رکھا۔ پر حَیران ہوں کہ یہ سب نُقُوشِ عَجِیبہ کیا ہیں ؟

---

۱۔ عَدَم ۱۲ مِنہٗ نصرہُ اللہُ تعَالیٰ

۲۔ وُجُود ۱۲ مِنہٗ غُفِرَلہٗ ونَصرہُ اللہُ تعَالیٰ

۳۔ وُجُودِ مُطلَق۔ ۱۲ مِنہٗ نصرہُ اللہُ تعَالیٰ

جو خاص و عام کے سامنے شکل و صورت کی تختی پر آشکارا ہیں۔ ہر ایک چھپا ہوا ہے پر دونوں نے ایک دوسرے کے آئینے سے اپنے آثار و احکام کے جلوے ظاہر کر کے کام اپنے کئے ہیں۔

شراب پوشیدہ ہے اور جام شراب بھی پوشیدہ رہا پر جام میں عکس شراب اور شراب میں رنگ جام آشکارا ہے۔

حضرت سَیِّدُنَا شیخ اکبر خَاتَمِ فَصِّ الوِلَایَۃِ المُحَمَّدِیَّۃ کی تفسیر مُنیر کے مَذکُورہ کلماتِ مُلہَمہ نے وَاضح کردیا ہے کہ اَللّٰہُ تَعَالیٰ نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو وَحدتُ و کَثرت کی معرفت دی، ان دونوں کا شاہد و مشاہد بنادیا ہے، وجود حق، وجود مطلق کے تجلیات، شیونات صفات و اسماء کا مشاہدہ آئینہ اعیان میں اور اعیان کے آثار و احکام کا معائنہ آئینہ وحدت میں فرما رہے ہیں بیک وقت (۱) اس نِعمَتِ عظمیٰ سے بھی مَحظُوظ اور اس نِعمَتِ وَالَا سے بھی مَلذُوذ وَالحَمدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ المُتَأَدِّبِینَ بِاٰدَابِہٖ۔

پس حضرت شَیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنَّا کے کلماتِ مُلہَمہ کی تَفسِیرِ مُنِیر نے آفتابِ نیمروز سے زیادہ روشن طَور پر واضح کردیا کہ اَللّٰہُ تَعَالیٰ نے سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیہِ التحیۃ والثناء کو وحدت و کثرت دونوں کا بہ یک وقت شاہد و مشاہد بنادیا حق کا مشاہدہ خلق میں، اور خلق کا حق کے اسماء و صفات و شیون و تجلیات میں براہ راست بِلاَ تَوَسط غیر کررہے ہیں اس لئے کہ حَقِیقَتِ مُحَمَّدِیَّہ عَلیٰ صَاحِبِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃ اللہ تعالیٰ کے اِسمِ اَعظَم (۲) کا ہی مَظہَرِ اَتَم رہی ہے اور یہ ظاہر بلکہ اَظہَر ہے کہ تمام اَسمَاءُ وَ صِفَاتُ،

---

۱۔ کیونکہ آپ کی حقیقت سب کو جامع ہے۔ ۱۲ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔

۲۔ اسم ذات ۱۲ مِنہُ

کل شیُونُ وُ تجلّیاتُ اسم ذات کے حیطہ کے اندر ہیں پس یہ حقیقت ہے کہ یہ حقیقتِ مُحَمَّدِیَہ تمام اسماء و صفات، سارے شیون و تجلیات کا مشاہدہ اعیان میں نیز اسی وقت اعیان کا مشاہدہ و معائنہ اسماء و صفات، شیون و تجلیات میں فرما رہی ہے یہی حقیقت وہ حقیقت ہے جو کثرت میں وحدت کا مشاہدہ کرتی اور وحدت حق کا مشاہدہ کثرت میں پس نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کو دونوں کی معرفت عطا فرمائی ہے۔

فَصَلِّ لِرَبِّكَ۔ اَيْ اِذَا شَاهَدْتَ الْوَاحِدَ فِي عَيْنِ الْكَثْرَةِ فَصَلِّ بِالْاِسْتِقَامَةِ الصَّلٰوةَ التَّامَّةَ بِشُهُوْدِ الرُّوْحِ وَ حُضُوْرِ الْقَلْبِ وَانْقِيَادِ النَّفْسِ وَ طَاعَةِ الْبَدَنِ بِالتَّقَلُّبِ فِيْ هَيَاكِلِ الْعِبَادَاتِ فَاِنَّهَا الصَّلٰوةُ الْكَامِلَةُ الْوَافِيَةُ بِحُقُوْقِ الْجَمْعِ وَالتَّفْصِيْلِ۔

یعنی جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے واحد کا مشاہدہ عَیْنِ کثرت میں کیا تو آپ کامل نماز پڑھیئے مشاہدۂ روح کے ساتھ اور حضورِ قلب کے ساتھ اور انقیادِ نفس و طاعتِ بدن کے ساتھ ہیئات عبادات اور ان کی صورتوں میں پھرتے ہوئے (۱) اور وجودِ الٰہی کے حقوق کا ایفا و اجراء جمع و تفصیل کی اسی صَلٰوتِ معرفت

---

۱۔ تَقَلُّب سے مرادِ راہِ سُلُوک میں اِنتقالاتِ مَرَاتِب ہے مَعْنٰی یہ ہوئے کہ یہی وہ سلوک ہے جس میں انتقالات سے رُتبہ بَرتبہ تَرَقِّیْ اور حال سے اعلیٰ حال کی جانب پیش قدمی ہوتی ہے اَللّٰہُ تَعَالٰی کا اِرشَاد ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَکُمْ وَمَثْوٰکُمْ اَلْاٰیَۃ سَیِّدُنَا الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ مُحْیِ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس آیَتِ کَرِیْمَہ کی تفسیر میں فرمایا اِنْتِقَالَاتِکُمْ فِي السُّلُوْكِ مِنْ رُّتْبَةٍ اِلٰي رُتْبَةٍ وَحَالٍ اِلٰي حَالٍ وَ مَثْوٰيكُمْ وَمَقَامَكُمُ الَّذِيْ اَنْتُمْ فِيْهِ فَيُفِيْضُ عَلَيْكُمُ الْاَنْوَارَ وَيُنْزِلُ الْاِمْدَادَ عَلٰي حَسْبِهَا صفحہ ۲۴۵ جلد ۲ سُوْرَۃ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ اَللّٰہُ تَعَالٰی جانتا ہے سُلُوک میں........

میں ہی ہے یہی نماز کامل و مکمل ہے اور یہی وہ نماز ہے جو حقوق جمع و تفصیل پر مشتمل رہی ہے۔

آیہ کریمہ کا خلاصہ یہ ہوا کہ اے محبوب! چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحدت و کثرت نیز جمع و تفصیل کا انکشاف و اکتشاف کردیا ہے پس آپ ہر حالت میں ہمیشہ کے لئے اپنی روح پُرفُتُوح اور اپنے تَنُ و مَنِ نامَنْ کو اپنے رَبّ کی جانب مُتوجِّہ کرکے جَمْعُ و وحدتُ کا شہود تفصیل و کثرت میں اور کثرت و تفصیل کا مشاہدہ جَمْعُ و وحدتُ میں کیا کیجئے یہی آپ کی وہ کامل نماز ہے جس میں عبادت کے مختلف ہَیاکلُ و ہَیأتُ ہیں اور یہی نماز جمع و وحدت، تفصیل و کثرت کے تمام حقوق کا تَوفِیَہ کرتی ہے۔

اس کا حاصل یہ ہے کہ آیَتِ کَرِیمَہ نے ثابت کردیا کہ سَرْوَرِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کا ہر ہر لَمحَہ لَامِعَہ اَللہُ جَلَّ مَجْدُہٗ کے اسماء و صفات، شیون و تَجَلِّیَاتُ کے مشاہدے میں اس طور پر گزرتا رہا ہے کہ آپ کی رُوحِ اَنْوَرُ مُشَاہِدُ وَ حَاضِرُ، آپ کا قَلْبِ اَنْوَرُ حَاضِرُ، آپ کا نَفْسِ اَنْفَسُ مُنقَادُ اور آپ کا بَدَنِ اَنْوَرُ تَابِعُ رہا ہے۔

آئینہ اعیان میں اسماء و صفات، شیون و تجلیات کا مشاہدہ حاصل رہا ہے اور وجود مطلق کے آئینہ میں آثار و احکام کا معائینہ فرماتے رہے ہیں۔ اس مُشَاہَدَہ کَامِلَہ کی نعمت عُظمیٰ کی بجا آوریٔ شکر کی خاطر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو مُشَاہَدَہُ نماز پر مَامُورُ کردیا گیا تاکہ اس نعمت عُظمیٰ کی شکر گزاری بِوَجْہِ اَتَمّ ہو اور مشاہدہ بالائے

---

......... تمھارے اِنتِقَالَاتُ ایک رتبہ سے دوسرے رتبہ کی طرف اور ایک حال سے دوسرے حال کی جانب اور اَللہُ تَعَالیٰ جانتا ہے تمھارے وہ مَقَامُ جن میں تم ہو تو تم پر اَنْوَارُ کا اِفَاضَہ کرتا ہے اور ان مَقَامَاتُ کے مطابق اپنی اِمْدَادُ نازل فرماتا ہے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

مشاہدہ عَلیٰ وَجْہِ الدَّوَامِ وَالْاِسْتِمْرَارْ حاصل رہے جس کی قوت و سکت آپ کے سوا کسی دیگر کی بس سے خارج و باہر ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ مُشاہدہ وہ نماز ہے جس کے مشاہدہ میں نمازی کی ہر ہر نماز رہی، (۱) رہتی اور رہے گی کہ اس کی

---

۱۔ اس مُشَاہَدَہ کا مُظَاہَرہ سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے اس حدیثِ پاک میں کیا ہے جس کو اِمَامِ بخاری رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیْ نے اپنی جَامِع میں سَیِّدُنَا اَبُوْہُرَیْرَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے روایت کیا ہے فرمایا:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ ھٰھُنَا فَوَاللّٰہِ مَایَخْفٰی عَلَیَّ خُشُوْعُکُمْ وَلَارُکُوْعُکُمْ اِنِّیْ لَاَرٰکُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ۔ دیکھو صفحہ ۵۹ جلد ۱۔

یَعْنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میرا قبلہ (صرف) یہاں ہے تو اَللّٰہُ تَعَالیٰ کی قسم مجھ پر نہ تو تمہارا خشوع پوشیدہ ہے نہ تمہارا رکوع بے شک میں ضرور تمھیں اپنے پَسِ پُشْت دیکھتا ہوں۔

حَدِیْثِ شریف کا پہلا جُمْلَہ اِسْتِفْہَامِیَّہ ہے اور اِسْتِفْہَامْ اِنْکَارِیْ ہے یعنی ایسا نہیں کہ میں صرف اس جانب کو دیکھتا ہوں جو سامنے ہے بلکہ اگلی جہت اور پچھلی جہت سب میرے سامنے اور میرے اِحَاطے میں ہیں۔ اسی لئے فَاءِ تَفْرِیْعِیَّہ اپنے کلام میں استعمال فرما کر فرمایا۔ "فَوَاللّٰہِ" دوسرا یہ کہ آپ نے جُمْلَہ قَسَمِیَّہ استعمال فرمایا۔ تیسرا یہ کہ خشوع وہ عجز و تواضع ہے جو قلبی کیفیت ہے اور دل سے تعلق رکھتا ہے اور رکوع ظاہری تواضع و ظاہری کیفیتِ انکسار ہے چوتھا یہ کہ اِنِّیْ سے جملہ شروع فرما کر اِنَّ کی خبر پر لَام قسم داخل فرما کر رُؤْیَتِہ کُلّ کے دیکھنے اور جاننے کا مظاہرہ فرمادیا کہ رُؤْیَت عِلْم و دیکھنے دونوں معنی میں آتا ہے کیونکہ رُؤْیَتْ اَسْبَابِ علم میں سے ہے۔ جب کہ سبب بول کر مراد مُسَبَّبْ لیا گیا ہو۔ یک کرشمہ دو کار۔ ......

قوت آپ کے رَبِّ مُقِیتُ وُ قَدِیرُ نے آپ کو دی ہے صَلَّی اللہُ تعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ وَانحَرْ، بَدنَۃَ انَائِیَّتِکَ لِئَلاَّ تَظْهَرَ فِيْ شُهُوْدِكَ بِالتَّلْوِيْنِ وَنَسْلُبَكَ مَقامَ التَّمكِيْنِ وَكُنْ مَعَ الْحَقِّ بِالْفَنَاءِ الصِّرْفِ بَاقِياً بِبَقَائِهِ اَبَداً فَلاَ تَكُوْنُ اَبْتَرَ فِيْ وُصُوْلِكَ وَحَالِكَ وَاتِّصَالِ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ هُمْ ذُرِّيَّتُكَ بِكَ۔

یعنی اور اپنی اَنَانِیَّتْ کی اونٹنی قربان کیجئے تاکہ آپ کے شُہُودْ میں تَلوِینْ ظاہر نہ ہوپائے تاکہ آپ کے اَعلیٰ مقامِ جماؤ، مقامِ تمکین کو سلب نہ کروں اور آپ ہمیشہ کے لئے تمامتر فنا ہو کر حق کے ساتھ رہیئے حق کی بقاء سے باقی رہیئے تو اس طور پر آپ اپنے وصول اور اپنے حال میں (حق) سے منقطع نہ رہیں گے نہ ہی آپ کی امت جو آپ کی اولاد (روحانی ہے) آپ سے اتصال میں منقطع و محروم رہے گی۔

اِنَّ شَانِئَكَ اِنَّ مُبغِضَكَ الَّذِيْ عَلٰي خِلاَفِ حَالِكَ الْمُنْقَطِعَ عَنِ الْحَقِّ، هُوَالاَبْتَرُ لاَ اَنْتَ فَاِنَّكَ البَاقِيْ بِبَقَائِهِ الدَّائِمِ الْمُتَّصِلِ بِكَ ذُرِّيَاتُكَ الْحَقِيقِيَّةُ مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اَبَدَالْاَبِدِيْنَ الْمَذْكُوْرُ فِيهِمْ دَهْرَالدَّاهِرِيْنَ وَهُوَالْفَانِي بِالْحَقِيقَةِ الْهَالِكُ الَّذِيْ لاَيُوجَدُ وَلاَيُذْكَرُوَ لاَيُنسَبُ اِلَيْهِ وَلَدٌ حَقِيقَةً وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

یعنی بے شک آپ سے بَیرْ وُ بُغضْ رکھنے والا وہ ہے جس کا حال آپ کے حال سے بالکل مخالف ہے (اور) وہی ہے جو حق سے منقطع ہے درحقیقت وہی ابتر ہے وہی ہر

---

........ اسی حدیث شریف پر عَلاّمَہْ بَدرُالدِّین عَینِیْ کا تبصَرَہْ یہ رہا کہ یہ عِلمُ وُ رُؤیَتْ آنحضرت صَلَّی اللہُ تعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے تمام اَحوالْ میں رہے۔ صرف حالت نماز کے ساتھ مُختَصّ نہ تھے فرمایا مجاہد کا قول ہے اِنَّہٗ كَانَ فِي جَمِيعِ اَحْوَالِهٖ يَعْنِيْ مَاكَانَتْ مُخْتَصَّةً بِحَالَةِ الصَّلٰوةِ۔ دیکھو حاشیہ ۶ بخاری شریف المجلد الاول صفحہ ۵۹

خیر سے مَحرُوم ہے نہ آپ کیونکہ آپ حق ہی حق کی دائمی، و سَرمدِیُ بقاء سے باقی ہیں اور رہیں گے اہل ایمان جو درحقیقت آپ کی اولاد ہیں ہمیشہ ہمیشہ آپ سے متصل رہیں گے ان میں تابَقاءِ زمان آپ کا ذِکر و چرچا جاری رہے گا اور وہ (آپ سے بُغض و بیر رکھنے والا) ہی نیست و نابود اور ہلاک ہونے والا ہے۔ وہی ہے جس کا نہ تو وجود و بود ہوگا نہ اس کا ذکر و چرچا رہے گا نہ ہی اس سے کوئی وَلَدٌ و مَولُودٌ مَنسُوب ہو رہے گا۔ وَاللہُ اَعلَمُ

یہ مِسکِینُ خَادِمِ دِینِ مَتِینِ مُصطَفوِیُ اَبُوالفَتحِ مُحَمّد نَصرُاللہ خَانُ بنُ خُوش کیارخَانَ السَّرُوضوِیُ نَصرہُ اللہُ القَوِیُّ کہتا ہے وَبِاللہِ التَّوفِیقُ وَھُوَنِعمَ الرَّفِیقُ۔ مَذکُورَہ بیاناتُ و بَرَاہِینُ سے وہ رَاسِخَۃُ عَقِیدَہُ تو روزِ روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ سَیِّدُ الوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنے رَبّ کے جمالِ ذَاتُ وَ صِفَاتُ وَ اَفعَالُ کا مُشَاہَدَہ براہ راست اَعیَانُ وَ کَائِنَاتُ کے آئینہ میں کرتے رہے ہیں اب دو مقاصد ایسے ہیں جن کے اِیضَاحُ وَ تَفصِیلُ نہایت ضروری ہے۔

۱۔ اَوّلُ یہ کہ سَیِّدُالوَرٰی عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کو جَمالِ ذَاتِ رَبّ کا کمال مُشَاہَدَہ اس درجہ حاصل ہے جس میں کوئی بھی آپ کا برابر و مساوی نہ رہا اور نہ رہے گا اس بحث و مقصد کی بناء محاورہ۔ محاضرہ مکاشفہ اور مشاہدہ کی تفصیل پر ہے۔

۲۔ دوسرا یہ کہ مخلوق میں سے ہر شخص اپنی اِستِعدَادُ کے مطابق رب کا مشاہدہ سب کائنات سے زیادہ سَیِّدِ کَائِنَاتُ عَلَیہِ الصَّلوٰاتُ وَالتَّسلِیمَاتُ کی پاک ذَاتُ وَ صِفَاتُ وَ اَفعَالِ مُنَوَّرَہ میں کامل طور پر کرسکتا ہے وبس اس مَقصَدِ اَعظَم کے حصول کے لئے بہتر محل اور بہتر وقت نمازی کا قعدہ اور اس کا تَشَہُّد ہے جس نے نمازی کو تشہد کے کلمات اور کلمات کی ترتیب نے بہتر تَصَوُّر عطا فرمایا اور مشاہدہ رب کا بہت بہتر موقعہ مُہَیّا کردیا ہے۔

# پہلا مَقْصَدْ

## مُشَاھَدَہْ - مُکَاشَفَہْ - مُحَاضَرَہْ کی تعریف میں

جان لیں کہ تَجَلِّیَاتْ کی تین قسمیں ہیں۔ تَجَلِّیٔ ذَاتْ، تجلی صِفات، تجلی اَفْعَالْ۔

ا۔ تجلی ذات کی دو قسمیں ہیں۔ اَوّل یہ کہ اگر تجلی ایسی رہی جس سے سَالِکْ کی ذات، انوار کے تَجَلِّیَاتْ اور سَطْوَاتْ میں فانی، اور اس کے صفات ان میں مسلاشی (۱) ہو گئے ہیں پر اس کے بقایای وجود سے اب بھی کچھ باقی رہا پس اس تجلی کو صعقہ کہا جاتا ہے۔ یہ تجلی ذاتی ہے جس کی ایک علامت و تاثیر یہی ہے جو مذکور ہوئی چنانکہ سَیِّدُنَا مُوسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ کا حال جن کو اَللّٰہُ تَعَالیٰ نے اسی تجلی ذاتی کے ساتھ باندھ کر فانی کردیا۔ اَللّٰہُ تعَالیٰ کا اِرْشَادْ ہے۔ فَلَمَّا تَجَلّٰي رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰي صَعِقًا۔ (آیت ۱۴۳ سورۃ اعراف)

ترجمہ: پھر جب اس کے رَبّ نے اپنا نور چمکایا پہاڑ پر اسے پاش پاش کردیا اور موسیٰ بے ہوش گرا۔

اور اگر تجلی ذاتی کی تاثیر سے سَالِکْ بِالْکُلّ وَبِکُلِّی بَقَایَاءِ وُجُوْدْ سے اِنْخِلَاعْ کرچکا ہے۔ چنانچہ فَنَاءِ وُجُوْدْ کے بعد اس کی حقیقتُ بقاءِ مطلق سے واصل و پیوست ہوا پس وہی ہے فَانِیْ فِی اللّٰہِ بَاقِیْ بِاللّٰہِ وہی ہے جو ہمیشہ ذَاتِ اَزَلِیْ کا مشاہدہ، ازلی نور کے ساتھ کرتا رہتا ہے یہی وہ خلعت ہے جس کو خاص طور سے خَالِقِ عَالَمْ جَلَّ مَجْدُہٗ

---

ا۔ مُتَلَاشِیْ کے معنی پاش پاش ہوجانا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

نے سَیِّدُالوَرٰی، سَیِّدِنَا مُحَمَّدٌ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو بخشا ہے۔ یہی وہ عالمی تاج ہے جس کی بناء پر خَالِقِ عَالَمْ نے مَحْبُوْبِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ والثناء کو اپنی پوری خدائی کا شہنشاہ معظم گردانا ہے اور یہی وہ شربت ہے جس کی لذت سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کی ذات و صفات و افعال میں جاری و ساری ہے جس کے جرعات جام حبیب مطلق کے خواص متابعان کے کام و زبان پر بھی جاری و ساری ہیں۔ خاصان متابعان محبوب و مطلوب ان جرعات دلدوز سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْہُ بِہٖ وَ لَہٗ (۱) مِنْہُ وَ لَہٗ وَاِلَیْہِ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ (۲)۔

۲۔ دوسری تَجَلِّیِ صِفَاتْ ہے اس کی علامت اور اس کی تاثیر کا اثر سالک کا خشوع اور خضوع ہے یہ اس صورت میں ہے جب کہ ذاتِ قدیم صفاتِ جلال (۳) کے ساتھ سالک پر تجلی کرے۔

اِذَا تَجَلَّی اللّٰہُ لِشَیْءٍ خَشَعَ لَہٗ (۴) اور اس کی علامت و تاثیر سُرُوْرِ ذَاتِ سَالِکْ

---

۱۔ "مِنْہُ" اس شراب یا جام کے گھونٹ کا کچھ حصہ۔ "بِہٖ" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے وسیلہ عُظمیٰ سے "لَہٗ" آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے ہی ہر طرح کی سلامتی ہے آپ ہی کے لئے ہے اور آپ ہی کی طرف اور آپ ہی پر ہے ہر طرح کا سلام۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ صِفَاتِ جلال جیسی عَظَمَتْ و قُدْرَتِ کِبْرِیَا و جَبَرُوْتْ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۴۔ جب اَللّٰہُ تَعَالٰی کسی شی کے لئے متجلی ہوتا تو وہ شی اس کے لئے عجز و فروتنی کرتی ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

رہتا ہے اور یہ اس صورت میں جب کہ ذاتِ قَدِیْم صفاتِ جمال کے ساتھ تجلی فرمائے اس کا مطلب یہ کہ ذاتِ اَزَلِی صِفاتِ جَلَالُ وَ صِفَاتِ جَمَالُ (۱) سے موصوف رہی ہے اور رہے گی کہ اَزَلِیْ وَ اَبَدِیْ ہے اور صِفَاتُ قدیم ہیں پر سالک پر کبھی صِفَاتِ جلال کے ساتھ مُتجلی ہوتی ہے اور بوقت دیگر صفات جمال کے ساتھ جیسا مُقْتَضٰی ہو مَشِیَّتِ اِلٰہی کا حسب اختلاف استعداداتِ سالکین۔ پس کبھی صفت جلال ظاہر ہو گی اور صفت جمال باطن اور گاہی صفت جمال ظاہر ہو گی اور صفت جلال باطن۔

۳۔ تیسری تجلی، تجلی افعال ہے اس کی تاثیر یہ ہے کہ سالک اس کے اَثَرْ سے مخلوق کے افعال سے قطع نظر کرتا ہے مخلوق کی جانب نفع و ضرر کی نسبت کو صَرْفِ نظر کردیتا ہے اَعْنِیْ بِہٖ نفع و ضرر کی نسبت براہِ راست قادِرِ مُطْلَقْ کی جانب ہی کرتا ہے۔ مخلوق سے خَیْرُ وَ شَرْ کی اِضَافَتْ سَاقِطْ کردیتا ہے اس تاثیر کے اثر سے اب سالک کے نزدیک خلق کی مَدْحُ وَ ذَمّ اور ان کے قبول و رَدّ مُسْتَوِیْ وَ برابر رہتے ہیں اس کی وجہ ظاہر کہ سالک جب مجرد فعلِ اِلٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پس یہ مشاہدہ سالک کو خَلْق کی جانب اَفْعَالْ کی اِضَافَتْ سے مَعْزُوْلْ کردیتا ہے۔

اس تیسری تَجَلِّی، تجلی اَفْعَالْ کی علامت اور اس کا اثر سالک کی زبان پر ظاہر ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ اَعْلٰی حَضْرَتْ عَظِیْمُ الْمَرْتَبَتْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ بَرِیْلَوِی مُقَرِّیْ اَفْغَانِیْ کے مُنْدَرِجَہ ذَیْلْ قِطْعَہ شِعْرْ کے بیت اَوَّلْ میں ظاہر ہے۔

---

۱۔ جیسی رَاْفَتْ وَ رَحْمَتْ، لُطْفُ وَ کَرَمْ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

## قطعہ

نہ مَرا نُوشْ زِ تحسینْ نہ مَرا نیشْ زِطَعْنْ
نہ مرا گُوشِ بمدحِی نہ مَرا ہُوشِ ذَمِی
مَنَم وُ گنجِ خمُولِی کہ نگنجدْ دَرُوئیْ
جُزْ مَنَ وُ چَنْدْ کِتَابے وَ دوَاتَ وُ قلمے

ان تجلیات ثلاثہ میں سب سے پہلی تجلی جو سالک پر پَرْتَو اَفگن ہوتی ہے وہ ہے تجلی افعال اس کے بعد تجلی صفات اور پھر تجلی ذات ہے۔

اِصْطِلَاحِ صُوفِیَاءِ صَافِیَہ میں تجلی افعال کے شہود کو مُحَاضَرَہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور شہود تجلی صفات کو مُکَاشَفَہ کے ساتھ مَوْسُوم کیا گیا ہے اور شہود تجلی ذات کو مُشَاہَدَہْ، فقیر کے اس بیان کو اگر عاشقِ صادق امینِ صادق عَلَیْہِ التَّحِیَّۃ وَالثَّنَاءُ حضرتِ عَلَّامَہ جَامِی رَضِیَ اللّٰہُ الْبَارِیُّ الْقَوِیُّ عَنْہُ کے کَلِمَاتِ مُلْہِمَہ کے مشاہدہ میں دیکھنا ہو تو نَقْشُ الْفُصُوْص کے فَصّ حِکْمَۃٌ نَفَثِیَّۃٌ فِی حِکْمَۃٍ شِیْثِیَّۃٍ کی شرح نَقْدُ النُّصُوْص صفحہ ۴۷ مطبع بمبئی ۱۳۰۶ھ میں دیکھیں۔

ف:- جاننا چاہیئے کہ حَقّ سُبْحَانَہٗ مِنْ حَیْثُ الذَّاتِ مَوْجُوْدَاتْ پر تَجَلِّی نہیں فرماتا پر مِنْ وَرَآءِ الْحِجَابِ تجلی فرماتا ہے اور وہ حُجُبْ حَقّ جَلَّ مَجْدُہٗ کے اَسْمَاءَ ہیں جیسے اسم اَللّٰہُ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلرَّحِیْمُ وَ غَیْرُھَا مِنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی۔

## دُوسرا مقصد

### نماز کا قعدہ اور اس میں کِلمَاتِ مَشْھُودہ اس بات کا مُستحکم و مَضبُوط عَقِیدَہ رَاسِخہ دیتے ہیں کہ سَیِّدُ الوَریٰ عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ میں حَقِّ جَلَّ مَجْدُہٗ کا مُشَاہَدَہ بروَجہِ کَمَال ہوتا ہے تشہد میں آپ کا تصور نمازی کے لئے نَاجِیْ (۱) ہے۔

اے عزیز جان! جان لے کہ اَرکانِ نماز اور ان کی ترتیب میں نیز نمازی کے افعالِ مَخصُوصَہ اور کلماتِ خَاصَّہ میں جو خاص خاص ارکان میں ترتیب وار رکھے گئے ہیں، باہمی خاص ربط اور خَاصُ الخَاص مناسبت اور تَعَلُّق ہے، جن کے تَصَوُّرَاتُ نمازی کو ایک خاص معراجی مقام مہیا کردیتے ہیں، سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء نے نماز کو مومن کی معراج قرار دیا ہے۔

فرمایا۔ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ نماز، نماز ہونے کے اعتبار سے ایمان والوں کے لئے معراج ہے جس میں روحانی مشاہدہ، قلبی حضور، نفسانی اِنْقِیَادُ و بَدَنِی اِطاعت موجود ہو، یہ معانی و اَوْصَافُ نماز میں ہونا چاہیئے اور یہ حدیثِ پاک کے کلمہ "اَلصَّلٰوۃُ" کے الف و لام سے مُتَرَشِّحْ ہے اس طور پر نماز پڑھنا حضور پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنَّتْ ہے کہ نمازی پر واجب ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (عہ) یعنی تم نماز اس طرح پڑھو جس طرح

---

۱۔ نجَاتْ دینے والا ہر عَذَابْ سے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ۔ عہ اُنظر مسلم شریف ج ۱ صفحہ ۱۹ وکذا فواتح الرحموت فی فصل بیان حکم افعالہ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ ۲۶۵ ۱۲ منہ نصرہ اللہ

تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ سَیِّدُالوَریٰ عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کی نماز کی تَوضِیح و تَشرِیح تفصیل وار سورہ اِنَّآ اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ میں گزر گئی۔ یہ بات خاص طور سے ملحوظ خاطر رہے کہ کلماتِ تشہد کا پڑھنا مُصَلِّی پر واجِب ہے۔ حضرت جَلِیلُ القَدرِ صَحَابی سَیِّدُنا عَبدُاللہِ بنُ مَسعُودٍ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ سے مروی، فرمایا۔

اَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي وَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ كَمَا كَانَ يُعَلِّمُنِي سُورَةً مِّنَ الْقُرْآنِ وَقَالَ قُلْ اَلتَّحِيَاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَاالنَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰي عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ نماز کے قعدہ میں تشہد کا پڑھنا بِالمُوَاظَبَۃِ سَرورِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ سے ثابت اِس کی تعلیم اور پڑھنے کا حکم بھی حَدِیثِ فَوقُ الذِّکرِ میں کَلِمَہُ "وَعَلَّمَنِیْ" اور کلمہ "قُلْ" سے ظاہر ہے اور یہ امر اپنی جگہ مُحَقَّقٌ و ثَابِتٌ ہے کہ اَصلِ وَضعِ میں اَمرِ وُجُوبٌ کے لئے آتا ہے جب تلک کوئی قَرِینَہُ وُجُوبٌ سے صارفہ موجود نہ ہولے معتبر کُتُبِ اَصُولِ میں واجب کی تعریف یہ لکھی ہے کہ جس عمل و فعل پر حضور سَیِّدِ عَالَم صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے مُوَاظَبَتٌ و دوام فرمایا ہو اور اس کے ساتھ ساتھ اس فعل و عمل کے کرنے کا حکم بھی دیا ہو وہ واجب ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی جان لینا ضروری ہے کہ کلمات تشہد کے معانی بروجہ انشاء مقصود و مراد ہیں۔ نہ بطریق حکایت (۱) در میں ہے۔ وَیُقصَدُ بِالَفَاظِ

---

۱۔ اگرچہ یہ کَلِمَاتِ مِعرَاجِ رَاجُ کے یاد دہانی پر بھی اَدَلِّ دَلِیلُ رہے ہیں اور رہیں گے۔ پر نمازی کے لئے ان کلمات کا پڑھنا بطور اِنشَاء واجب ہے تفصیل درکار ہو تو صفحہ ۱۲۶ جلد ثانی فتوحاتِ مکیہ دیکھئے۔ ۱۲ مِنہُ نَصرَہُ اللہُ تَعَالیٰ۔

اَلتَّشَهُّدِ مَعَانِيَهَا مُرَادَةً لَهٗ عَلٰي وَجْهِ الْاِنْشَآءِ كَاَنَّهٗ يُحَيِّ اللّٰهَ تَعَالٰي وَيُسَلِّمُ عَلٰي نَبِيِّهٖ وَعَلٰي نَفْسِهٖ وَاَوْلِيَائِهٖ۔ دیکھئے اَللُّبَابُ فِي شَرْحِ الْكِتَابِ لِلْمَيْدَانِيِّ عَلَي الْجَوْهَرَةِ النَّيِّرَةِ شَرْحِ مُخْتَصَرِ الْقُدُوْرِيِّ فِي بَابِ صِفَةِ الصَّلٰوةِ صفحہ ۷۰، مطبع ترکی۔

یَعْنِیْ مُصَلِّی و نمازی اَلْفَاظِ تشہد سے ان کے معنی بطورِ اِنشاء مراد لے گویا وہ (نمازی) بارگاہِ اِلٰہی میں ہدایا و پیشکش پیش کررہا ہے اور اس کے پاک نبی پر سلام عرض کررہا ہے اور اپنے آپ پر اوراس کے وَلِیُّوں پر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ وَعَنَّا بِہٖ ثُمَّ بِہِمْ اب تو نمازی کا قصد و ارادہ ان کلماتِ مشہودہ تشہد کے ساتھ یہ رہے گا کہ وہ اَللّٰہُ تعالٰی کی ہی حضرت و حضور میں اپنی تمام عبادات کے ہدایا پیش کررہا ہے قولی ہوں یہ عبادات یا فعلی ہوں خواہ یہ عبادات مالیہ ہوں پر نمازی کی پیشکش اس حالت میں ہے جس میں وہ اپنے رَبّ کے مشاہدہ سے لُطْف اَنْدُوْزْ ہورہا ہے عرض کرتا ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ ملک و بقاء اللہ ہی کے ہے وَالصَّلٰوۃُ نمازیں، عبادات قولیہ و فعلیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔

وَالطَّیِّبَاتُ وَحْدَانِیَّۃ کی شہادت اور رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عالمگیر رِسَالَتِ عُظْمٰی کی شہادت نیز آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی عَبْدِیَّتِ کاملہ کی شہادت نیز عِباداتِ مالیہ اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جَلَّ مَجْدُهٗ وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰي حَبِيْبِهٖ عَبْدِهِ الْخَاصِّ الْكَامِلِ الْمُكَمِّلِ الَّذِيْ هُوَالْكُلُّ وَلَهُ الْكُلُّ وَمَوْلَاهُ كُلُّ الْكُلِّ تَجِدُ الْكُلَّ اِذَا نَظَرْتَ الْكُلَّ فِي الْكُلِّ کلماتِ بالا کا تالی اور قاری، مُشَاہَدَہ مُطْلَق سے مَلْذُوْذ ہورہا ہے اس میں اِضَافَہ چاہتا ہے اِضَافَہ کی صورت یہ رہی کہ اب وہ مشاہدہ رَبَّانِیَّہ کی جانب مُنْتَقِل ہو یہ ربانی مشاہدہ اس کو بِوَجْہِ اَتَمّ وَاَکْمَل اِسْمِ اَعْظَم (اللہ) کے مَظْہَرِ اَتَمّ کے سوا نہیں مل سکتا اس لئے وہ مَظْہَرِ اَتَمّ اِسْمِ اَعْظَم سَرْوَرِ دوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کی جانب متوجہ ہو کر عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے اے اَللّٰہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اور اَللّٰہ تَعَالٰی کی رحمتِ کاملہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر رہی اور اس میں اِزْدِیَادُ وَاِضَافَہ ہوتا رہتا ہے۔

## اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ

یہ جُمْلَہ نِدَائِیَہ اور یہ کلمات مشہودہ اپنے اندر بہت سی حکمتیں اور بہت سے معانی لئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کی توضیح و تشریح کردیتا ہوں وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ۔ جان لے کہ یہ تشریح جملہ بالا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ کی تَحْلِیْل اور ترکیب سے بخوبی حاصل ہوسکتی ہے۔

## تَحْلِیْل

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ میں اَلِفْ وَلَامْ (۱) جِنْس کے ہیں پس معنی یہ ہوئے کہ جِنْسِ سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ سے ہے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی جانب ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے ہے اے اَللّٰہ کے نبی "عَلَیْکَ" میں "کَ" حرفِ خطاب ہے جو مُشَافَہَ اور مُوَاجَہَہ پر دَلَالَتْ کرتا ہے جس سے ہر ہر نمازی یا تشہد کا ہر ہر تالی و قاری کی حضور و حاضری، حضورِ اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُسْتَفَادْ ہوتی ہے اَعْنِیْ بِہٖ کہ تَالِیْ وَ قَارِیْ حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں حاضر ہے اور حضور اَنْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے لئے ناظر ہیں۔

---

۱۔ جو کہ اَپنے مَدْخُوْل کے جِنْسِ حَقِیْقَتْ کی جَانِبْ مُشِیْر ہے بَغَیْرِ لِحَاظِ فَرْد وَ اَفْرَادْ کے۔
۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَیُّهَا میں "اَيٌّ" مَبْنِيٌّ عَلَى الضَّمِّ مَنْصُوْبٌ مَحَلاً مَفْعُوْلٌ بِہٖ لِدَعَوْتُ (۱) اَوْ "نَادَيْتُ" اَلْمُقَدَّرِ وُجُوْبًا وَحَرْفُ النِّدَآءِ اَيْ "يَا" مَحْذُوْفٌ وَالْهَاءُ فِي "اَيُّهَا" حَرْفُ تَنْبِيْهٍ وَ "النَّبِيُّ" مَرْفُوْعٌ مُنَادٰي وَالْاَلِفُ وَاللَّامُ عَلَى "النَّبِيِّ" عِوَضٌ عَنِ الْمُضَافِ اِلَيْهِ وَهُوَ كَلِمَةُ الْجَلَالَةِ "اَللّٰهِ" يَعْنِيْ "اَيُّهَا" میں "اَيٌّ" مَبْنِيْ بر ضَمَّہ ہے منصوب ہے اس لئے کہ اس کا محل، مَحَلِ نصب ہے کیونکہ یہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَیْتُ" کا، جس کی تقدیر کلام عرب میں ضروری اور واجب ہوتی ہے مَفْعُوْلٌ بِہٖ ہے۔

"یا" حرفِ ندا محذوف ہے اور کلمہ "اَیُّھَا" میں "ہا" حرفِ تَنْبِیْہ ہے۔

"اَلنَّبِيُّ" مُنادیٰ مرفوع ہے اَلِفْ وَلَامْ عِوَضْ وَبَدَلْ ہے اُس کلمہ سے جس کی طرف کلمہ نبی (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ) مُضَاف ہے وہ کلمہ جَلَالَۃ "اَللّٰہ" ہے وہ مُضَافُ اِلَیْہِ ہے نَبِی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا۔ تحلیل کے بعد اب اَصْل عِبَارَتْ یوں رہی۔ كُلُّ سَلَامٍ عَلَيْكَ (اِنِّيْ) دَعَوْتُكَ اَوْنَادَيْتُكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ یعنی ہر طرح کا سلام آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ پر ہی ہے ای غَیْب کی خبر دینے والے مجھے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کی تَوَجُّہ کی حاجت ہے میری حاجت کو رَوا فرما۔

---

۱۔ جاننا چاہیئے کہ جُملَہ نِدَائِیَہ میں "اَدْعُوْ یَا اُنَادِيْ" کی تقدیر سے "دَعَوْتُ یا نَادَیْتُ" بصیغہ ماضی کی تقدیر بِہْ وَرَاجِحْ ہے گو اَفعال بصیغہ مُضارِع یا بصیغہ ماضی دونوں اِنْشائی ہیں۔ بہتری اور رَاجِحِیَّتْ کی وجہ یہ کہ اَفعال اِنْشَائِیَہ کا استعمال صیغہ ماضی کے ساتھ اَغْلَبْ ہے نیز یہ کہ بر تقدیرِ "اَدْعُوْ یَا اُنَادِيْ" بَصِیْغَہ مُسْتَقْبِل جملہ نِدَائِیَہ کا خَبَرِیَّہ ہونا ظاہر ہوتا ہے جو اِنْشَائِیَہ کا عکس ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

## ترکیب

کُلِّ سَلَامٍ سے اَفْرَادِ سلام مراد ہیں افراد میں حقیقت اصل عُنْصُر ہوا کرتی ہے۔ حقیقت یہاں پر جنس سلام ہے پس "سَلَام" پر الف و لام داخل فرما کر اَلسَّلَامُ ہو گیا۔
"عَلَیْکَ" میں کَافِ خِطَابْ حضوری اور قرب پر دلالت کرتا ہے۔ اسی کافِ خطاب کی بناء پر لفظ و تلفظ میں "یا" نداء سے استغنا لازم آیا پس "یا" کو حذف کردیا اور وہ اس لئے کہ "یا" قرب و بعد (۱) دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور کاف قرب و حضور پر دال ہے کافِ خِطاب "کَ" کو تَاَیُّہ سے مُؤَکَّدْ و مُزَیَّنْ گردانا فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِيُّ اور "اَلنَّبِيُّ" پر اَلِفْ وُ لَامْ داخل کردیا ہے۔ کہ یہ الف و لام مُضَافُ اِلَیْہِ "اللّٰہ" کا عوض ہے عرب عربا کا قاعدہ ہے جب چاہتے ہیں کہ کلام مختصر ہو جائے اور معنی میں کوئی فرق نہ آنے پائے تو مضاف الیہ کو حذف کرکے مضاف پر الف و لام داخل کردیتے ہیں اسی قاعدہ کے ماتحت "یَانَبِيَّ اللّٰہِ" میں کلمہ جلالت حذف ہوا "نَبِيَّ" پر اس کے بدل میں اَلِفْ وُ لَامْ داخل کردیا گیا اَلنَّبِيُّ ہوا۔ پس تَرْکِیبِ عِبَارَتِ سَابِقَہ یوں ہوئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلنَّبِيُّ مُنَادیٰ ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ اس حرفِ نِدَا کے ساتھ مقصود و مطلوب ہے جو یا محذوف ہے کلام پاک میں بر تقدیرِ وجود قرینہ حَذْفِ نِدَا کی مثال موجود ہے وہ ہے۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا۔ اَلْاٰیَةُ اَيِ الَّذِيْ اَصَابَکَ مِنْ زُلَیْخَا۔ یَعْنِيْ یَایُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا اے یوسف اسے درگزر کیجئے اور اس کا خیال نہ کیجئے یہاں پر حَذْفِ یَاءِ نِدَآء کا قرینہ سَیِّدِنَا یُوْسُفْ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کی حضور ہی ہے۔

---

۱۔ دوری و نزدیکی۔ مِنْہُ غُفِرَلَہٗ۔

کافیہ میں ہے اَلْمُنَادیٰ وَهُوَالْمَطْلُوْبُ اِقْبَالُهٗ بِحَرْفٍ نَائِبٍ مَنَابَ اَدْعُوْ لَفْظًا اَوْ تَقْدِیْرًا۔ (۱) یعنی منادی وہ ہے جس کے مُسَمّٰی کی توجہ مطلوب و مقصود ہے ایسے ایک حرف کے ساتھ جو "اَدْعُو" کا قائم مقام ہو۔

یہ مُنادی یا یہ طلب یا وہ نِیابت لفظی ہو یا تقدیری ہو نیز اسی کافیہ میں ہے وَیَجُوْزُ حَذْفُ حَرْفِ النِّدَاءِ عِنْدَ قَرِیْنَةٍ مِثْلُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا اور جائز ہے حرف ندا کا حذف جیسے یوسف اس کا خیال نہ کیجئے۔ حَاشِیَۂ عَبْدُ الْغَفُوْر میں ہے۔ مَنَابَ اَدْعُوْ الْاِنْشَائِیِّ لِاَنَّ الْجُمْلَةَ النِّدَائِیَّةَ اِنْشَائِیَّةٌ فَالْاَوْلٰی تَقْدِیْرُ دَعَوْتُ اَوْ نَادَیْتُ لِاَنَّ الْاَغْلَبَ فِی الْاَفْعَالِ الْاِنْشَائِیَّةِ مَجِیْئُهَا بِلَفْظِ الْمَاضِیْ۔ دیکھو صفحہ ۳۲۸ بَحْثُ مُنَادیٰ اَلْمَطْبَعُ الْمُجْتَبَائِیُّ فِی بَلْدَةِ دِهْلِی۔

یَعْنِیْ "یا" حرفِ ندا "اَدْعُو" اِنشائی کی جگہ استعمال ہوتا ہے اس لئے کہ جملہ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے پس بہتر یہ ہے کہ "دَعَوْتُ" یا "نَادَیْتُ" (بجائے "اَدْعُو" یا "اُنَادِیْ" کے) مُقَدَّر مان لیا جائے کیونکہ افعال انشائیہ میں اَغْلَبْ یہی ہے کہ وہ بلفظ ماضی ہوں۔

---

اَیْ طَلَبًا لَفْظِیًا بِتَلَفُّظِ اٰلَةِ الطَّلَبِ نَحْوُ یَا زَیْدُ اَوْ طَلَبًا تَقْدِیْرِیًّا بِتَقْدِیْرِهَا نَحْوُ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا۔ یعنی یہ طلب لفظ میں ہو جس میں طلب کا آلہ ملفوظ ہو جیسا یَا زَیْدُ اس میں زید کو یا حرف نداء کے ساتھ پکارا گیا۔

یا یہ طلب تقدیری ہو (مان لی گئی ہو) جس میں آلہ طلب ملفوظ نہ ہو پر معنی اس کے مراد ہوں جیسے ارشاد باری تعالیٰ یُوسف ! اس خیال میں نہ رہے ظاہر ہے کہ یہاں "یَا" حرف نداء لفظ میں تو نہیں پر ازروئے معنی کہ مراد ہیں پس تقدیرا "یَا" موجود ہے۔
۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ

مَذْکُورَہ بالا مُفَصَّل و مُبَرہَن بیان سے مندرجہ ذیل اہم غُمُوض و رُمُوز کا اِنْکِشَاف و اِکْتِشَاف ہوتا ہے۔

۱۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں مُشَاہَدَہ رَبّ پر مُکَلَّف ہے اُعْبُدْ رَبَّكَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ۔ اَلْحَدِيْثُ یعنی اپنے رب کی بندگی و عبادت کر اس طرح گویا تو اسے دیکھتا ہے پھر اگر تو اس قابل نہیں کہ اسے دیکھے پس یہ تو ہو کہ وہ تجھے دیکھتا ہے (بہرحال حضورِ قلبی، انقیادِ نفس و طاعتِ بدن نماز میں ضروری ہے)

۲۔ یہ کہ نمازی حالت نماز میں اس بات پر مکلف ہے کہ وہ رب کا مُشَاہَدَہ سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ میں کرے یہ جان کر اور یہ مان کر کہ حقیقۃً مُشَاہَدَہ رَبّ کا مَظْہَرِ اَتَمّ آپ ہی ہیں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

۳۔ یہ کہ نمازی کو حُصُولِ مُشَاہَدَہ رَبّ کے لئے سَرْوَرِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ کی ہی توجہ اور اِمداد کی حاجت ہے جس کے بغیر نہ تو نمازی کی نماز قبول ہو گی نہ ہی اس حجاب کا اِزالہ ہو گا جس کی بناء پر نمازی مشاہدہ رب سے محجوب تھا۔

۴۔ یہ کہ کلماتِ تشہد اِنشائیہ ہیں نہ حِکَایَۃً یہ کلمات حقیقت میں عابد کے عبادات کی پیش کش ہیں۔

۵۔ یہ کہ یہ کلمات بامعانی ہیں بلکہ مِعْرَاجِیَّہ (۱) ہیں، نیز یہ کہ بامعانی کلمات کے

---

۱۔ ان معراجی کلمات کے مقاصد "اَلسُّوَالُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ وَمِائَةٌ" کے تحت اَلْفُتُوحَاتُ الْمَكِّيَّةُ کے صفحہ ۱۲۶ جلد ۲ میں دیکھے۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

تصوّراتُ اُن کے معانیؔ سے مُقدّم ہوا کرتے ہیں۔

٦۔ یہ کہ نمازی سَرورِ دوسَرا علیہِ التّحیّۃُ وَالثّناءُ کو بارگاہ الٰہی میں حاضر و ناظر جان لے۔

٧۔ یہ کہ جب سَرورِ دوسَرا علیہِ التّحیّۃُ وَالثّناءُ کو "یا" نِدا کے ساتھ نماز کی حالت میں اِمْدادْ کے لئے پکارنا، اور اِستِمدادْ کے لئے یاد کرنا جائز بلکہ واجب قرار دیا گیا ہے تو ظاہر بلکہ اَظہَر کہ خارجِ نماز میں اِستِمدادُ وطلبِ اِمدادْ کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو پکارنا کبھی ناجائز نہیں ہوسکتا کیوں کہ جو بھی چیز ہو یا قول و فعل ہو جو خارج نماز میں ناجائز و حرام ہو تو وہ نماز کا رُکْن نہیں بنایا جاسکتا۔

٨۔ یہ کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو خارجِ نماز میں آپ کا اُمّتی "یَانَبِیَّ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ)" کے ساتھ پکار سکتا تو ظاہر ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو آپ کے ہر لقَبْ کے ساتھ یاد کر پکار سکتا ہے جیسے کہے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ، یَا نُوْرَاللّٰہِ، یَا قَاسِمَ الْاَرْزَاقِ وَالْعُلُوْمِ، یَا کَاشِفَ الْغُمُوْمِ وَالْھُمُوْمِ، یا کَاشِفَ الْغُمَّۃِ، یا مُجلِي الظُّلْمَۃِ یا فارقلیط، یاطٰہٰ، یَاسَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ، یاشَافِيْ، وَغَیرُھَا مِنَ الْاَلْقَابِ الْکَرِیْمَۃِ الْجَمِیْلَۃِ السَّادَۃِ۔

٩۔ یہ کہ سَرورِ دوسَرا علیہِ التّحیّۃُ وَالثّناءُ ہر چیز و ہر شخص کی ہر آواز کو سُن لیتے ہیں (١)

---

١۔ جَلِیْلُ الْقَدرِ صَحابی اَبوذر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ سے مَروِی فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَالِہٖ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَرٰي مَالَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ اَطَّتِ السَّمَاءُ وَحَقَّ لَھَا اَنْ تَئِطَّ لَیْسَ فِیْھَا مَوْضِعُ اَرْبَعِ اَصَابِعَ اِلَّا وَ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْھَتَہٗ سَاجِدٌ لِلّٰہِ۔ یَعْنِیْ سَرورِ دوسَرا عَلیہِ التّحیّۃُ وَالثّناءُ نے اِرشاد فرمایا کہ بیشک میں ہر اُس شے کو دیکھتا ہوں ......

خواہ وہ آواز بلند ہو یا پست مشرق کے کسی حصے سے ہو یا مغرب کے کسی بُقْعے
سے آسمان سے یا آسمان و زمین کے درمیانی فِضاء سے بلکہ وہ آواز عرش سے ہو
یا کرسی کی "اَیُّھَاالنَّبِیُّ" نمازی اپنے تشہد میں اَیُّھَاالرَّسُوْلُ یا آپ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَلقابِ شَرِیْفَہ میں سے دوسرے لَقَبْ کے بجائے۔ اَلنَّبِیَّ
اس لئے کہتا ہے کہ نبوت باعتبار معنی و مفہوم کے رِسَالَۃْ سے عام ہے نیز یہ کہ
مَقامِ نُبُوَّتُ ذاتِ نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے مَقامِ رِسَالَتْ سے اَعْلیٰ
اور اَشْرَف ہے۔ ہمارے آقَا و مَوْلیٰ سب سے اَعْلیٰ وَلِی ہیں تو اَعْلیٰ نبی ہیں اور
اَعْلیٰ رَسُوْلُ بھی اور وِلَایَتِ نَبی کا مقام نبی کے لئے مَقَامِ نُبُوَّتْ سے بھی اَعْلیٰ تر
ہے۔ کیونکہ وِلَایتِ نَبی نُبُوَّۃِ نبی کا باطن ہوتی ہے اس مَقَامْ میں نبی کا تعلق حق ہی
حق کے ساتھ رہتا ہے۔ جس میں خلق کا کوئی اِعتبار نہیں اس مرتبہ میں وَلِیّ

---

............. جس کو تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جس کو تم نہیں سنتے (
بطور مثال و تمثیل ایک آواز کا ذکر فرمایا جو ہمیں سنائی نہیں دیتی کہ) آسمان چرچرایا اور
اس کا چرچرانا حق ہے کیونکہ اس میں چہار اُنگُشْت مِقْدَارْ کی اتنی جگہ نہیں جس پر فرشتہ
پیشانی ٹیکے اللہ کے لئے سجدہ نہ کررہا ہو۔ (ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ) مِنْ کُتُبِ
اَلْحَدِیْثِ۔ اَبْوَابُ الزہد صفحہ ۲۳۶ ، بَابُ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَوْتَعْلَمُوْنَ مَاأَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا۔ اَلْحَدِيْثُ، صفحہ ۳۱۹، ابن ماجہ شریف بَابُ الحزن
والبکاء۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ وَھُوَ يَرٰي مَالَا اَرٰي۔ صفحہ ۲۸۷ ، مُسْلِم جِلْدِ دُوَم)

نَبِی ذَاتُ اللہ میں فنا اور عَینُ الجَمع میں مستغرق ہوتا ہے۔ (۱) (اے عَینُ جَمعِ الذَّاتِ)
اسی لئے کہا گیا کہ علم ولایت نبی عبارت ہے توحید ذات و صفات و افعال میں
محو ہو جانے سے پھر نبوّتِ نَبِی رِسالتِ نَبِی سے اَعلیٰ و اَشرف ہوتی ہے کیوں کہ
نبوّتِ نَبِی (۲) وِلایتِ نَبِی کا ظاہر ہوتی ہے اس مَقام میں معانیٔ غَیبِیّہ جیسے مَعاد،

---

۱۔ عَینُ جَمعِ الذَّاتِ، جَمعُ الوَحدَۃِ ہے جس میں نہ تو فُواد باقی رہتا نہ بندہ بلکہ اس مَقام میں بندہ کُل کے کُل فناء ہو جاتا ہے اِصطِلاحِ صُوفیائے صَافِیہ میں اسے عَینُ جَمعِ الذّات کہتے ہیں۔ حَضرتُ الشَّیخُ الاکبر رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ فرماتے ہیں جَمعِ الوَحدَۃِ الَّذِیْ لَا فُؤَادَ فِیْہِ وَلَا عَبْدَ لِفَنَاءِ الْکُلِّ فِیْھَا الْمُسَمّٰی بِاِصْطِلَاحِھِمْ عَیْنُ جَمْعِ الذَّاتِ۔ دیکھو سورہ النجم صفحہ ۲۷۱ جلد ۲ تفسیر الشیخ الاکبر رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنہُ۔ ۱۲ مِنہُ نَصَرَہُ اللہُ تعالیٰ۔

۲۔ قولہ نبوّت نبی وِلایتِ نَبِی کا ظاہر ہوتی ہے۔ جان لیں کہ وِلایت اور نبوّت کے اِجتماع کو جَمعُ الجَمع کہتے ہیں۔ جمع الجمع کا اَوَّلُ الذِّکر پہلو جو وِلایتُ ہے وہ مَقام ہے جس میں ولی کا اَصلاً شعور باقی نہیں رہتا بلکہ اسے اِستِہلاکِ تَمام اور فناءِ تام رہتا ہے۔ اس مَقام کو جَمعُ الوَحدَۃ کہتے ہیں اور عَینُ جَمعِ الذَّات کے نام سے بھی مَشہُور و شہیر ہے۔ جَمعُ الجَمع کا دُوسرا پہلو نبوّت ہے جو وِلایت کا ظاہر ہے، نبی اس مَقام میں حَقِّ واحد کا مشاہدہ کثرتِ خَلق میں کرتے ہیں اور کثرتِ خَلق کا وَحدتِ حَق میں نیز یہ کہ خلق کے ساتھ حق کے اتحاد کا مشاہدہ بھی ان کو حاصل ہے۔ اس طور پر کہ اَکوَان و اَعیَانِ مُمکِنات حَق کے صُوَر و اَسمَاءُ و صِفاتُ و اَفعَالُ رہے ہیں۔ یہی وہ تفرقہ ہے جس کو اِصطِلاحِ صُوفِیّۂ صَافِیّہ میں تفرقہ بَعدَ الجَمع کہتے ہیں۔ یہ تفرقہ جمع کو جَامِع ہے۔ تفرقہ بَعدَ الجَمع کو جَمعُ الوُجُود بھی کہتے ہیں۔ اس کا ایک لقبُ الوَجہُ البَاقِی بھی رہا ہے۔......

بَعْثُ بَعْدَ الْمَوْتْ یا حَشْرُو نَشْر اور مَعَارِفِ اِلٰہِیَّہْ (جیسے صِفَاتُ وَ اَسْمَاءِ الٰہِیَّہْ کی پہچان یا ہر اس چیز کی تعریف جو اَللّٰہُ تَعَالٰی کے شَایَانِ شَانْ ہو جیسے تَمْجِیْدَاتُ وَ تَحْمِیْدَاتُ) سے اَخْبَارْ اور تفاصیلِ صِفَاتُ وَ اَفْعَالِ اِلٰہِیَّہ کا اعتبار رہتا ہے پس نمازی انہیں معانی غیبیہ اور انہیں معارف الٰہیہ کے حصول کی غرض سے اپنی نماز میں سرور دوسرا علیہ التحیۃ والثناء کی توجہ کا طالب ہوتا ہے جس سے ان کمالات پر نمازی کا فائز ہوجانا یقینی ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ کہتا ہے۔ اِنْ کَمَالَاتِ عَالِیَّہْ پر فائز ہوجانا نمازی کے دل کی بات ہے اور نَبِیّ مِنْ حَیْثُ هُوَ نَبِیٌّ مُغَیَّبَاتْ کا عالم ہوتا ہے۔ اس لئے نمازی رسولِ پاک کو اَیُّهَا النَّبِیُّ کے لَقَبْ سے یاد کرتا ہے۔ مُلَّا جَلَالْ مَعَ شَرْحِ اَخُوْنْدْ شَیْخ مطبع نولکشور کے صفحہ ۷ پر ہے کہ شَرْطُ النُّبُوَّةِ اِدِّعَاءُ النُّبُوَّةِ وَاِظْهَارُ الْمُعْجِزَةِ وَقَدْ شُرِطَ مَعَ ذٰلِكَ الْاِطِّلَاعُ مَعَ الْمُغَیَّبَاتِ وَ رُؤْیَةُ الْمَلٰٓئِكَةِ۔ یعنی اِثْبَاتُ وَ ثُبُوْتِ نُبُوَّۃْ کے لئے نبوت کا دعویٰ اور معجزے کا اظہار شرط ہے (تحقق شرط کے بغیر وجود مشروط ممکن نہیں) اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی شرط قرار دیا گیا ہے کہ نبی مُغَیَّبَاتْ پر مطلع ہوں اور فرشتوں کے دیکھنے پر قادر ہوں اسی عقائدِ جلالی (۱) کے صفحہ ۱۱ پر ہے اَلنَّبِیُّ بِمَعْنَی الْمُخْبِرِ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَقَالَ اِنَّ الْخَبَرَ بِمَعْنَی الْاِخْبَارِ

---

...... جَمْعُ الْجَمْعْ کے یہ تینوں اَقْسَامْ اَقْسَامِ مُشَاہَدَہْ ہیں۔ صفحہ ۲۳۶ دَفْتَرِ اَوَّلْ شَرْحِ بَحْرُ الْعُلُوْم لِلْمَثْنَوِی و تَفْسِیْرِ الشَّیْخُ الْاَکْبَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔ (سورہ النجم) مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۱۔ مُلَّا جَلَالْ مَعَ اَخُوْنْدْ شَیْخ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

فَيَكُونُ النَّبِيُّ بِمَعْنَى الْمُخْبِرِ مُتَعَدِّيًا۔ یعنی نبی کے معنی ہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیب کی خبر دینے والے اور فرمایا کہ خبر اِخبَار کے معنی میں (بھی) آتا ہے پس نبی بمعنی مُخْبِر کے (۱) ہیں جو مُتَعَدِّی ہیں۔

اس مقامِ نُبُوَّت میں نبی کو فناء فِی الذَّات ہو جانے کے بعد اَللہ تعالیٰ کی جَنَاب سے وُجُودِ مَوْهُوب مِلتَا ہے۔ جس سے نبی، حق و خلق کے درمیان وَاسِطۂ وُصُول و وَسِیلۂ اِیصَال رہتا ہے نبی سے خلق کا اِتِّصَال رہتا ہے۔ یہی وہ مَقَام ہے جس میں نبی حق تعالیٰ سے فُیُوض و کَمَالاَت حاصل کرتے اور اپنی اُمَّت کے ہر ہر شخص و ہر ہر چیز کو اس کی اِستِعدَاد کے مُطَابِق فُیُوض و کَمَالاَت سے نوازا کرتے ہیں۔ پس نمازی تَنْوِیر و تَبْرِیقِ اِستِعدَاد اور حُصُولِ کَمَالاَت کی خاطر رسولِ پاک کو اَیُّهَا النَّبِیُّ کہہ کر پکارتا ہے، اور ایک مَقَام مَقَامِ رِسَالَت نبی ہے جس میں اَوضَاعِ اَحکَام اور اَحکَام (۲) کا اِعتِبَار رہتا ہے کیونکہ رسالت نِبی تنبیہہِ عظیم ہے اَوضَاعِ اَحکَام اور تَقنِینِ قَوَانِین پر۔ پس رِسَالَت کا تعلق، جس کی بِناء نُبُوَّت و وِلاَیَتِ نبی ہے اَحوَال و اَحکَامِ مُکَلَّفِین سے رہتا ہے۔ حاصل یہ کہ وَلِیِّ نبی وہ پَاک و مَقبُول شخص ہے جو ذَاتُ اللہ میں فَانی اور عَینُ الجَمع میں مُستَغرَق ہو۔

اور نبیِّ وَلِی وہ پَاک و مَقبُول ہستی ہے جو مَقَامِ وِلاَیَت میں فناء ہوجانے کے بعد وَاصِلُ اِلَی اللہِ ہے۔ پھر اسے اَللہ تعالیٰ کی جانب سے وُجُودِ مَوْهُوب عطا ہو بَاقِی بِاللہ ہو کر اِستِقَامَت و تَمکِین کے مَقَام پر اُسے جَمَاؤ حاصل ہو کر حق کے ساتھ مُتَحَقِّق ہو حَق کا

---

۱۔ خَبَر دِینے والا ۱۲ مِنہٗ

۲۔ جیسے حَلَال و حَرَام وَغَیرہ۔ مِنہٗ نَصَرَہُ اللہ تعالیٰ

عارف ہو حق تعالیٰ کی ذاتُ وُ صِفاتُ وُ افعال سے باخبر اور احکام پر مطلع ہو حق تعالیٰ کی جانب سے مَبْعُوث، حق کی جانب دَاعِی ہو نَذِیْرُ وُ بَشِیْر ہو سِرَاجِ مُنِیْر ہو نَبِیّ وَلِی اگر خود رسول نہیں تو اس کی دعوت اس رسول کی شریعت پر مَبْنِیْ ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں اور اگر خود رسول بھی ہیں تو ان کی دعوت اپنی شریعت کے مطابق ہوتی ہے تو شریعت کی تشریع خود ہی کرتے تو احکام کا وضع بھی خود ہی کرتے ہیں ان کی تشریعُ وُ وضعِ اَحکام، اَللّٰہُ تعالیٰ کی ہی مَرْضِیْ پر مَبْنِیْ ہوتی ہے۔ بَشَارَتْ دینا، اَللّٰہُ تعالیٰ کی نافرمانی سے ڈرانا نیز اظہار معجزات ان کا فرضِ منصبی ہوتا ہے۔

اَنْبِیَاءِ بنی اسرائیل سب کے سب حضرت مُوسٰی عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دِیْنُ وُ مِلَّتُ کے عین مطابق دعوت دیتے رہے ان میں سے کسی بھی نبی نے عَلَیحدہ ملت یا الگ شریعت کو وضع نہیں کیا ان میں اگر کوئی نبی صاحبِ کتاب (۱) بھی تھا تاہم اس میں احکام و شرائع نہیں تھے بلکہ اس کتاب میں حَقَائِق، مَعَارِفْ یا مَوَاعِظْ وُ نَصَائِحْ تھے ہمارے آقا و مَوْلٰی سَیِّدُالوَرٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے دَعْوَتْ وُ تَبْلِیْغِ شَرِیْعَتِ مُصْطَفَوِیَّہ کا یہ وَظِیْفَہ عَلِیَّہ وُ عُلْیَاءُ اور یہ مَنْصَبِ عَالِی اپنی اُمَّتِ خَاصَّہ کے عُلَمَاءُ کو عطا فرمایا۔ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ (۲) میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں اس منصبِ عالی کا تَقَاضٰی ہے کہ عُلَمَاءُ عَامِلِیْنَ ہوں عُرَفَاءُ ہوں مُتَمَکِّنِیْنَ ہوں

---

۱۔ جیسے سَیِّدُنَا دَاوٗدُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ جن پر زَبُوْر شریف نازل ہوئی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ۔

۲۔ وَھُمُ الْمُحَدِّثُوْنَ الَّذِیْنَ یَرْوُوْنَ الْاَحَادِیْثَ بِالْاَسَانِیْدِ الْمُتَّصِلَۃِ بِالرَّسُوْلِ عَلَیْہِ السَّلَامُ صفحہ ۵۰ جلد ۳ فتوحات شریفہ و بخاری شریف کِتَابُ العلم صفحہ ۱۶ و ابوداود کِتَابُ العِلْمِ صفحہ ۳۱۵ و ابن ماجہ وَ الدَّارمی و مسند احمد بن حنبل۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ وَ نَصَرَہٗ۔

شَرِیْعَتِ مُصْطَفَوِیَّہ پر اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے ہوں خیر کی جَانِبْ دَعْوَتْ دینے والے ہوں مَعْرُوْفْ (۱) وُ مُنْکَرْ (۲) کے جاننے والے ہوں کیونکہ عُلَمَآءْ کا اَنْبِیَاءْ کے ساتھ یہی وجہ شُبْہ ہے ورنہ دَرَجَاتْ وُ مَرَاتِبْ میں عَالِمِ غیر نبی کی پہنچ و رسائی اَنْبِیَآءْ کے پایہ تک ممکن نہیں چہ جائیکہ مراتب میں ان کی برابری۔ تفصیل فَوْقُ الذِکر سے یہ روشن ہوا کہ وَلِیِّ نَبِی اور رَسُوْلِ نبی کے درمیان نُبُوَّۃْ کا مقام بَرْزَخْ ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ:

مَقَامُ النُّبُوَّۃِ فِيْ بَرْزَخٍ

دُوْنَ الْوَلِيِّ وَ فَوْقَ الرَّسُوْلِ

یعنی نبوت کا مَقَامْ ایک ایسے برزخ میں ہے جو وَلِی سے کم اور رَسُوْلْ سے بالاتر ہے۔

**وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ**

اور آپ پر اَللّٰہُ تَعَالٰی کی خَاصُ الْخَاصْ رحمت ہو اور اس میں مَزِیْدْ اِضَافَہ ہوتا رہے۔ جب نمازی اس مشاہدہ نبی سے فارغ ہوا تو اب وہ اپنے آپ کو اس بات کا مُسْتَحِقْ پاتا ہے کہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ (اب ہم اس قابل ہوگئے کہ کہیں ہم پر سلام رہے اور اللہ تعالیٰ کے صالحین پر سلام (۳) رہے۔

---

۱۔ معروف ہر وہ اَمْرِ وَاجِبْ یا مَنْدُوْبْ فِی الدِّیْنْ ہے جس کے ساتھ مُؤمِن کو اَللّٰہُ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوجاتا ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ ہر وہ امرِ حرام و مکروہ جس کے کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے قرب سے محروم ہو جاتا ہے جس کا کرنے والا گنہ گار ٹھہرایا جاتا ہے جس کا مرتکب بُرا سمجھا جاتا ہے وہ منکر کہلاتا ہے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۳۔ سَلَامْ کے معنی آئندہ صفحات میں سَیِّدِنَا اَلشَّیْخُ الْاَکْبَرْ مُحْیُ الدِّیْنِ ابْنُ عَرَبِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے کلمات میں واضح ہو جائیں گے اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

صَالِحِیْن جمع ہے صالح کی جس کے معنی ہیں وہ مسلمان جو حُقُوقُ اللّٰہِ اور حُقُوقُ الْعِبَادْ کو صحیح طور پر بغیر کسی نقص و کمی کے انجام دے رہا ہو۔ صالحین وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بشری فناء کے بعد وجود موہوب، وجود حقانی کے ساتھ نواز دیئے ہیں مُسْتَقِیم فِي الدِّیْن ہیں عالم کی اصلاح، اس کے ضَبطِ نِظام اور اس کی تدبیر کی اَنْجَامْ دہی میں مَصْرُوف کار رہتے ہیں سَیِّدُنَا مُحْیِ الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِیُ الطَّائِیُ الشَّیْخُ الاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْہُ آیۃ کریمہ: کُلٌّ مِّنَ الصَّالِحِیْنَ کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اَلَّذِیْنَ یَقُوْمُوْنَ بِصَلَاحِ الْعَالَمِ وَضَبْطِ نِظَامِهٖ وَتَدْبِیْرِهٖ لِاِسْتِقَامَتِهِمْ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ الْحَقَّانِیِّ بَعْدَ فَنَاءِ الْوُجُوْدِ الْبَشَرِیِّ۔ دیکھو جلد ۱، صفحہ ۲۱۲ سورۃ الانعام و جلد ۱، صفحہ ۲۵۰ یعنی وہ جو اِصْلَاحِ عَالَم اور اس کے ضبطِ نِظَام اور اس کی تَدْبِیْر کو اَنْجَامْ دے رہے ہیں اس لئے کہ وہ بعد اس کے کہ بَشَرِیْ وُجُوْد سے فنا ہو چکے بخشے ہوئے حَقَّانِیْ وُجُوْد کے ساتھ استقامت والے ہیں۔

اب یہ مِسْکِیْن اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُاللّٰہ خَانُ بْنُ الْمَرْحُوْم خُوْش دِلْ خَان الْخَرُوْتِیُّ السَّرُوْضَوِیُّ بالا مَذْکُوْرَہ تمام مسائلِ حَقَّہ اور عَقَائِدِ رَاسِخَہ کو صُوْفِیَائے صَافِیَہ اور رسیدہ عُلَمَاءِ اَعْلَام کے اِلْہَامِیْ عِبَارَاتْ کے تاکیدات و تَائِیْدَاتْ میں پیش کر رہا ہے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ

سَیِّدُنَا الشَّیْخُ عَبْدُالْحَقِّ الْمُحَدِّثُ الدِّہْلَوِیّ رَحِمَہُ اللّٰہُ الْبَارِیُ الْقَوِیُّ، لکھتے ہیں۔ و بعضی از عُرَفَاءُ گفتہ اند کہ این خِطَابِ (اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ) بجہت سِرَیَانِ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہْ است در ذَرَائِرِ مُوجُوْدَاتْ و اَفْرَادِ مُمْکِنَاتْ پس آنحضرت در ذَوَاتِ مُصَلِّیَانْ مَوْجُوْدْ وُ حَاضِرْ است پس مُصَلِّیِ باید کہ ازین مَعْنِیِ آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نَبُوْدْتا بَاَنْوَارِ قُرْبْ وُ اَسْرَارِ معرفت مُتَنَوَّرْ وُ فَائِضْ گردد۔ دیکھو صفحہ ۳۵۷ جلد ۱ اَشِعَّۃُ اللَّمْعَاتْ شَرْح فارسی مِشْکٰوۃ، کِتَابُ

الصَّلٰوۃِ بَابُ التَّشَہُّدِ کی فَصْلِ اَوَّل۔

یعنی بعض عارفین نے فرمادیا ہے کہ (بِالْمُشَافَھَۃ) یہ خطاب رَسُول پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کو اس لئے ہے کہ حَقِیْقَتِ مُحَمَّدِیَّہ موجُودَات کے تَمَام ذَرَّات اور مُمکنَات کے تَمَام اَفرَاد میں مَوجُود اور ساری ہے پس وہ حَضرَت (۱) تَمَام نمازیوں (۲) کے ذوات میں موجود و حاضر ہیں۔ پس نمازی کو چاہیئے کہ وہ اس معنی (۳) سے باخبر رہے اور اس حضور و شہود سے غافل نہ رہے تاکہ وہ قرب اور معرفت کے اسرار سے متنور اور فیضیاب ہوجائے۔

حَضرَتِ شَیخ کے مَذکُورَہ بَالَا کَلِمَاتِ قُدسِیَّہ نے یہ رَاسِخَہ عَقِیدَہ دیا کہ حَقِیقَتِ مُحَمَّدِیَّہ ہرجا شَاہِدُ وَ مَشہُود ہے اور آنحَضرَت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی حَقِیقَت نَمَازِی کی ذات میں بھی حاضر و موجود ہیں فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی اَنَّ تِلْکُمُ الْعَقِیْدَۃَ الرَّاسِخَۃَ ھِیَ عَقِیْدَتُنَا وَنَحْنُ عَلٰی تِلْکُمُ الْعَقِیْدَۃِ الرَّاسِخَۃِ لَقَائِمُوْنَ۔ عَلَّامَہ بَدرُالدِّیْنِ عَینِی رَحمَہُ اللّٰہُ الْبَارِی نے شَرحُ الصَّحِیحِ الْبُخَارِی میں فرمایا۔

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُّقَالَ عَلٰی طَرِیْقَۃِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اَنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ (۴) اُذِنَ لَھُمْ بِالدُّخُوْلِ فِیْ حَرَمِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ

---

۱۔ جَانِ دوجہان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۲۔ جَمع جب جَمع کی جَانِب مُضَاف ہوجائے تو اِستِغرَاق کا اِفَادَہ کرتی ہے اسی لئے تَرجَمَہ میں کَلِمَہ "تَمَام" اِضَافَہ کردیا گیا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

۳۔ یَعْنِی حُضُور کی اس شُہُود و حُضُور سے۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

۴۔ اَیْ بِالْعِبَادَاتِ الْقَوْلِیَّۃِ وَالْفِعْلِیَّۃِ وَالْمَالِیَّۃِ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

فَقَرَّتْ اَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّهُوْا عَلٰى اَنَّ ذٰلِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَاِذَا الْتَفَتُوْا فَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ فَاَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ دیکھو صفحہ ۱۷۰ جلد ۳ عمدۃ القاری شرح الصحیح البخاری المطبوعۃ بمصر یعنی اہل معرفت کے طریقہ پر کہا جاسکتا ہے کہ نمازیوں نے (۱) جب عَالَمِ مَلَکُوْتْ کا دروازہ کھلوانا چاہا تو انھیں اَللّٰہُ تَعَالٰی حَیّ لَایَمُوْتْ (۲) کے حَرَمِ سَرَائے میں بَاجَازَتْ دَاخِلہ مل گیا پس ان کی آنکھیں ان، مُنَاجَات سے ٹھنڈی ہو گئیں پس نمازیوں کو مُتَنَبِّہ کردیا گیا کہ وہ نِعْمَتِ عُظْمٰی انھیں نَبِیُّ الرَّحْمَۃ کے وَسِیْلَۂ جَلِیْلَہ سے ملی اور انھیں، یہ نعمت عظمٰی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی صَحِیْح پیروی کی برکت سے ملی ہے تو اب جب نمازیوں نے دیکھا تو دیکھ لیا کہ حَبِیْبْ حَبِیْبْ کے حرم خاص میں حاضر ہیں، پس نمازی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کی حضور میں مُتَوَجِّہ ہو کر عرض کرنے لگے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

یعنی اے غَیْبْ کی خبر دینے والے آپ پر ہر طرح کا سَلَامْ ہے آپ ہم سے اَمْن میں ہیں ہم آپ کے کِرْدَار پر کوئی اِعْتِرَاضْ نہیں کرتے، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ کے اَخْلَاقِ کَرِیْمَہ، اَفْعَالِ حَسَنَہ اور اِرَادَاتِ پاکیزہ کو عَیْبْ وَ نَقْص سے پاکتر سمجھتے ہیں، ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسُلَّمَ کے اَوَامِرْ وَ نَوَاہِیْ کو رہنما و رہبر اصول دین و ایمان جانتے اور مانتے ہیں۔

---

۱۔ قولی، فعلی اور مالی عبادات کے ذریعہ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔
۲۔ جو زندہ ہے جس پر موت طاری نہیں ہو سکتی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ پر اللّٰہُ تَعَالٰی کی خاص رحمت ہے اس میں ہمیشہ اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔

اس عبارتِ قدسیہ نے بھی وہی زندہ پائندہ راسخ عقیدہ دیا ہے کہ جہاں اللہ تعالیٰ کی حضور ہے وہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ حاضر ہیں۔

اِمَامْ عَبْدُالْوَہَّابْ شَعْرَانِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنی کِتَابِ مُسْتَطَابْ مِیْزَانُ الشَّرِیْعَۃِ الْکُبْرٰی مَطْبُوْعَہ مِصْر کی جِلْدِ اَوَّل صفحہ ۱۵۴ میں فرماتے ہیں۔

وَسَمِعْتُ سَیِّدِیْ عَلِیًّاالْخَوَّاص رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّیَّ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَھُّدِ لِیُنَبِّہَ الْغَافِلِیْنَ، فِیْ جُلُوْسِھِمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی شُھُوْدِ نَبِیِّھِمْ (۱) فِیْ تِلْکَ الْحَضْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَایُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَبَدًا فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَھَۃً۔ یعنی میں نے اپنے آقا علی الخواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کو فرماتے سنا کہ اَللّٰہُ تعالیٰ نے نمازی کو تشہد کی حالت میں سَیِّدُالْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر صلوٰۃ وسلام کہنے کا حکم صِرف اور صِرف اس لئے دیا ہے تاکہ اُن نمازیوں کو جو تَشَہُّد میں اَللّٰہُ تعالیٰ کے سامنے غافل بیٹھے ہیں تنبیہ ہو اس بات کی کہ ان کے نبی اللہ تعالیٰ کی حضور حاضر و ناظر ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰہُ تَعَالٰی کی حُضُور سے کبھی جُدا نہیں رہتے پس نمازی، آقا و مولیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے بِالْمُشَافَہَۃ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

---

۱۔ مُفرداتِ راغِب میں ہے اَلشُّھُوْدُ وَالشَّھَادَۃُ اَلْحُضُوْرُ مَعَ الْمُشَاھَدَۃِ اِمَّا بِالْبَصَرِ اَوْبِالْبَصِیْرَۃِ۔ یعنی شہود اور شہادۃ کے معنی ہیں حاضر ہونا جس کے ساتھ مشاہدہ سَر کی آنکھوں کے ساتھ ہو خواہ دِل کی۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

پر سلام پیش کرنے کے خطاب کریں گے۔

الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۵ جلد ۲ میں ہے۔ فَإِنْ قُلْتَ فَمَا الْحِكْمَةُ فِي سَلَامِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَي النَّبِيِّ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ اَنَّهٗ اٰمِنٌ مِنْهُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا هُوَ اَمَانٌ۔ فَالْجَوَابُ كَمَا قَالَهُ الشَّيْخُ فِي الْبَابِ الثَّالِثِ وَالسَّبْعِيْنَ اَنَّ الْحِكْمَةَ فِي ذٰلِكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هُوَ اَنَّ مَقَامَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يُعْطِي الْاِعْتِرَاضَ عَلَيْهِمْ وَلَوْ بِالْبَاطِنِ لِاَمْرِهِمِ النَّاسَ بِمَا يُخَالِفُ اَهْوَاءَهُمْ كَمَا اَنَّ مَقَامَهُمْ يُعْطِي التَّسْلِيْمَ لَهُمْ اَيْضًا فَلِذٰلِكَ شَرَعَ لَنَا اَنْ نُسَلِّمَ عَلي نَبِيِّنَا صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّا نَقُوْلُ لَهٗ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي اَمَانٍ مِنَّا اَنْ نَعْتَرِضَ عَلَيْكَ فِي شَيْءٍ اَمَرْتَنَا بِهٖ اَوْ نَهَيْتَنَا عَنْهُ۔ اِنْتَهٰي۔

یعنی اگر تو نے کہا (سوال کرکے) کہ پس کیا حکمت ہے سلام کہنے میں، ایمان والوں کے، سَرکارِ دُوسَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ پر نماز کے اندر اس سے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّمَ اس سے امن میں ہیں کیونکہ سَلَام اَمن ہی ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے جیسا کہ حَضرتُ سَیِّدُنَا الشَّیخُ الاَکبَرُ مُحیُ الدِّینِ بنُ عَرَبِی مُحَمَّدُ بنُ عَلِی الطَّائِیُّ الاَندُلُسِیُّ الاَنصَارِیُّ، رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ نے اپنی کتاب مُستَطَاب فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہ کے تہتّرویں بَاب میں فرمایا ہے کہ بے شک اس میں حکمت ایمان والوں کے لئے یہ رہی ہے کہ بِلَا رَیب وَارتِیَاب اَنبِیَاءِ کِرَام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا مَقَام مُؤمِنِین کے لئے ان پر اِعتِرَاض پیدا کردیتا ہے گو وہ اعتراض ضِمناً ہو اس کا سبب یہ کہ وہ لوگوں کو ان کے خواہشات کے خلاف حکم دیتے ہیں ایسا ہی جیسا کہ ان کے مقام انہیں (۱) مَقَامِ تَسلِیم بھی عَطا (۲)

---

۱۔ ایمانوں والوں کو۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

۲۔ کہ وہ انہیں اور ان کے اوامر و نواہی کو حق جانتے اور مانتے ہیں اور حق قابل اعراض و اعتراض نہیں ہوتا۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ

فرمادیتا ہے تو اسی لئے ہمارے لئے یہ شریعت بنا کہ ہم اپنے پاک نبی پر سلام بھیجیں گویا ہم آپ کی جنابؑ میں عرض کرتے ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہی تو ہیں اے اَللہ کے رَسُوْلُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ہم سے اَمْن میں اس بات سے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم) پر کسی قسم کا اعتراض کریں ہر اس چیز میں جس کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں حکم دیا ہو کرنے کا اور یا آپ نے ہمیں کسی چیز یا کام سے روک دیا ہو۔

خلاصہ اس پاکیزہ عبارت کا یہ رہا کہ ☆سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہر عَیْبُ وَنَقص سے مُبَرَّا ہیں اور ہم اسی پاکیزہ عَقِیْدَت کے اِظہار پر مَامُوْرُ وَ مَعْمُوْر ہیں اور رہیں گے۔ اِنْشَاءَ اللہُ تَعَالٰی☆

حَضْرَتِ خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ ابْنُ عَرَبِی شیخ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آیہ کَرِیْمَہ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللہِ (۶۴ اَلنِّسَاء) کی تفسیر فرماتے ہوئے رَسُوْلُ وَنبی میں فرق یوں فرماتے ہیں۔

اَلْفَرْقُ بَیْنَ الرَّسُوْلِ وَالنَّبِیِّ ھُوَ اَنَّ الرِّسَالَۃَ بِاِعْتِبَارِ تَبْلِیْغِ الْاَحْکَامِ یَاۤاَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ (آیہ ۶۷ اَلْمَائِدَۃ) وَالنُّبُوَّۃَ بِاِعْتِبَارِ الْاِخْبَارِ عَنِ الْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ الَّتِیْ تَتَعَلَّقُ بِتَفَاصِیْلِ الصِّفَاتِ وَالْاَفْعَالِ فَاِنَّ النُّبُوَّۃَ ظَاہِرُ الْوِلَایَۃِ الَّتِیْ ھِیَ الْاِسْتِغْرَاقُ فِیْ عَیْنِ الْجَمْعِ وَالْفَنَاءُ فِی الذَّاتِ فَعِلْمُھَا عِلْمُ تَوْحِیْدِ الذَّاتِ وَمَحْوُ الْاَفْعَالِ وَالصِّفَاتِ فَکُلُّ رَسُوْلٍ نَبِیٌّ وَکُلُّ نَبِیٍّ وَلِیٌّ وَلَیْسَ کُلُّ وَلِیٍّ نَبِیًّا وَلَا کُلُّ نَبِیٍّ مُرْسَلًا وَاِنْ کَانَتْ رُتْبَۃُ الْوِلَایَۃِ اَشْرَفَ مِنَ النُّبُوَّۃِ وَالنُّبُوَّۃِ مِنَ الرِّسَالَۃِ کَمَا قِیْلَ۔ مَقَامُ النُّبُوَّۃِ فِیْ بَرْزَخٍ، دُوْنَ الْوَلِیِّ وَفَوْقَ الرَّسُوْلِ۔ دیکھو صفحہ ۱۵۳ تفسیر الشیخ مُحی الدِّیْنِ بْنُ عَرَبِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا الْجُزْءُ الْاَوَّلُ۔

یعنی رسول و نبی میں فرق یہ ہے کہ رسالت میں تبلیغ اَحکام کا اِعتبار رہتا ہے (جیسے اللہ تعالیٰ کا قول) اے رسول پہنچادے اور نبوۃ میں معارف و حقائق سے اِخبار کا اعتبار رہتا ہے وہی جن کا تعلق صِفات و اَفعال کے تفاصیل سے ہو اور وہ یوں ہے کہ نبوۃ، ولایت کے ظاہر کو کہتے ہیں وِلایت عَیْنُ الْجَمْعِ میں اِسْتِغْرَاق اور فَنَافِی الذَّات کا نام ہے پس ولایت کا علم توحید ذات اور افعال و صفات میں محو ہو جانے کا ہی علم ہوتا ہے پس جیسا کہ ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا ولی ہونا ضروری ہے (۱)۔ پر اس کا عکس نہیں یعنی نہ تو ہر ولی کا نبی ہونا ضروری ہے نہ ہی ہر نبی کا رسول ہونا ضروری ہے اگرچہ رتبہ ولایتِ نبی نبوتِ نبی سے اشرف ہے اور نبوت رسالت سے اشرف جیسا کہ کہا گیا ہے۔

مَقامِ نبوت ایک برزخ میں ہے جو ولی سے نیچے اور رسول سے اوپر ہے۔ نیز حضرت سَیِّدُنَا محی الدِّینِ بنْ عَرَبی رَضِی اللہُ تعالیٰ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا نے سُوْرَہ مَرْیَم کی آیت ۵۱ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مُوْسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا (۲) کی تفسیر میں فرمایا

---

۱۔ اس تقدیر پر رسول نبی سے خاص اور نبی عام ہے پھر نبی ولی سے خاص اور ولی کا مفہوم عام رہا ہے پس نبی و رسول میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے اور نبی و ولی میں بھی عموم و خصوص کی نسبت رہی ہے کہ ولی کا مفہوم نبی و رسول دونوں سے عام ہے اور نبی رسول سے عام پس رسول مُصْطَلَحْ کا مفہوم خَاصُّ الْخَاصِ رہا ہے، ولی ہولے پھر نبی ہو گا کہ ولایت کے بغیر نبوت ممکن نہیں نبی ہولے تو رسول مصطلح ہو گا کہ نبوت کے بغیر رسالت مُصْطَلَحَہ مُحَال۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

۲۔ اور کتاب موسیٰ کا ذکر کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبر بتانے والا۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالیٰ

مَقَامُ الرِّسَالَةِ دُوْنَ مَقَامِ النُّبُوَّةِ لِكَوْنِهَا مُبَيِّنَةً لِلْاَحْكَامِ كَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُنَبِّهَةً عَلَي الْاَوْضَاعِ كَالصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ فَهِيَ مُتَعَلِّقَةٌ بِبَيَانِ اَحْكَامِ الْمُكَلَّفِيْنَ وَاَمَّا النُّبُوَّةُ فَهِيَ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِنْبَاءِ عَنِ الْمَعَانِي الْغَيْبِيَّةِ كَاَحْوَالِ الْمَعَادِ وَالْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ وَالْمَعَارِفِ الْاِلٰهِيَّةِ كَتَعْرِيْفِ الصِّفَاتِ وَالْاَسْمَاءِ وَمَايَلِيْقُ بِاللّٰهِ مِنَ التَّحْمِيْدَاتِ وَالتَّمْجِيْدَاتِ وَالْوِلَايَةُ فَوْقَهُمَا جَمِيْعاً لِكَوْنِهَا عِبَارَةً عَنِ الْفَنَاءِ فِي ذَاتِ اللّٰهِ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ الْخَلْقِ فَهِيَ اَشْرَفُ الْمَقَامَاتِ لِكَوْنِهَا تَتَقَدَّمُ عَلَيْهِمَا لِاَنَّهَا مَالَمْ تَحْصُلْ اَوَّلاً لَمْ تُمْكِنِ النُّبُوَّةُ وَلَا الرِّسَالَةُ لِكَوْنِهَا مُقَوِّمَةً اِيَّاهُمَا وَلِهٰذَا قُدِّمَ كَوْنُهٗ مُخْلَصاً فِي الْقُرْاٰنِ بِالْفَتْحِ وَاُخِّرَتِ النُّبُوَّةُ عَنِ الرِّسَالَةِ لِكَوْنِهَا اَشْرَفَ وَاَدَلَّ عَلَي الْمَدْحِ وَالتَّعْظِيْمِ مِنْهَا وَلَمْ يُؤَخِّرِ الْوِلَايَةَ عَنْهُمَا بِاِعْتِبَارِ الشَّرَفِ لِاَنَّهَا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لٰكِنَّهَا بَاطِنَةٌ لَايَعْرِفُ شَرَفَهَا وَفَضْلَهَا اِلَّا الْاَفْرَادُ مِنَ الْعُرَفَاءِ الْمُحَقِّقِيْنَ الْمَخْصُوْصِيْنَ بِدِقَّةِ النَّظَرِ دُوْنَ غَيْرِهِمْ فَلَايُفِيْدُ الْمَدْحَ وَالتَّعْظِيْمَ وَلَا الْاِقْتِصَارَ عَلَيْهَا بِقَوْلِهٖ مُخْلَصًا وَاِنْ كَانَتْ اَشْرَفَ لِاَنَّهَا قَدْ تُوْجَدُ بِدُوْنِهَا بِخِلَافِ الْعَكْسِ فَلَا يُحْسِنُ وَصْفُهٗ اِلَّا عَلَي هٰذَا التَّرْتِيْبِ۔ دیکھو صفحہ ۸ جلد ۲۔

یعنی رِسالتؔ کا مَقام مَقامِ نبوت سے کم ہے کیونکہ اس مَقام میں رَسُولؔ اَحکام کی تبیین کرتے جیسے حلال و حرام کی، اوضاع احکام کی خبر دیتے ہیں جیسے نماز و روزہ کی پس رِسالتؔ کا تعلق احکامِ مکلفین کے بیان سے ہے۔

رہی نبوت تو اس مَقامؔ میں مَعانیٔ غیبیّہ کی تَعبیر ہوتی جیسے مَعادؔ بَعثؔ (۱)، نَشراور مَعارِفِ الہٰیّہ جیسے اَسماءؔ وصِفاتؔ یا جو اَللہُ تعالیٰ کے شایانِ شانؔ ہو تَحمیداتؔ و تَمجیداتؔ (۲)

---

۱۔ مرنے کے بعد زندہ ہو کر اٹھنا۔ مِنہٗ نَصرَہُ اللہُ تَعالیٰ ۲۔ تَحمِیدَاتؔ جمع ہے تَحمِیدؔ کی جس کے معنی ہیں اللہ تعالی کا سراہنا تمجیدات کی مفرد ہے تمجید بزرگی بیان کرنا۔ ۱۲ مِنہٗ

کی پہچان۔ اور وِلَایَتْ ان دونوں (۱) سے بالاتر ہے اس لئے کہ (۲) یہ اَللّٰہُ تَعَالٰی کی ذات میں فنا ہوجانے کی صفت ہے اس میں خَلْقْ کا کوئی اِعْتِبَارْ نہیں پس وہ مَقَامْ سب سے اشرف ہے کہ وہ نُبُوَّتْ ورِسَالَتْ، دونوں سے مُقَدَّمْ ہوا کرتی ہے جب تک وِلَایَتْ نہ ہولے نہ تو نُبُوَّتْ کا اِمْکان ہے نہ ہی رِسَالَتْ کا، کہ وِلَایَتْ رِسَالَتْ وَنُبُوَّتْ دونوں کے لئے مُقَوِّمْ ہے (۳) اسی شرف کی بناء پر "مُخْلَصًا" کو قرآن پاک نے دونوں سے مُقَدَّمْ ذِکْر کیا اور نُبُوَّتْ کو رِسَالَتْ سے آخر میں ذِکْر کیا (اس تاخیرِ ذکر میں بھی اس کے شَرَفْ کا لحاظ ہے) کہ نُبُوَّتْ رِسَالَتْ سے اَشْرَفْ ہے پس مَدْحْ وَتعظیم پر زیادہ اَدَلّ (۴) ہے لیکن وِلَایَتْ کو باوجودِ اشرفیت کے آخر میں ذکر نہ کیا وہ اس لئے کہ وِلَایَتْ اَمْرِ بَاطِنْ ہے اس کے شرف و فضیلت صرف عُرَفَا مُحَقِّقِین کے خَاصْ خَاصْ اَفْرَادْ جانتے ہیں جو دِقَّتِ نَظَرْ کے ساتھ مخصوص ہیں پس "مُخْلَصًا" بظاہر مَدْحْ وَتعظیم کا اِفَادَہ نہیں کرتی جیسا کہ نُبُوَّتْ کرتی ہے۔ نیز آیت کریمہ میں صرف "مُخْلَصًا" کے ذِکْر پر اِکْتِفَا نہیں کیا اگرچہ وہ نُبُوَّتْ وَرِسَالَتْ دونوں سے اَشْرَفْ ہے۔ عَدَمِ اِکْتِفَا کی وجہ یہ ہے کہ وِلَایَتْ نُبُوَّتْ وَرِسَالَتْ کے بغیر بھی پائی جاتی ہے بخلاف عکس (۵) کے کہ نُبُوَّتْ وَرِسَالَتْ کا وِلَایَتْ کے بغیر پایا جانا، ناممکن و مُحَالْ ہے۔ پس ترتیبِ مَذْکُور و مَزْبُور کے ساتھ اس کا وَصْفْ وَبَیَانْ بہتر رہا۔ تفسیر الشیخ الاکبر اَلْمُجَلَّد الثَّانِی صفحہ ۸۔ نیز خَاتَمْ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ اپنی تَفْسِیرِ مُنِیر کے جُزْءِ دُوُمْ میں نبی اور رسول کا فرق یوں وَاضِحْ فرماتے ہیں۔

---

(۱) یعنی رِسَالَتْ وَنُبُوَّتْ۔ مِنْہُ (۲) وِلَایَتِ نَبِی۔ مِنْہُ (۳) قَوْلُہٗ مُقَوِّمْ ہے حُصُولِ این نِعْمَتِ عُظْمٰی (وِلَایَتِ خَاصَّۂِ مُحَمَّدِیَّہ) موقوف است بر کمالِ اِتِّبَاعِ شَرِیْعَتِ اُوْ عَلَیْہِ مِنَ الصَّلَوَاتِ اَتَمُّھَا وَمِنَ التَّحِیَّاتِ اَکْمَلُھَا۔ چہ شریعتِ ہر نَبِی عَلَیْہِمُ الصَّلَوَاتُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ کہ از راہِ نُبُوَّتْ بَرْوَیْ عطا فرمودند مناسبِ وِلَایتِ اوست چہ در وِلَایَتْ رو بَحَقّ است سُبْحَانَہٗ بِالْکُلِّیَّۃِ و چون بہ نبوت فرودے آرند ہَمَانْ نور فرودے آید و ہمان کمال را با توجہِ خلق جمع می کند و سببِ حصولِ کمالاتِ مقامِ نُبُوَّتْ ہم ہَمَانْ نور است و لہذا گفتہ اند "وِلَایَتِ نَبِی اَفْضَلْ اَسْتْ اَزْ نُبُوَّتِ اُوْ" پس لَاجَرَمْ شریعتِ ہر پیغمبر مناسبِ ولایتِ او باشد و اِتِّبَاعِ آن شریعت مستلزم وصول است بآن ولایت۔ صفحہ ۱۶۱ مکتوب ہفتاد و ہفتم دَفْتَرِ اَوَّلْ مَکْتُوْبَاتِ اِمَامِ رَبَّانِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۱۲ (۴) اس میں مَدْحِ رَسُوْلْ ہے یعنی وہ اور اَیْسَا رَسُوْلْ کہ نبی تھے۔ مِنْہُ (۵) یعنی اس کے برخلاف۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

اَلْفَرْقُ بَيْنَ النَّبِيِّ وَالرَّسُوْلِ اَنَّ النَّبِيَّ هُوَالْوَاصِلُ بِالْفَنَاءِ فِي مَقَامِ الْوِلَايَةِ الرَّاجِعُ بِالْوُجُوْدِ الْمَوْهُوْبِ اِلَي مَقَامِ الْاِسْتِقَامَةِ مُتَحَقِّقًا بِالْحَقِّ عَارِفًا بِهٖ مُتَنَبِّاءً عَنْهُ وَعَنْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَ اَفْعَالِهٖ وَاَحْكَامِهٖ بِاَمْرِهٖ مَبْعُوْثًا لِلدَّعْوَةِ اِلَيْهِ عَلٰي شَرِيْعَةِ الْمُرْسَلِ الَّذِيْ تَقَدَّمَهٗ غَيْرَ مُشَرِّعٍ لِشَرِيْعَةٍ وَلَا وَاضِعٍ لِحُكْمٍ وَّمِلَّةٍ مُظْهِرًا لِلْمُعْجِزَاتِ مُنْذِرًا وَّمُبَشِّرًا لِلنَّاسِ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اِذْ كُلُّهُمْ كَانُوْا دَاعِيْنَ اِلَي دِيْنِ مُوْسٰي عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرَ وَاضِعِيْنَ لِمِلَّةٍ وَّشَرِيْعَةٍ وَمَنْ كَانَ ذَا كِتَابٍ كَدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ كِتَابُهٗ حَاوِيًا لِلْمَعَارِفِ وَالْحَقَائِقِ وَالْمَوَاعِظِ وَالنَّصَائِحِ دُوْنَ الْاَحْكَامِ وَالشَّرَائِعِ وَ لِهٰذَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَهُمُ الْاَوْلِيَاءُ الْعَارِفُوْنَ الْمُتَمَكِّنُوْنَ وَالرَّسُوْلُ هُوَالَّذِيْ يَكُوْنُ لَهٗ مَعَ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَضْعُ شَرِيْعَةٍ وَّتَقْنِيْنٍ فَالنَّبِيُّ مُتَوَسِّطٌ بَيْنَ الْوَلِيِّ وَالرَّسُوْلِ۔ (التفسیر صفحہ ۵۹ سورۃ الحج)

یعنی نبی و رسول میں فرق یہ ہے کہ نبی ہی مَقَامِ وِلَایَت میں بر بِنَاءِ فناء وَاصِلُ اِلَی اللہِ ہوتے ہیں وہی وُجُودِ مَوْہُوب (۱) سے مَقَامِ اِسْتِقَامَت کی طرف رجوع فرماتے ہیں حق کے ساتھ مُتَحَقِّق ہوتے حق کے عَارِف ہوتے ہیں حق سے خبریں دیتے ہیں۔ اس کی ذات سے اور اس کے صفات سے اور اس کے افعال سے اور اس کے احکام سے اسی کے حکم سے حق کی طرف دَعْوَت دینے کے لئے مَبْعُوث ہوتے ہیں ان کی یہ دَعْوَت اس مُرْسَل کی شریعت پر مَبْنِی ہوتی ہے جو اس نبی سے پہلے آچکے ہیں۔ اس لئے کہ نبی مِنْ حَیْثُ ہُوَ نَبِیٌّ کسی شریعت کا وَاضِع و مُشَرِّع نہیں ہوتے نہ ہی کسی حکم و ملت کے وضع کرنے والے ہوتے ہیں مُعْجِزَات کا اِظْہَار کرتے ہیں۔ لوگوں کو ڈراتے اور خوشخبریاں، سناتے ہیں۔ جیسا کہ بَنِیْ اِسْرَائِیْل کے اَنْبِیَاء رہے تھے کہ کُل کے کُل سَیِّدِنَا

---

۱۔ فَنَاء کے بَعْدَ اللہ کے دیئے ہوئے وُجُود۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی

مُوسیٰ عَلیٰ نَبِیِّنَا وَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے دین کی دعوتیں دیتے رہے نہ کسی نے عَلیحِدَہ مِلَّتْ کو وَضْع کیا نہ ہی کسی شریعت کی تَشْرِیْع کی اور ان میں کوئی صَاحِبِ کِتَابْ بھی تھا جیسا کہ سَیِّدِنَا دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی کِتَابْ (زَبُوْرْ شَرِیْف) تاہم آپ کی کتاب میں مَعَارِفْ وَ حَقَائِقْ اور مَوَاعِظْ وَ نَصَائِحْ تھے نہ تو اس میں اَحکام تھے نہ ہی شَرَائِعْ (یعنی ان کے منصبِ اَنْسَبْ دَعْوَتْ شَرِیْعَتِ مُرْسَلْ رہا تھا) اسی مَنْصَبِ اَنْسَبْ کا اِظْہَارْ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ اپنی اُمَّتْ کے عُلَمَاءْ کے لئے یوں فرماتے ہیں کہ میری اُمَّتْ کے عُلَمَاءْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلْ کے اَنْبِیَاءْ کی طرح ہیں۔ اور وہ ہیں اَوْلِیَا، عُرَفَاءْ، اِسْتِقَامَتْ رکھنے والے دِیْنْ پر ثَابِتْ قَدَمِیْ کے ساتھ جمنے والے۔ اور رسول وہی ہیں جس کے ساتھ مَذْکُوْرَہْ تمام صِفَاتْ کے ساتھ ساتھ شَرِیْعَتْ وَضْع کرنا اور تَقْنِیْنِ قَوَانِیْنْ بھی ہو پس نتیجہ یہ رہا کہ نَبِی، وَلِیْ اور رَسُوْل میں مُتَوَسِّطْ ہیں۔ (غور سے دیکھئے مفسر کی تفسیرِ دلپذیر)

مَذْکُوْرَہْ تمام اَسْبَاقْ وَ بَیَانَاتِ وَاضِحَہْ اور بَرَاہِیْنِ سَاطِعَہْ نے اَصْلْ وَ مُحَقَّقْ عَقِیْدَہْ رَاسِخَہْ یہ دیا کہ سَرْوَرِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ ہی کُلّ ہیں جس کے لئے کُلّ ہیں اور آپ کا خَالِقْ کُلِّ اَلْکُلِّ ہے۔ فَانْظُرِ الْکُلَّ فِي الْکُلِّ تَجِدُ الْکُلَّ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

هُوَ الْکُلُّ وَلَہُ الْکُلُّ وَاللّٰہُ کُلُّ الْکُلِّ فَکُلُّ صَلٰوۃٍ کُلِّ الْکُلِّ عَلٰي هٰذَا الْکُلِّ الَّذِيْ لَہُ الْکُلُّ وَعَلٰي اٰلِہِ الْمُتَادِّبِیْنَ بِاٰدَابِہِ الَّذِیْنَ هُمْ مَخْزَنُ عِلْمِہٖ وَکِتَابِہِ الْعَزِیْزِ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَصْبَحَ الدِّیْنُ بِهِمْ فِيْ حِرْزٍ حَرِیْزٍ اَللّٰهُمَّ اٰمِیْن بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِیْنِ، وَقَدِ اسْتَرَاحَ الْفَقِیْرُ خَادِمُ حَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّي اللّٰہُ تَعَالٰي عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ ۔ شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰہِ خَان بْنُ خُوْش کِیَارْخَانَ بْنِ حَاکِمْ خَان بن شَادِيْ خان السَّرْوَصُوِیُّ مَوْطِنًا اِلْخَرُوْتِیُّ نَسَبًا مِنْ کَمَدِالْاِنْتِهَاضِ

لِنَقْلِ هٰذِهِ الْمُقَدِّمَةِ الْمُتَضَمِّنَةِ الْمُشْتَمِلَةِ عَلَي الْعَقَائِدِ الرَّاسِخَةِ ضَحْوَةَ الثُّلَاثَاءِ عِشْرِيْنَ (۲۰) مِنْ جُمَادَي الثَّانِيَةِ الْمُنْتَظِمِ فِيْ سِلْكِ شُهُوْرِ ۱۴۰۰ھ اَرْبَعِمِاَةٍ وَّاَلْفٍ مِنَ السَّوَادِ اِلَي الْبَيَاضِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ آمِيْنْ۔ بِحَقِّ اَمَانِنَا الْاَمِيْنِ۔ تَمَّتِ الْمُقَدِّمَةُ بِالْخَيْرِ وَتَلِيْهَا الْحِصَّةُ الْاُوْلٰي مِنَ اللَّمْعَاتِ (۱)

---

(۱) فَلْنُسَلِّمْ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَا سَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْاِمَامُ اَحْمَدُ رِضَا خَان قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ مِنَ الْمَنْظُوْمِ

دُنْیَا، مَزَار، حَشْر جہاں ہیں غَفُوْر ہیں ۔۔۔ ہر مَنْزِل اپنے چاند کی مَنْزِلِ غُفْر کی ہے

سَبْ بَحْر و بَرْ سَلَامْ کو حَاضِرْ ہیں اَلسَّلَامْ ۔۔۔ تَمْلِیْکْ انہیں کے نام تو ہر بَحْر و بَر کی ہے

سَنْگْ وْ شجر سَلَامْ کو حاضر ہیں اَلسَّلَامْ ۔۔۔ (اس) کلمے سے تَرْ زَبَانْ دَرَخْتْ وْ حَجَر کی ہے

سَبْ گَرْد و فَر سَلَامْ کو حَاضِرْ ہیں اَلسَّلَامْ ۔۔۔ ٹوپی یہیں تو خاک پہ ہَرْ کَرّ و فَرّ کی ہے

تیری قَضَا خَلِیْفۂ اَحْکَامِ ذی الجلال ۔۔۔ تیری رِضَا خَلِیْفِ قَضَا وْ قَدَرْ کی ہے

فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انہیں ۔۔۔ اس پر شہادت آیتْ وْ وَحْیْ وْ اَثَرْ کی ہے

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اِطِّلَاعْ ۔۔۔ مَوْلٰی کو قَوْلْ وْ قَائِلْ و ہر خُشْکْ وْ تَرْ کی ہے

اُنْ پَرْ کِتَابْ اُتْرِیْ بَیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ ۔۔۔ تَفْصِیْلْ جس میں مَا عَبَرْ وْ مَا غَبَرْ کی ہے

اُنْ کی نُبُوَّتْ اُنْ کی ابوت ہے سب کو عَامْ ۔۔۔ اُمُّ الْبَشَرْ عَرُوْسْ انہیں کے پسر کی ہے

ظاہر میں مرے پھول حَقِیْقَتْ میں مرے نَخْلْ ۔۔۔ اس گُلْ کی یاد میں یہ صَدَا اَبُوالْبَشَرْ کی ہے

نُوْرِ اِلٰہی کیا ہے مَحَبَّتْ حَبِیْبْ کی ۔۔۔ جِسْ دِلْ میں یہ نہ ہو وہ جگہ خوک و خر کی ہے

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے ۔۔۔ حَاشَا غَلَطْ غَلَطْ یہ ہَوَسْ بے بَصَرْ کی ہے

آ کچھ سنا دے عِشْقْ کے بولوں میں اَے رِضا ۔۔۔ مُشْتَاقْ طَبْعْ لَذَّتْ سُوْزِ جِگَرْ کی ہے

شَیْخُ الْحَدِیْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نصرُاللہ خَانْ نَصَرَہُ اللہ تَعَالٰی
کوٹھی بی-۷۷ بلاک-۸ گلشن اقبال، کراچی پاکستان۔

# خُطْبَۃُ النِّکَاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۱) اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَاِنَّہٗ لَا یَضُرُّ اِلَّا نَفْسَہٗ وَلَا یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئًا وَنَسْئَلُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنَا مِمَّنْ یُّطِیْعُہٗ وَیُطِیْعُ رَسُوْلَہٗ وَیَتَّبِعُ رِضْوَانَہٗ وَیَجْتَنِبُ سَخَطَہٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِہٖ وَلَہٗ۔ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (۱ النساء)۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۲ ال عمران)۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا (۷۱ الاحزاب) رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ وَالْحَاکِمُ وَاَبُوْ عَوَانَۃَ کُلُّھُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ وَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ

---

۱۔ اَلْحَمْدُ سے لے کر رَسُوْلُہٗ تک پھر آیۂ کریمہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ سے لے کر فَوْزًا عَظِیْمًا تک کا خطبہ، خُطْبۂ نِکَاح ہونے کے ساتھ ساتھ اِمَام شَافِعِی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نزدیک عُقُوْد (بیوع کے آغاز میں بھی سُنَّت ہے)۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی

وَالدَّارِمِيُّ اَيضًا(١)۔ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرٌ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَآءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ وَ قَالَ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَطْعِمُوْهُنَّ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاكْسُوْهُنَّ مِمَّا تَكْتَسُوْنَ وَلَا تَضْرِبُوْهُنَّ وَ لَا تُقَبِّحُوْهُنَّ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ صَفْحَه ٢٩١۔

## خُطْبَتُهٗ صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

## فِيْ

## تَزْوِيْجِ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰي عَنْهَا

## عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰي عَنْهُ

سَیِّدِ عَالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کا خُطْبَہ سَیِّدَتِنَا فَاطِمَۃُ الزَّہْرَآء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے سَیِّدِنَا عَلِی مُرْتَضٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے نِکَاح کر دینے کے وقت میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَآئِهٖ وَاَرْضِهٖ الَّذِيْ خَلَقَ بِقُدْرَتِهٖ وَاَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ وَاَكْرَمَهُمْ نَبِيُّهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰي تَبَارَكَ اِسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَا حِقًا وَ اَمْرًا مُفْتَرِضًا وَشَّيَحَ (ن) بِهٖ الْاَرْحَامَ وَاَكْرَمَ الْاَنَامَ فَقَالَ عَزَّ مَنْ قَائِلٌ وَهُوَالَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا (۵۴ الفرقان) فَاَمْرُ اللهِ تَعَالٰي يَجْرِيْ اِلٰي قَضَاهُ وَ قَضَاءُهٗ

---

١۔ اس خُطْبَہ عَالِیَہ کے کَلِمَاتِ اَحَادِیْث شَرِیْفَہ کی کُتُبِ عَالِیَہ مثل حَاکِم، اَبُوعَوَانَہ دَارِمِی وَغیرہ مِنَ السُّنَنِ الْاَرْبَعَةِ اَيْ سُنَنِ التِّرْمِذِيِّ وَاَبِيْ دَاؤُدَ وَ النَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِيْنِيِّ میں مَوجُود ہیں۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (ن) وَ اَوْشَحَ۔

يَجْرِي إِلَى قَدَرِهِ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِكُلِّ قَدَرٍ أَجَلٌ وَلِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابٌ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاشْهَدُوا أَنِّي قَدْ زَوَّجْتُهُ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً إِنْ رَضِيَ عَلِيٌّ بِذٰلِكَ (۱) (ثُمَّ دَعَا (۲) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَبَقٍ مِّنْ بُسْرٍ فَوَضَعَهُ بَيْنَ أَيْدِينَا فَقَالَ انْهَبُوا فَنَهَبْنَا)

دیکھو رِيَاضُ النَّضْرَةِ وَحِرْزٍ ثَمِينٍ لِلْحِصْنِ الْحَصِينِ الْمَطْبُوعِ فِي أَفْضَلِ الْمَطَابِعِ ۱۲۸۷ صفحہ ۹۵۔

---

۱۔ بِذٰلِكَ تک خُطْبَہ ہے اُس کے بَعْد صَحَابِی رَاوِی ابْنِ مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قول ہے۔ ۱۲ مِنْہ

۲۔ یَعْنِی پھر سَیِّدُ الْوَرٰی عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے ایک تھالی طَلَب فرمائی جس میں بُسْر یعنی غورہ خرما تھے تو اس کو ہمارے سامنے رکھدیا فرمایا لُوٹ لو تو ہم نے لُوٹ لیا۔ مِنْہ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَصَرَہٗ۔

اَلسَّلَام اَی اَحْمَدَت صِہْرُ و برادر آمدہ — حَمْزَہ سَرْدَارِ شہیدان عَمِّ اَکْبَر آمدہ
جَعْفَرِ گُوئی پَرَد بَحْ وَمَسَا بَا قُدْسِیَان — بَا تُو ہَم مُسْکَن بہ بَطْنِ پَاکِ مَادَر آمدہ
بِنْتِ اَحْمَد رَوْنَقِ کَاشَانَہ وَبَانُوئے تُو — گُوشْت وُ خُونِ تو بَجِسْمِ شِیر و شَکَّر آمدہ
ہَر دُو رَیْحَانِ نَبِی گُلْہَائے تُوزَان گُل زَمِین — بَہرہ گُل چِینَت زَمِینِ بَاغِ بَرْتَر آمدہ
حَلِّ مُشْکِل کُن بِرُوئِ مَن دَرِ رَحْمَت گُشَا — اَے بِنَامِ تُو مُسَلَّم فَتْحِ خَیْبَر آمدہ
سِینَہ اَم رَا مَشْرِقِسْتَان کُن بِنُورِ مَعْرِفَت — اَے کِہ نَامِ سَایَہ اَت خُورْشِیدِ خَاوَر آمدہ
نَاصِبِی رَا بُغْضِ تُو سُوئے جَہَنَّم رَہ نَمُود — رَافِضِی اَز حُبِّ کَاذِب دَر سَقَر دَر آمدہ
تَشْنَہ کَامِ خود رِضَائے خَسْتَہ رَا ہَم جُرْعَہ — شُکْرِ آن نِعْمَت کِہ نَا مَتْ شَاہِ کَوْثَر آمدہ

اِمَام اَحْمَد رِضَا خَانْ اَفْغَانِی بَرِیْلوِی
صفحہ ۵۰ حدائق بخشش حصہ دوم۔

# چند دُعائیں

بیماری کے علاج کے ذرائع، دعا، دواء، غذا، آب و ہوا، یا پرہیز ہے۔ دعائیں جو مسنون ہیں وہ مجرب ہیں تو موثر ہیں۔ ان میں سے چند عوام و خواص کے افادہ کی غرض سے لکھی جاتی ہیں۔ وَبِاللهِ التَّوْفِيْقُ۔

(بے خوابی یا خوف، دہشت و وحشت یا گھبراہٹ کی دعا)

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔

یہی مَروِیُ ہے سَیِّدِنَا جَلِیْلُ الْقَدْرِ صَحَابی خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ کے بھائی وَلِیْدِ بْنِ الْوَلِیْدِ سے خاص طور سے بے خوابی کے لئے یہ دعا پڑھیئے۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَاتَاْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ اَهْدِءْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ۔

یہ حَدِیثِ شَرِیف کے کَلِمَات ہیں جو خاص طور سے سَیِّدِعَالَمْ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ سے مَروِیُ ہیں رَاوِی سَیِّدِنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتْ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ دیکھو ابن سنی۔

اَلْفَقِيْرُ اِلَى اللهِ وَرَسُوْلِهٖ جَلَّ وَ عَلٰى وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى۔شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰه خَانْ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ آمِيْن اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ بِحَقِّ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔ شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰي حَبِيْبِهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيْمِ

سُنُحُ (يُمْنُ وُ بَرَكَتْ) سَوَانِحِ شَيْخِ الْحَدِيْثِ

## اَبِي الْفَتْحِ مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانْ سَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰي تَعَالٰي

١ـ اِسْمُهٗ: مُحَمَّدُ نَصْرُ اللّٰهِ خَانْ وَلَقَبُهٗ شَيْخُ الْحَدِيْثِ الْمُحَدِّثُ مُحَمَّدُ سَرْدَارْ اَحْمَدُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ بِاَبِي الْفَتْحِ وَاَبِي الْمَنْصُوْرِ۔

٢ـ اَبُوْهُ: خُوْشْ كِيَارْ خَانَ الْمُلَقَّبُ بِهُوْشْيَارْ خَانْ كَانَ يَتَّجِرُ فِي رِيْوَا وَكَدُوْرَا رِيَاسَتَيْنِ مَشْهُوْرَتَيْنِ مِنْ رِيَاسَاتِ الْهِنْدِ كَانَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهِ فِي التِّجَارَةِ وَالْاِتِّجَارِ وَكَانَ مَاْمُوْنًا وَمَقْبُوْلًا فِي اَنْظَارِ النَّوَّابِ وَالرُّؤَسَاءِ۔

٣ـ جَدُّهٗ: حَاكِمُ خَانْ كَانَ دِهْقَانًا وَصَاحِبَ ضَيْعَةٍ وَمَالِكَ غَابَاتِ الصَّنُوْبَرِ اَيْ جَلْغُوْزَهْ اَلَّتِيْ يُقَالُ فِي الْهِنْدِيَّةِ "چِڑْ" كَانَ تَاجِرًا فِي رِيَاسَةِ رِيْوَا قَوِيًّا مَاْمُوْنًا جِدًّا شُجِعًا وَفَارِسًا۔

٤ـ جَدُّ اَبِيْهِ: شَادِيْ خَانَ الْمَعْرُوْفُ بِـ شَادَكْ خَانْ كَانَ سَابِقًا فِي الْفُرُوْسِيَّةِ وَالتَّمَوُّلِ۔

٥ـ وَطَنُهٗ: بَلْدَةٌ مَعْمُوْرَةٌ مَمْطُوْرَةٌ وَمُثْلَجَةٌ مَثْلُوْجَةٌ مَعْرُوْفَةٌ بِسَرْ رَوْضَهْ مِنْ مُضَافَاتِ غَزْنِيْ اَوْ غَزْنَيْنَ اَوْ غَزْنَهْ بِمَرْحَلَةٍ مِنْ "مَقَرِّ" الْوَطَنِ الْاَصْلِيِّ الْاٰبَائِيِّ لِلْاِمَامِ الْهِمَامِ الْهُمْهَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِيِّ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيِّ۔

٦۔ قَبِيلَتُهُ : "خَرُوتِي" نَسَبٌ شَرِيفٌ بِاَفْغَانِسْتَانَ وبَطْنُهُ "سِهْ پَدْرِي" وَ اَمَّا قَبِيلَةُ الْإِمَامِ اَحْمَدُ رِضَا خَانَ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيُّ "بَرِيج" وَ لُغَتُهُ الْاُمِّيَّةُ۔ فَشْتُوْ وَهُوَ يَمْهَرُ الْفَارِسِيَّةَ وَالْعَرَبِيَّةَ الْفَصِيحَةَ مَهْرًا وَّ مَهَارَةً وَ يَعْرِفُ الْاِنْجِلِيزِيَّةَ بِقَوَاعِدِهَا الصَّرْفِيَّةِ وَالنَّحْوِيَّةِ بِحَيْثُ اَنَّهُ دَرَّسَ وَعَلَّمَ فِي الْمَرْكَزِ الْإِسْلَامِيِّ الْمَدْرَسَةِ بِكَرَاتْشِي الْمَعْرُوْفَةِ فِي الْبِلَادِ الْقَاصِيَةِ وَالدَّانِيَةِ الطُّلَّابَ الَّذِينَ لُغَتُهُمُ الْاُمِّيَّةُ كَانَتْ اِنْجِلِيزِيَّةً بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ الْعُلُوْمَ الدِّيْنِيَّةَ الْمَذْبُوْرَةَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ وَالْاِنْجِلِيزِيَّةِ وَمُدَّةُ تَعْلِيمِهِ اِيَّاهُمْ تِلْكَ الْعُلُوْمَ كَانَتْ اِحْدٰي عَشْرَةَ سَنَةً مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

وَهُوَ مَاهِرٌ فِي الْاُرْدُوِيَّةِ وَيَمْهَرُ اَيْضًا بِالْهِنْدِيَّةِ الدَّارِجَةِ فِي دَوَاوِيْنِ الْهِنْدِ الرَّائِجَةِ فِيهَا فِي هٰذَا الزَّمَانِ يُعَلِّمُ بِهٰذِهِ اللُّغُوْنِ الْمَذْكُوْرَةِ كُلِّهَا وَيَتَكَلَّمُ بِهَا بِلَا تَكَلُّفٍ وَّلَا كُلْفَةٍ وَلَا مَشَقَّةٍ يَرْتَجِلُ الْكَلَامَ وَمَا هُوَ مِنَ الْمُتَصَنِّعِينَ (١) الَّذِينَ يَنْتَحِلُوْنَ الْكَمَالَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ بِاَنْفُسِهِمْ وَصِفَاتِهَا وَيَدَّعُوْنَ كَمَالَاتِ الْغَيْرِ لِنَفْسِهِ۔

## "دَرْسُهُ وَتَعَلُّمُهُ"

اِنَّهُ لَمَّا وَدَعَ الْمَهْدَ وَاَدْرَكَ الصَّلَاحَ اَيْ صَلَاحَ الْعَهْدِ فَقَرَاَ فِي صِبَاهُ الْكُتُبَ الرَّائِجَةَ فِي الْمَدَارِسِ الدَّارِجَةِ فِي فَهَارِسِهَا وَاشْتَهَرَ فِي الطَّلَبَةِ وَالْمُتَعَلِّمِينَ ذَكَائَهُ وَفَرَاسَتَهُ وَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ اَصْبَحَ نَصْرُ اللّٰهِ النَّصِيرُ مُفَضَّلًا اَيْ مُوْهِبًا مُعِدًّا قَادِرًا ذَكِيًّا ذَافَرَاسَةٍ۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَي رِيَاسَةِ "گَدُوْرَا" بَاوْنِي سْتِيتْ بَلَدٍ مِّنْ مُّضَافَاتِ جَالَوْنَ

---

۱۔ تصنّع وتعلیق گو نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

"الھند" وتعلّم ھناك الھندیّة الرّائجة في دواوین الھند في ھذا الزّمان بکتابتھا في
اسبوع واحد علی التقریب ثمّ ذھب الی ریوا (REWA) عاصمة معروفة من
مضافات وبندھیا پردیش فقرء المثنوي للمولی الرّومي بشرحه للمولی
بحر العلوم ملك العلماء عبد العلي الافغاني الھروي ثمّ اللکھنوي علی القاضي
عیاض علي خان قدّس سرّہ السّامي واعطاہ سند الفراغ في اثناء خمسة عشر
یومًا لما رای ذکائه و فراسته۔

ثمّ ارتحل الی الہ آباد مرکز یوپي فتفقّه علی الفقیه الشّھیر شمس العلماء
محمّد نظام الدّین البلیاوي ثمّ الہ آبادي و قرء علیه اصول الفقه باتقان واحکم
وبرع وکتب المعقول بضبط و احکام فاقبل علی التفسیر اقبالاً کلیاً حتّی حاز
فیھا قصب السّبق ونشاء في تصوّف تامّ و عفاف وتالّه فاستفاد واستفاض من
الامام الھمھام احمد رضا خان قدّس سرّہ السّامي فافاض علیه وافادہ فیضا
وفائدة في الرّؤیا اعطاہ کرّاسة واکتبه بسم اللہ الرّحمن الرّحیم علی منبع الماء
الصّافي الجاري واشار الیه ان یسیر مع ذلك الماء الصّافي الجاري و شرع في
الجمع والتالیف من وقت طفولته وحینئذ رحل الیه الطلبة من الاطراف والاکناف
فقرؤا علیه الصّرف والنّحو والمنطق والفلسفة ومن الرّیاضي الھیئة والھندسة
والحساب فالفقه واصول الفقه والمعاني والبدیع والبیان فعلم الکلام ومن الادب
النظم والنثر فالتفسیر و اصوله فالحدیث واصوله والفرائض و تاریخ الاسلام و
کتبوا عنه وقد تخرّج به خلق کثیر۔ وکان باله آباد حینما تعلّم وقراء الحساب
والھندسة وعلم الکلام بمزید الاتقان علی العلامة التقي الذکي شبیر احمد

الْغَوْرِيّ النَّاظِمِ الْعَامّ لِاِمْتِحَانَاتِ الْعُلُوم الشَّرْقِيَّةِ مِنْ اِلٰه آباد يُوْنِيْوَرْسِتِيْ فَاَتْقَنَ فِيْ هٰذِهِ الْعُلُوْمِ وَبَرَّعَ فِيْهَا وَاَحْكَمَ وَقَدْ قَرَأَ الْفَرَائِضَ عَلٰي الْمُحَامِيّ الْكَبِيْرِ الشَّهِيْرِ الْحَسِيْبِ النَّسِيْبِ مُحَمَّدْ عَاقِلْ اَيْدُوْكِيْتْ وَقَرَاءَ الْاَدَبَ عَلٰي اَخِيْ الْمُحَامِيّ الْجَلِيْلِ وَبُرُوْفِيْسَرِ الْكَامِلِ الْمَعْرُوْفِ بِرَفِيْقْ اَحْمَدَ الْمُعَلِّمِ بِجَامِعَةِ اِلٰه اٰبادَ (اِلٰه اٰبادْ يُوْنِيْوَرْسِيْتِيْ) وَهُوَ اَخٌ صَغِيْرٌ لِمُحَمَّدْ عَاقِلِ الْمُحَامِيّ زَادَهُمَا اللّٰهُ شَرَفاً وَ عِزَّةً وَقَالَ لَهٗ حِيْنَمَا يَسْمَعُ الْعَرَبِيَّ مِنْهُ لَقَدْ اَصْبَحْتَ فِي الْعِلْمِ شَاهْ سَوَارْ اَيْ فَرَسْتَ فَرَاسَةً وَّ فُرُوْسَةً رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَسَلَّمَهُ اللّٰهُ الْمَوْلٰي تَعَالٰي وَاَوْلَادَهٗ وَ زَوْجَهٗ اٰمِيْن بِحَقِّ الْاَمِيْنِ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَكَانَ بِاِلٰه آباد اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ عَلٰي قَائِلِهَا اَلْفُ اَلْفِ التَّحِيَّةُ مِنَ الْفَقِيْهِ الْمُحَدِّثِ الْمُتْقِنِ الْمُنَاظِرِ مُحَمَّدْ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ الشَّهِيْرِ بِمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ فَحَازَ فِيْهِ قَصَبَ السَّبْقِ اَتْقَنَ وَاَحْكَمَ وَلَازَمَ الْاَدَبَ عَلٰي شَيْخِهٖ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ وَمُجَاهِدِ الْمِلَّةِ وَاَعْطَاهُ مُجَاهِدُ الْمِلَّةِ اِجَازَاتٍ مَكْتُوْبَةً عَامَّةً فِي السَّلَاسِلِ الرَّائِجَةِ فِي الْبِلَادِ كُلِّهَا عَامَّةً وَالْقَادِرِيَّةِ السَّنِيَّةِ وَالشَّاذِلِيَّةِ خَاصَّةً فَاسْتَخْلَفَهٗ فِيْ تَدْرِيْسِ الْاَحَادِيْثِ وَتَحْدِيْثِهٖ وَاَجْلَسَهٗ مَكَانَهٗ عَلٰي مَسْنَدِهٖ فِيْ جَامِعَتِهِ الْجَامِعَةِ الْحَبِيْبِيَّةِ بِاِلٰه آباد دَرِيَا آباد لَمَّا سَجَّنَهُ الْهِنْدُوْسُ فِيْ سُلْطَانْ فُوْرَ فَدَرَّسَ مَكَانَ شَيْخِهٖ مُجَاهِدِ الْمِلَّةِ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ فَاَجَادَ وَاَسَرَّ وَكَفَاكَ شَاهِدًا لَهٗ بِصِفَاتِهِ الْمَذْبُوْرَةِ الْمَذْكُوْرَةِ عَلٰي مَاقُلْنَاهُ فِيْهِ وَذَكَرْنَاهُ مِنْهُ خِطَابُ شَمْسِ الْعُلَمَاءِ شَيْخِهِ الْمَرْسُوْلُ اِلَيْهِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ الْخَيْرِيَّةِ بِسَهْسَرَامْ مِنْ مُضَافَاتِ رُوْهْتَاسْ بِهَارْ الْهِنْدِ۔

پیر طریقت شمس العلماء

حضرۃ علامہ مفتی محمد نظام الدین صاحب قبلہ

۸۶ء

۹۲

عزیز از جان سلمہ المنان دعوات وافرہ

تینتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک سرام دو الہ آباد کے پتہ پر۔ عزیزم! مرسل کا نام دیکھتے ہی مسرت کی بے پناہ لہروں نے دست و پا، رگ و ریشے میں وہ کیفیت پیدا کردی جس نے "ازجار فتم" سے کہیں بلند و بالا منزل پر پہونچادیا۔ قدوقامت، رفتار و گفتار، عادات و اطوار، لب و لہجہ، انداز بیان، اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مجسمہ بن کر کھڑے ہو گئے۔ اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولنٰا نصر اللہ خان سلمہ حسب عادت قدیم میرے روبرو مودبانہ دست بستہ کھڑے ہیں۔

اس وقت مجھے یہ احساس نہیں تھا کہ یہ ۵۶ء ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خلوص کا وہ مرقع ہے جس کو کچھ اہل علم تو آبدیدہ اور کچھ محو حیرت ہو گئے۔ اتفاق سے وہ زمانہ مرے ایسے لمبے سفر کا تھا جس میں حضرت مجاھد ملت کے عرس کے لئے اڑیسہ پھر وہاں سے مختلف مقامات پر ہوتا ہوا بریلی شریف منظر اسلام میں بحیثیت ممتحن، ختم بخاری شریف اور سلسلہ دستار بندی میں چھ روز تک قیام کرنا پڑا۔ اور وہاں سے مولنٰا نورالدین سلمہ جو آج کل مدرسہ عالیہ رام پور میں پرنسپل کے عہدہ پر فائض

ہیں ان کے یہاں رام پور گیا۔ انہوں نے آپ کے خط کی نقل رکھ لی ہے۔ امید ہے کہ وہ بھی آپ کو خط لکھیں گے۔

عزیزم! طبیعت بہت کمزور ہو چکی ہے۔ تنفس کا عارضہ اور خون و پیشاب میں شکر کی زیادتی نے اور نڈھال کر دیا ہے۔ میرے لختِ جگر! میں بالکل عاصی پر معاصی ہوں۔ صرف آپ جیسے تلامذہ سے امید ہے کہ شاید آپ ہی لوگوں اور بزرگوں کے صدقے میں مجھے سایہ عفو میں ایک گوشہ عطا لائے لہٰذا ہر وقت دعا خیر کرتے رہا کریں۔ گھر میں اور بچوں سے بہت بہت دعا۔ اور جملہ پسران اور دختران کی تعداد اور حالات سے مطلع کریں گے۔

مولٰنا نور الدین سلمہ نے آپ کا پتہ لے لیا ہے اور مولٰنا مشتاق احمد سلمہ مفلوج ہو گئے ہیں۔ دو ماہ سے وہ بمبئی میں ہیں۔ میں بھی ۶ فروری کو بمبئی ایک ہفتہ کے لئے اس لئے جارہا ہوں کہ رمضان المبارک میں اگر عمرہ کی کوئی صورت نکل آئے تو آخری دم میں ایک مرتبہ سفر، سرکار کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے روضہ پر حاضری دے دوں اور بس۔

جس کمپنی سے گفتگو چل رہی ہے غالباً وہ جہاز ۴ اپریل کو پرواز کرے گا۔ اگر صحت نے ساتھ دیا تو حاضری کی انتہائی کوشش کروں گا۔ بمبئی میں مولٰنا مشتاق سلمہ سے ملاقات ہو گی۔ آپ کا خط لئے جارہا ہوں۔ انھیں دکھادوں گا۔ سنا ہے کہ آپ کے یہاں شرح مرقاۃ خیر آبادی چھپ گئی ہے۔ اگر کسی طرح ممکن ہو تو دو نسخے کسی آنے والے کے ہاتھ بھیج دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ لانے والے کو قیمت حاضر کر دوں گا۔ والسلام

محمد نظام الدین القادری الحسیبی

۲ فروری ۱۹۸۹ء مدرسہ خیریہ ضلع رویتاس بہار۔

نوٹ: آپ کے نام نصر اللہ خان کے آخر میں لفظ نظامی بڑھا دیا جاتا تو مسند اور مسند الیہ کے مابین وجود رابطی کا اظہار نمایاں ہوجاتا۔ اگرچہ اب کچھ دشوار معلوم ہوتا ہے۔ انتہی۔

هٰذَا كَانَ خِطَابُ الشَّيْخِ لِتِلْمِيْذِهٖ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰي مِيْرَتْه وَقَرَءَ فَوَاتِحَ الرَّحَمُوْتِ شَرْحَ مُسَلَّمِ الثُّبُوْتِ عَلٰي الْعَلَّامَةِ الْفَهَّامَةِ الْمَعْرُوْفِ فِي بِلَادِ الْهِنْدِ بِصَدْرِ الْمُدَرِّسِيْنَ الشَّيْخِ السَّيِّدِ غُلَامِ جِيْلَانِيْ صَاحِبِ تَصَانِيْفِ الْكَثِيْرَةِ الْمُهِمَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا وَ دَرَّسَ مَكَانَهٗ فِي مَدْرَسَتِهٖ الْكُتُبَ وَعَلَّمَ۔

ثُمَّ جَآءَ اِلٰي بَاكِسْتَانَ وَسَمِعَ الْاَحَادِيْثَ الصِّحَاحَ وَالسُّنَنَ وَ حِصَّةً مِّنْ اُصُوْلِ الْفِقْهِ مِنْ شَيْخِهِ الشَّهِيْرِ فِي الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِشَيْخِ الْحَدِيْثِ الْمَوْلٰي مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيّ بِلَائِلْ فُوْرْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْهِ وَيَصِفُهٗ اَنَّ الْمُحَدِّثَ مُحَمَّدْ سَرْدَارْ اَحْمَدْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُ وَاَرْضَاهُ عَنَّا كَانَ كَنْزَ الدَّقَائِقِ وَالنَّهْرَ الْفَائِقَ بَلِ الْبَحْرَ الرَّائِقَ الْاَسَدَ الْاَسَدَ عَلٰي الْكُفَّارِ وَالْمُرْتَدِّيْنَ اَشَدَّ فَكَانَ يُلْقِيْهِ مِنْ اَسْرَارِ الْاَحَادِيْثِ وَرُمُوْزِهَا وَاشَارَاتِهَا وَاَحْكَامِهَا سَبَقًا سَبَقًا فَالْتَقَطَهَا مُحَمَّدْ نَصْرُ اللّٰه عَلٰي الْفَوْرِ وَكَانَ يَجْرِيْ فِيْ مَيْدَانِ كِتَابَتِهَا طَلَقًا طَلَقًا وَ كَانَ الشَّيْخُ مُحَمَّدْ سَرْكَارْ اَحْمَدْ قُدِّسَ سِرُّهُ السَّامِيّ يُلْقِيْ الْاَسْرَارَ وَالرُّمُوْزَ وَالْاِشَارَاتِ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَيُتَرْجِمُ الْاَحَادِيْثَ بِالْاُرْدُوِيَّةِ وَلٰكِنْ شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللّٰه خَانْ كَانَ يَكْتُبُ كُلَّ مَايُلْقِيْهِ بِالْفَصِيْحَةِ الْبَرِيْعَةِ الْعَرَبِيَّةِ فَلَمَّا فَرَغَ فَاَجَازَهٗ اِجَازَةً تَامَّةً عَامَّةً وَاَعْطَاهُ السَّنَدَ الْاَعْلٰي بِحَيْثُ يُمْتَازُ فِي الْعَصْرِ كُلِّهٖ۔

وَفِيْ هٰذِهِ الرَّحْلَاتِ الْوَاسِعَةِ فِيْ بِلَادِ الْهِنْدِ وَالْبَنْجَابِ وَالْبَنْجَالِ وَ خُرَاسَانَ تَعَمَّقَ وَسَمِعَ الْكَثِيْرَ فَحَصَّلَ الْاَسَانِيْدَ وَالْاُصُوْلَ فَصَنَّفَ التَّصَانِيْفَ وَحَشّٰي

الْحَوَاشِيَّ عَلَي الْكُتُبِ وَوَشَّهَا وَعَنِّي بِالْاَحَادِيْثِ عِنَايَةً وَلَازَمَ السِّمَاعَ سِنِيْنَ فَنَسَخَ
وَانْتَقَي فَقَرَءَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ سَيِّدِنَا الشَّيْخ الْجِيْلِيِّ السَّيِّدُ عَبْدُالْقَادِرِ
الْجِيلَانِيِ مُحْيُ الدِّيْنِ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ صَلّي اللّٰهُ تَعَالي عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
وَالشَّيْخِ السَّيِّدِ مُحْيِ الدِّيْنِ ابْنِ عَرَبِي خَاتِمِ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ سَيِّدُنَا الشَّيْخُ
الْاَكْبَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالي عَنْهُمَا وَارْضَا هُمَا عَنَّا فَجَعَلَ كُتُبَ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ
مِعْيَارًا لِتَدْرِيْسِهِ الْاَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ وَالتَّفْسِيْرَ وَاُصُوْلَهُمَا وَجَعَلَهَا مَحَكًّا لِمَعَانِيْهَا
الْمُرَادِيَّةِ وَبِذٰلِكَ طَنَّ بِذِكْرِهِ الْاَمْصَارُ وَضَنَّ بِمِثْلِهِ الْاَعْصَارُ وَكُلَّمَا سُئِلَ فِيْ اَثْنَاءِ
تَدْرِيْسِهِ عَنْ فَنٍ مِنَ الْفُنُوْنِ فَاَجَابَ جَوَابًا شَافِيًا فَظَنَّ السَّامِعُ وَالرَّائِيُّ اَنَّهُ اَتْقَنَ الْفَنَّ
وَبَرَعَ وَاَحْكَمَ۔

(تَدْرِيْسُهُ وَ تَعْلِيْمُهُ الْكُتُبَ الدِّيْنِيَّةَ فِي الْمَدَارِسِ الشَّهِيْرَةِ الْعَلِيَّةِ) وَقَدْوَلِّيَ
شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّدْ نَصْرُاللهِ خَانَ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالي بِاله آباد تَدْرِيْسَ
الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ سَبْعَ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ فَاَعَادَ وَاَفَادَ عَائِدَةً وَفَائِدَةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ
مَدْرَسَةِ اِسْلَامِيْ عَرَبِيْ انْدَرْ كُوْٹْ مِيرَٹْهْ مُدَّةً ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ الشَّهِيْرَةِ
بِلَائِلْ پُوْرْ الْمُسَمَّاةِ بِمَنْظَرِ الْاِسْلَامِ وَ تَدْرِيْسُهُ هُنَاكَ كَانَ مِنَ الصَّبَاحِ اِلَي الْعِشَاءِ
السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ وَكَانَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيًا مُتَسَلْسِلًا بِلَا انْقِطَاعٍ وَّبِغَيْرِ مَانِعٍ وَّلَا دَافِعٍ
فَاَعَادَ وَاَفَادَ فَاُرْسِلَ اِلَي پِنْكِيْ مِنْ مُضَافَاتِ مَرْدَانَ وَ وُلِّيَ تَعْلِيْمَ الْجَامِعَةِ الْمُجَدِّدِيَّةِ
سَنَةً كَامِلَةً فَوُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْمَدْرَسَةِ مِصْبَاحِ الْعُلُوْمِ بِجَرَانْوَالَهْ مِنْ مَضَافَاتِ لَائِلْ پُوْرْ
سَنَةً كَامِلَةً مِنَ الصَّبَاحِ اِلَي الْمَسَاءِ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْكُتُبِ الْمُهِمَّةِ سَنَةً كَامِلَةً فِي "
كُوْنْدَا مُوْرْ" پَنْجَابْ ثُمَّ وُلِّيَ تَدْرِيْسَ الْجَامِعَةِ النَّعِيْمِيَّةِ الْوَاقِعَةِ بِكَهْرِي شَاهُوْ لَاهُوْرْ
عَاصِمَةِ پَنْجَابْ سَنَةً كَامِلَةً ثُمَّ دُعِيَ اِلَي جَا تْجَامْ بِنْجَالْ اَوْ بِنْغَلَه دِيْشْ فَوُلِّيَ تَعْلِيْمَ

الْاَحَادِيْثِ وَالْكُتُبِ الرَّائِجَةِ فِي نِصَابِ بَنْغْلَهْ دِيْش وَكَانَ عَمِيْدَ الْجَامِعَةِ اَيْضًا ثَلٰثَ سِنِيْنَ مُتَوَالِيَةً ثُمَّ دُعِيَ اِلَي كَرَاتْشِي فَدَرَّسَ الْكُتُبَ الْمُهِمَّةَ فِي الْاَمْجَدِيَّةِ وَعَلَّمَ فَنَظَّمَ اَمْرَ الدَّرْسِ وَالتَّدْرِيْسِ وَزَادَ فِيْ نِصَابِ الْكُتُبِ التَّدْرِيْسِيَّةِ فَاَحْسَنَ مِعْيَارَهٗ وَ مِعْيَارَهَا وَقَامَ بِاُمُوْرِ الْاِفْتَاءِ اَيْضًا ثَلٰثَ سِنِيْنَ ثُمَّ وُلِّيَ التَّحْدِيْثَ فِيْ مَدْرَسَةِ بِي - اي - سي ايچ سُوْسَائتِي كَرَاتْشِي سَنَةً كَامِلَةً۔

ثُمَّ وُلِّيَ تَعْلِيْمَ الْاَحَادِيْثِ الشَّرِيْفَةِ وَالْفُنُوْنِ الرَّائِجَةِ فِي الْمَرْكَزِ الْاِسْلَامِيِّ بُلَاكْ بِي بِشَمَالِيْ نُظم آباد اِحْدٰي عَشَرَةَ سَنَةً كَامِلَةً وَ دَرَّسَ الْاَحَادِيْثَ النَّبَوِيَّةَ مِنَ الصِّحَاحِ وَالسُّنَنِ بِجَامِعَةِ شَمْسِ الْعُلُوْمِ سِتَّ سَنَوَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ كَامِلَاتٍ فَكَمُلَ مُدَّةُ التَّدْرِيْسِ وَالنَّظْمِ وَالْاِفْتَاءِ وَالتَّعْلِيْمِ مُتَسَلْسِلًا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً كَامِلَةً رَابِحَةً مُرْبِحَةً وَفِي هٰذِهِ الْاَرْبَعِيْنِيَّةِ مِنَ الْمُدَّةِ الرَّابِحَةِ الْمُبَارَكَةِ رَحَلَ اِلَيْهِ خَلْقٌ كَثِيْرٌ قَرَؤُوْا عَلَيْهِ وَ كَتَبُوْا عَنْهُ وَاسْتَفَادُوْا وَ تَخَرَّجَ بِهٖ عُلَمَاءُ كَثِيْرُوْنَ عَامِلُوْنَ اُوْلُوا اِسْتِقَامَةٍ وَهٰذَا اِنْ كَانَ اِلَّا بَرَكَةُ الشَّيْخَيْنِ الْجَلِيْلَيْنِ وَالْاِمَامِ الْهُمَامِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰي عَنْهُمْ وَاَرْضَاهُمْ عَنَّا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

وَصَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلٰي خَيْرِ خَلْقِهٖ وَحَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّي اللّٰهُ تَعَالٰي عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

مَوْلٰنا اَحْمَدُ رِضَا خَانْ ڈبل ایم - اے
بِی : ۷۷ بلاک-۸ ، گُلشَنِ اِقْبَالْ کَرَاچِیْ۔

Phone No. 83210.

# THE JAMIAH AHMADIAH SUNNIAH
## WEST SHOLASHAHAR
## CHITTAGONG.

*Regd. No.* 1237/82 of E.P. 1958-59.

*Ref. No.* _______________ *Date.* 16-12-1968.

This is to certify that Moulana A.F.M. Nasrullah Khan has been serving as Principal Jamiah Ahmadiah Sunniah for the last a few years with entire satisfaction of Managing committee and of the students. He is amiable, intelligent with pleasing manners and presence. He is very learned with tact and sincerity. Under his guidance, the Jamiah has been progressing very satisfactorily. I have no hesitation to say that he will prove himself an asset for any educational institution.

I wish him all success in life.

16. 12. 68

Sd/-Z.A. Chodhury.
President. 16-12-1968.

Seal.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ وَجْہَ حَبِیْبِہٖ بِتَجَلِّیَاتِ الْجَمَالِ فَتَلَأْلَأَ مِنْہُ نُوْرًا وَّاَبْصَرَ فِیْہِ غَایَاتِ الْکَمَالِ فَفَرِحَ بِہٖ سُرُوْرًا فَصَدَّرَہٗ عَلٰی یَدِہٖ وَ صَافَاہُ وَ اٰدَمُ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا وَلَا الْقَلَمُ کَاتِبًا وَلَا اللَّوْحُ مَسْطُوْرًا فَھُوَ مَخْزَنُ کَنْزِ الْوُجُوْدِ وَ مِفْتَاحُ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ قِبْلَۃُ الْوَاجِدِ وَ الْمَوْجُوْدِ وَ صَاحِبُ لِوَاءِ الْحَمْدِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ الَّذِیْ لِسَانُ مَرْتَبَتِہٖ یَقُوْلُ ←

## اَلْقَصِیْدَۃُ التَّائِیَّۃُ الْفَارِضِیَّۃُ

وَ اِنِّیْ وَ اِنْ کُنْتُ ابْنَ اٰدَمَ صُوْرَۃً فَلِیْ فِیْہِ مَعْنًی شَاھِدٌ بِاُبُوَّتِیْ

گفتا بصورت ارچہ ز اولادِ آدمم ازوی بمرتبہ زہمہ حال برترم

چوں بنگرم در آئینہ عکسِ جمالِ خویش گردد ہمہ جہان بحقیقت مصورم

خورشید آسمانِ ظہورم عجب مدار ذرات کائنات اگر گشت مظہرم

ارواحِ قدس چیست نمودارِ معنیم اشباحِ انس چیست نگہ دارِ پیکرم

## اَلْقَصِیْدَۃُ التَّائِیَّۃُ الْفَارِضِیَّۃُ

وَ مِنْ مَّطْلَعِیْ النُّوْرُ الْبَسِیْطُ کَلَمْعَۃٍ وَ مِنْ مَّشْرَعِیْ الْبَحْرُ الْمُحِیْطُ کَقَطْرَۃٍ

بحرِ محیط رشحۂ (رشح) از فیضِ فائضم نورِ بسیط لمعۂ از نورِ زاہرم

از عرش تا بفرش ہمہ ذرہ بود در نورِ آفتابِ ضمیرم منورم

روشن شود ز روشنیٔ ذاتِ من جہان گر پردہ صفاتِ خود از ہم فرو درم

آبی کہ زندہ گشت ازو خضرِ جاودان آن آب چیست قطرۂ از حوضِ کوثرم

وَ آن دم کزو مسیح ہمی مردہ زندہ کرد یک نفخہ بود از نفسِ روحِ پرورم

فی الجملہ مظہرِ ہمہ اسماء است ذاتِ من بل اسمِ اعظمم بحقیقت چو بنگرم

اَشِعَّۃُ اللَّمْعَاتِ لِلْجَامِیْ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیْ

صفحہ ۲۷ تا ۳۰ ایرانی چھاپ

# تمہیدِ مہید اور بنیادی مقدمۂ عیدِ میلادُ النبی ﷺ کے ابنیہ و مبانی کی نویدِ مجید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدُ للہِ مُنزّلِ الحِکَم علٰی قُلُوبِ الکلِم بِأحدِیّۃِ الطّریقِ الأُمَمِ مِن المقامِ الأقدمِ و اِن اختلفتِ المِلَلُ و النِّحَلُ لِاختلافِ الأُممِ و صلّی اللہُ علٰی مُمِدِّ الھِمَمِ مِن خزائنِ الجُودِ و الکرمِ بالقِیلِ الأقوَم محمّدٍ و آلہٖ و صحبہٖ و سلّم امّا بعد آنکہ اِمامِ ہُمام (۱) اعلٰی حضرت عظیمُ البرکۃ احمد رضا خان افغانی مُقرّی ثم البریلوی قدّس سرّہٗ السّامی مَلِکُ الکلام ہیں اور مُسلّمہ یہ مقولہ زبان زدِ خاص و عام ہے کہ کلامُ المُلوکِ مُلوکُ الکلام (بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے) تو ظاہر و باہر ہے کہ کلامِ امامِ ہُمام مَلِکُ الکلام ہیں امام احمد رضا خان افغانی مُقرّی قدّس سرّہٗ السّامی نے سیّدِ دو سرا علیہِ التحیّۃ و الثّناء کے اخلاقِ عظیمہ اور بلند مرتبہ نعوتِ نعتۃ (۲) کو اپنے کلامِ بلاغت نظام کی سِلک و لڑی میں اس طور پر پرودیا ہے کہ جامعیّتِ معانی، اجمالِ جمال اور اِغلاق کے لحاظ سے تفہیم و اِفہامِ افہام کے لئے حلّ طلب، تشریح خواہ اور خواہانِ تسہیل رہا ہے۔

چونکہ بنیادی مقدّمۂ عیدِ میلادالنبی صلّی اللہ علیہ وسلّم سیّدِ دو سرا علیہِ التحیّۃ و الثّناء کے اخلاقِ کریمہ اور بلند مرتبہ نعوتِ نعتۃ کے پرتوِ جمال کے اِراءۃ (دکھا دینے) کے لئے صاف شفّاف اور صالح آئینہ بھی ہے اور اُن کے بیان کے لئے زبانِ بیان بھی

---

۱۔ ہُمام۔ بادشاہ، بزرگ ہمت ۱۲ (۲) نُعتۃ۔ یقال عبدُک نعتۃٌ او امتُک نعتۃٌ بندہ یا کنیز تو نہایت بلند مرتبہ است ۱۲

اِس لئے یہی بُنیادی مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النّبی صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِمَامُ مَلِکُ الکَلَامِ کے کَلَامِ بَلَاغَت نِظَامِ کے فَہمُ وَافہَامِ کے لئے اَز بَس کَافِی وَشَافِی رہا ہے اور اس کے اِغلاقِ کَلَامِ کے لئے کُنجی بھی۔ اور اسی بُنیادی مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النبی صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کے مَذکُورہ قُرآنی آیاتِ بَیّنہ اور اَحادِیث نَبَوِیّہ عَلیٰ قَائِلِہَا اَلفُ اَلفِ التَّحِیَّۃ سے اِمَامِ ہُمَامُ مَلِکُ الکَلَامِ کے آرتیہ مُنتخلہ (۱) حَلِّ طَلَب، مُغلَق وَ مُجمَل مَنظُومہ اَشعَارِ شعور بار مُستفاد ہیں اور اس بُنیادی مُقدّمۂ عِیدِ مِیلادُ النّبی صَلّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ میں مَذکُورہ عَنَاوِین وَ مَضَامِین اِمَامُ مَلِکُ الکَلَامِ کے منتخلہ اَشعَارِ کَمَالُ شِعَار کے مَبَانِی وَ مَعَانِی پر مُنطبق ہیں اور مَعَانِی وَ مَبَانی نیز اُن کے آثَار وَ اِظہَارِ اَسرَار پر دونوں بَاہَم مُوَافِق بھی ہیں و اَز رُوئے اِطبَاق (۲) وَ اِنطِبَاق (۳) وَ بَلِحَاظِ وِفَاق (۴) وَ اِتّفَاق وُہ مُنتخلہ مَنظُومہ اَشعَار تَرتِیب وَار یُوں فَیض بَار ہیں:

تُم سے کھُلا بَابِ جُود تُم سے ہے سَب کا وُجود
تُم سے ہے سَب کی بَقا تُم پہ کروروں درود

تُم سے خُدا کا ظُہور اُس سے تمہارا ظُہور
لِم ہے یہ وُہ اِن ہُوا تم پہ کروروں درود

مَظہرِ حَق ہو تُمہیں مُظہِرِ حَق ہو تُمہیں
تُم میں ہے ظَاہِر خُدا تُم پہ کروروں درود

طَیبہ کے مَاہِ تَمَام جُملہ رُسُل کے اِمَام
نَوشَہِ (۵) مُلکِ خُدا تُم پہ کروروں درود

تُم ہو جَوَاد و کَرِیم تُم ہو رَؤف رَحِیم
بھیک ہو دَاتا عَطا تُم پہ کروروں درود

نَافِع وَ دَافِع ہو تُم شَافِع وَ رَافِع ہو تُم
تُم سے بَس اَفزوں خُدا تُم پہ کروروں درود

تُم سے جہَان کا نِظَام تُم پہ کروروں سَلَام
تُم پہ کروروں ثَنا تُم پہ کروروں درود

خَلق کے حَاکِم ہو تُم رِزق کے قَاسِم ہو تُم
تُم سے مِلا جو مِلا تُم پہ کروروں درود

---

(۱) منتخلہ - بیختہ شدہ و بہتر را گزیدہ شدہ۔ (۲) اِطبَاق - اِجمَاع کردن و پوشانیدن ۱۲ (۳) اِنطِبَاق - موافق و برابر شدن ۱۲ (۴) وِفَاق - گکتاب ساز داری کردن ۱۲ - (۵) نَوشَہ بِالفَتح نوجوان و نَودَامَاد را نیز گویند و بِالضّم دواو مجہول خوش و خرّم ۱۲ نَصَرَ اللّٰہ نَصرَہُ اللّٰہ

گیسو و قد لام الف کردو بلا منصرف — لا کے تہ تیغ لا تم پہ کروروں درود
ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی — کوئی کمی سرورا تم پہ کروروں درود
کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ — تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود
کام غضب کے کیے اس پہ ہے سرکار سے — بندوں کو چشم رضا تم پہ کروروں درود
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے — جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں دردو
آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس — بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے — ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

(صفحہ ۱۳ - ۱۶ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا:

زمین و زمان، تمہارے لیے مکین و مکان، تمہارے لیے
چنین و چنان، تمہارے لیے بنے دو جہان، تمہارے لیے
دہن میں زبان، تمہارے لیے بدن میں ہے جان، تمہارے لیے
ہم آئے یہاں، تمہارے لیے اٹھیں بھی وہاں، تمہارے لیے
فرشتے خدم، (۱) رسول حشم، (۲) تمام امم، غلام کرم
وجود و عدم، حدوث و قدم، جہاں میں عیاں تمہارے لیے
کلیم و نجی، مسیح و صفی، خلیل و رضی، رسول و نبی
عتیق و وصی، غنی و علی، ثنا کی زبان تمہارے لیے

---

(۱) خدم بمعنی خادم چاکر و پیشکش و خدمتگار ۱۲
(۲) حشم درو واحد و جمع یکسان است۔ ۱۲ نصر اللہ نصرہ اللہ تعالیٰ

اِصالتِ کُل ، اِمامتِ کُل ، سِیادتِ کُل ، اِمارتِ کُل
حکومتِ کُل ، وِلایتِ کُل ، خُدا کے یہاں تمہارے لیے

تمہاری چمک ، تمہاری دمک ، تمہاری جھلک ، تمہاری مہک
زمین و فلک ، سماک و سمک ، میں سکّہ نشاں تمہارے لیے

وہ کنزِ نہاں ، یہ نورِ فشاں ، وہ کُن سے عیاں ، یہ بزمِ فکاں
یہ ہر تن و جاں ، یہ باغِ جناں ، یہ سارا سماں تمہارے لیے

ظہورِ نہاں ، قیامِ جہاں ، رکوعِ مہاں ، سجودِ شہاں
نیازیں یہاں ، نمازیں وہاں ، یہ کس کے لیے ہاں تمہارے لیے

یہ شمس و قمر ، یہ شام و سحر ، یہ برگ و شجر ، یہ باغ و ثمر
یہ تیغ و سپر ، یہ تاج و کمر ، یہ حکم رواں تمہارے لیے

یہ فیض دیئے ، وہ جود کیئے ، کہ نام لیے زمانہ جیے
جہاں نے لیے تمہارے دیئے یہ اکرمیاں تمہارے لیے

سحابِ کرم ، روانہ کیئے کہ آبِ نعم ، زمانہ پیئے
جو رکھتے تھے ہم ، وہ چاک سیئے ، یہ سترِ (۱) بداں تمہارے لیے

ثنا کا نشاں ، وہ نور فشاں کہ مہرِ (۲) وشاں (۳) بآں ہمہ شاں
بسایہ کشاں ، مواکب شاں ، یہ نام و نشاں تمہارے لیے

عطاءِ ارب ، (۴) جلائے کرب ، (۵) فیوضِ عجب ، بغیر طلب
یہ رحمتِ رب ہے کس کے سبب ، بربِّ جہاں ، تمہارے لیے

---

(۱) سَتر (ن) بالفتح پوشیدن و باز داشتن از سوال و بالکسر پردہ ستور و استار جمع ۱۲۔ (۲) مِہر بالکسر بزرگ و سردارِ قوم ۱۲۔ (۳) وَشاں جمع وَش خوب و خوش ۱۲۔ (۴) اِرَب بالکسر و بای موحدہ بمعنی حاجت ۱۲۔ (۵) کَرَب بے آرام و اندوگین شدن ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

ذنوبِ فنا ، عیوبِ ہبا، (۱) قلوبِ صفا ، خطوبِ روا

یہ خوب عطا ، کروب زدا ، پئے دل و جان تمہارے لئے

نہ جن و بشر ، کہ آٹھ پہر ، ملائکہ در پہ بستہ کمر

نہ جبہہ و سر ، کہ قلب و جگر ہیں سجدہ کنان تمہارے لئے

نہ روح امین ، نہ عرشِ برین ، نہ لوحِ مبین ، کوئی بھی کہیں

خبر ہی نہیں ، جو رمزیں کھلیں ازل کی نہان تمہارے لئے

جنان میں چمن ، چمن میں سمن ، (۲) سمن میں پھبن ، (۳) پھبن میں دلہن

سزائے محن ، پہ ایسے منن ، یہ امن و امان تمہارے لئے

کمالِ مہان ، (۴) جلالِ شہان ، جمالِ حسان ، میں تم ہو عیان

کہ سارے جہان بروزِ (۵) فکان ، ظلِ آئینہ سان (۶) تمہارے لئے

یہ طور کجا ، سپہر تو کیا ، کہ عرشِ علا بھی دور رہا

جہت سے وراء ، (۷) وصال ملا ، یہ رفعتِ (۸) شان تمہارے لئے

خلیل و نجی ، مسیح و صفی ، سبھی سے کہی ، کہیں بھی بنی

یہ بے خبری ، کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تمہارے لئے

بنورِ صدا ، سماں (۹) یہ بندھا ، یہ سدرہ اٹھا ، وہ عرش جھکا

صفوفِ سما نے سجدہ کیا ، ہوئی جو اذان تمہارے لئے

---

(۱) ہبا - غبار - گرد وہوا کہ از روزن در آفتاب پیدا شود ۱۲۔ (۲) سمن - بفتحتین گلے است سفید و خوشبو ۱۲ نصر اللہ (۳) پھبن - تناسب و آرائش (۴) مہان - سرداران ۱۲۔ (۵) بروز (ن) بر آمدن بسوئے فضا و نمایان شدن ۱۲ (۶) سان - طرز و روش، نظیر و مانند ۱۲۔ (۷) وراء - بفتح و مد پس و عقب (۸) رفعت - بالکسر بلندی ۱۲ ۔ (۹) سماں - کیفیت - تحویت - منہ نصرہ اللہ و نصرہ

یہ مرحمتیں، کہ کچی متیں، (۱) نہ چھوڑیں لتیں، (۲) نہ اپنی گتیں (۳)

قصور (۴) کریں، اور ان سے بھریں، قصور (۵) جناں تمہارے لیے

فنا بدرت، بقا بیرت، زہر دو جہت بگرد سرت

ہے مرکزیت تمہاری صفت، کہ دونوں کمان تمہارے لیے

اشارے سے چاند، چیر دیا، چھپے ہوئے خور کو پھیر لیا

گئے ہوئے دن کو عصر کیا، یہ تاب و تواں تمہارے لیے

صبا وہ چلے، کہ باغ پھلے، وہ پھول کھلے، کہ دن ہوں بھلے

لوا کے تلے، ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لیے

(صفحہ ۵۲ تا ۵۵ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا:

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے — باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

حرمان نصیب ہوں تجھے امیدگہ کہوں — جانِ مراد و کانِ تمنا کہوں تجھے

اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں — اے جانِ جاں میں جانِ تجلّی (۶) کہوں تجھے

تیرے تو وصف، عیبِ تناہی سے ہیں بری — حیران ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

بے داغ لالہ، یا قمرِ بے کلف (۷) کہوں — بے خار گلبنِ چمن آرا کہوں تجھے

گلزارِ قدس کا گلِ رنگیں ادا کہوں — درمانِ دردِ بلبلِ شیدا کہوں تجھے

صبحِ وطن پہ شامِ غریباں کو دوں شرف — بیکس نواز گیسوؤں والا کہوں تجھے

---

(۱) مت - عقل و دانش ۱۲۔ (۲) لت - عادتِ بد (۳) گت - رفتار۔ ۱۲ (۴) قصور - بالفتح (ن) یقال قصر عن الامرِ قصورا باز ایستاد از کار و فروماند و عاجز گردید و قصر علی الامرِ قصرا بر گردانید اور ابر کار ۱۲۔ (۵) قصور جمع قصر است بالفتح خانہ و قلعہ ۱۲۔

(۶) تجلّی - فارسیان تجلّیِ را تجلّی میخوانند گویای ماقبل مکسور را الف خواندن خلاف قاعدہ عربی است لیکن این تصرف نوعی از تفریس است کہ تمنی را تمنا و تماشے را تماشا میخوانند ۱۲۔ (۷) کلف - بفتحتین داغہائے تیرہ کہ بر رخسارہ بعضی مردم پدید آید ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ

مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے

اس مردہ دل کو مژدہ حیاتِ ابد کا دوں
تاب و توانِ جانِ مسیحا کہوں تجھے

کہہ لیگی سب کچھ اُن کے ثناخوان کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے

لیکن رضا نے ختمِ سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(صفحہ ۸۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

نارِ دوزخ کو چمن کر دے بہارِ عارض (۱)
ظلمتِ حشر کو دن کر دے نہارِ عارض

میں تو کیا چیز ہوں خود صاحبِ قرآں کو شہا
لاکھ مصحف سے پسند آئی بہارِ عارض

جیسے قرآن ہے وِرد اس گلِ محبوبی کا
یوں ہی قرآں کا وظیفہ ہے وقارِ عارض

گرچہ قرآن ہے نہ قرآن کے برابر لیکن
کچھ تو ہے جس پہ ہے وہ مدح نگارِ عارض

طور کیا عرش جلے دیکھ کے وہ جلوۂ گرم
آپ عارض ہو مگر آئینہ دارِ عارض

طرفہ (۲) عالم ہے وہ قرآن ادھر دیکھیں ادھر
مصحفِ پاک ہو حیران بہارِ عارض

ترجمہ ہے یہ صفت کا وہ خود آئینۂ ذات
کیوں نہ مصحف سے زیادہ ہو وقارِ عارض

جلوہ فرمائیں رخ دل کی سیاہی مٹ جائے
صبح ہوجائے الٰہی شبِ تارِ عارض

نامِ حق پر کرے محبوب دل و جان قربان
حق کرے عرش سے تا فرش نثارِ عارض

مشکبو زلف سے رخ چہرہ سے بالوں میں شعاع
معجزہ ہے حلب (۳) زلف و تتارِ عارض

حق نے بخشا ہے کرم نذرِ گدایان ہو قبول
پیارے اک دل ہے وہ کرتے ہیں نثارِ عارض

آہ بے مائگیٔ دل کہ رضائے محتاج
لے کر اک جان چلا بہرِ نثارِ عارض

صفحہ ۲۸ - ۲۹ حصہ اول حدائق بخشش

---

(۱) عارض - رخسارہ و ابرو وانچہ در محاورات بمعنی رخسارہ است عارض بفتح راہت و برای معنی دیگر بکسر را در منتہی الارب عارض بمعنی صفحہ گردن و ہر دو طرف روی و ہر دو جانب دہن نوشتہ است ۱۲۔ (۲) طرفہ بالضم شگفت ۱۲ (۳) حلب (س) سیاہ شد حلب سیاہ ۱۲۔ شیخ الحدیث ابوالفتح و ابوالمنصور محمد نصراللہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ ۱۲

اور فرمایا!

نقطۂ سرِّ وحدت پہ یکتا درود — مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

پرتوِ اسمِ ذاتِ احد پر درود — مقطعِ ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

شمعِ بزمِ دنیٰ ھو میں گم کن انا — شرحِ متنِ ھویّت پہ لاکھوں سلام

سرِّ غیبِ ہدایت پہ غیبی درود — عطرِ جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

انتہاءِ دوئی ابتداءِ یکی — جمع و تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

کثرتِ بعدِ قلت پہ اکثر درود — عزتِ بعدِ ذلت پہ لاکھوں سلام

مصدرِ مظہریت پہ اظہر درود — مظہرِ مصدریت پہ لاکھوں سلام

وصف جسکا ہے آئینۂ حق نما — اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

معنیٔ قد رأی مقصدِ ما طغیٰ — نرگسِ باغِ قدرت پہ لاکھوں سلام

رفعِ ذکرِ جلالت پہ ارفع درود — شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

سببِ ہر سبب منتہائے طلب — علتِ جملہ علت پہ لاکھوں سلام

ربِّ اعلیٰ کی نعمت پہ اعلیٰ درود — حق تعالیٰ کی منت پہ لاکھوں سلام

اصلِ ہر بود و بہبود و تخمِ وجود — قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں — غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم — شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

ماہِ لاہوتِ خلوت (۱) پہ لاکھوں درود — شاہِ ناسوتِ جلوت (۲) پہ لاکھوں سلام

---

(۱) خلوت - بالفتح است نہ بالکسر خالی شدن ۱۲۔ (۲) جلوت بالفتح ظاہر کردن و نمودن خود را بمردم و این ضدِ خلوت است ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ تعالیٰ۔

کاش محشر میں جب اُن کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُن کی شوکت پہ لاکھوں سلام
مجھ سے خدمت کی قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صفحہ ۲۸ تا ۳۷ حصہ دوم حدائق بخشش

اور فرمایا!

محمد مظہرِ کامل ہے حق کی شانِ عزت کا
نظر آتا ہے اِس کثرت میں کچھ اندازِ وحدت کا
یہی ہے اصلِ عالم مادہ ایجادِ خلقت کا
یہاں وحدت میں برپا ہے عجب ہنگامہ کثرت کا
اِدھر اُمت کی حسرت (۱) پر اُدھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردشِ چشمِ شفاعت کا
بڑھیں اس درجہ موجیں کثرتِ افضال (۲) والا کی
کنارہ مل گیا اُس نہر سے دریائے وحدت کا
ہوئے کمخوابیٔ ہجراں میں ساتوں پردے کمخوابی (۳)
تصور خوب باندھا آنکھوں نے استارِ (۴) تربت کا
یقیں ہے وقتِ جلوہ لغزشیں پائے نگہ پائے
ملے جوشِ صفائے جسم سے پاؤں حضرت کا
یہاں چھڑکا نمک واں مرہم کافور ہاتھ آیا
دلِ زخمی نمک پروردہ ہے کس کی ملاحت (۵) کا

---

(۱) حسرت - دریغ و پشیمانی ۱۲ (۲) افضال - افزون آمدن و افزونی نمودن در حسب و یعدی بعلی و بعن و نیکوئی کردن بصلتہ بعلی و افزون اوردن از چیزی و یعدی بعلی ۱۲ (۳) کمخاب - بالفتح پشم باریک کہ آنرا بہندی رونوا گویند ۱۲ (۴) استار - جمع ستر پردہ ۱۲ - (۵) ملاحت و ملوحہ بغیر تشدید نمکین و خوب روی شدن و بتشدید تا کلکانہ - نمکسان ۱۲ - ابوالفتح محمد نصر اللہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ تعالیٰ -

الٰہی منتظر ہوں وہ خرام (۱) ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِ ذرائع داب ہے اپنی شریعت کا

رضائے خستہ (۲) جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن انکی رحمت کا

(صفحہ ۱۲-۱۳ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جہاں کی خاکروبی نے چمن آراء کیا تجھ کو
صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی کچھ دن خاک چھانی ہے

شہا کیا ذات تیری حق نما ہے فردِ امکاں میں
کہ تجھ سے کوئی اول ہے نہ تیرا کوئی ثانی ہے

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کنزِ آمال و امانی ہے

درودیں صورتِ ہالہ محیطِ ماہِ طیبہ ہیں
برستا امتِ عاصی پہ اب رحمت کا پانی ہے

تعالی اللہ استغنا تیرے در کے گداؤں کا
کہ ان کو عار فرّ و شوکتِ صاحب قرانی (۳) ہے

وہ سرگرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطرِ صندل (۴) کی زمیں رحمت کی گھانی (۵) ہے

---

(۱) خرام - بکسر اول رفتار نرم باناز ۱۲۔ (۲) خستہ - رنجیدہ، زخمی (۳) صاحبِ قِران - لقب امیر تیمور است کہ بادشاہ شش اقلیم بودہ است۔ و کسیکہ وقت ولادت او زہرہ و مشتری را قِران باشد آزا نیز صاحب قران گویند ۱۲۔ (۴) صندل - چندن، ایک قسم خوشبو ۱۲۔ (۵) گھانی - تلوں یا سرسوں کی وہ مقدار جو ایک بار کولھو میں پیلنے کے لئے ڈالی جائے۔ گھانی کر - کولھو چلانا - تیل نکالنا۔ ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ و نصرہ

یہ سر ہو اور وہ خاکِ در، وہ خاکِ در ہو اور یہ سر
رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی (۱) ہے
(صفحہ ۸۶ حصہ اول حدائق بخشش

اور فرمایا!
انہیں کی بو مایۂ سمن (۲) ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے
تیری جلو میں ہے ماہِ طیبہ ہلالِ ہر مرگ و زندگی کا
حیاتِ جاں کا رکاب میں ہے مماتِ اعداء کا ذہاب (۳) میں ہے
سیاہ لباسانِ دارِ دنیا و سبز پوشانِ عرشِ اعلیٰ
ہر ایک ہے ان کے کرم کا پیاسا یہ فیض ان کی جناب میں ہے
وہ گل ہیں، لبہائے نازک ان کے، ہزار جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے
جلی ہے سوزِ جگر سے جاں تک ہے طالبِ جلوۂ مبارک
دکھادو وہ لب کہ آبِ حیواں کا لطف جن کے خطاب میں ہے
کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر میرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیعِ محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے
گنہ کی تاریکیاں یہ چھائی امنڈ (۴) کے کالی گھٹائیں (۵) آئیں
خدا کے خورشید مہر فرما کہ ذرہ بس اضطراب میں ہے

---

(۱) ٹھانی - پختہ ارادہ منصوبہ باندھنا ۱۲۔ (۲) سمن گلیست سفید و خوشبو ۱۲ (۳) ذہاب - زوال - شمشیر - پرتلا ۱۲۔ (۴) امنڈنا - جوش پر آنا۔ (۵) گھٹائیں - ابر محیط و گردند را گھٹائیں میگویند ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ

کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

اور فرمایا! (صفحہ ۸۰-۸۱ حصہ اول حدائق بخشش)

وہی جلوہ شہر بشہر ہے وہی اصل عالم و دہر ہے
وہی بحر ہے وہی لہر (۱) ہے وہی پاٹ (۲) ہے وہی دھار (۳) ہے
یہ سمن (۴) یہ سوسن (۵) و یاسمن (۶) یہ بنفشہ (۷) سنبل و نسترن (۸)
گل و سرو لالہ بھرا چمن وہی ایک جلوہ ہزار ہے
یہ صبا سنک (۹) وہ کلی چٹک یہ زبان چہک (۱۰) لب جو چھلک
یہ مہک (۱۱) جھلک یہ چمک دمک (۱۲) سب اُسی کے دم کی بہار ہے
وہ نہ تھا تو باغ میں کچھ نہ تھا وہ نہ ہو تو باغ ہو سب فنا
وہی جان ہے جان سے ہے بقا وہی بن (۱۳) ہے بن سے ہی بار ہے
وہ اُٹھیں چمک کی تجلیاں کہ مٹا دیں سب کی تعلیاں
دل و جان کو بخشیں تسلیاں ترا نور بارد و حار ہے
ترے دینِ پاک کی وہ ضیاء (۱۴) کہ چمک اُٹھی رہِ اصطفا
جو نہ مانیں آپ سقر گیا کہیں نور ہے کہیں نار ہے
کوئی جان بن کے مہک رہی کسی دل میں اُس سے کھٹک رہی
نہیں اُس کے جلوے میں یک رہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے

---

(۱) لہر- موج دریا- جزر و مد- جوار بھاٹا ۱۲۔ (۲) پاٹ- چوڑائی، چکی کا پتھر ۱۲۔ (۳) دھار- پانی کا بہاؤ ۱۲۔ (۴) سمن- گلیست سفید و خوشبو ۱۲۔ (۵) سوسن- گل آسمان گون و سفید- سفید را آزاد و کبود را ابر سا گویند ۱۲۔ (۶) یاسمن- یاسمن و یاسمین و یاسمون و یاسم گلے است۔ خوشبو دو قسم اند سفید و زرد و کبود آنرا چنبیلی گویند ۱۲۔ (۷) بنفشہ- چنبیلی (۸) نسترن- گلیست خوشبودار نسرین و سیوتی نیز نام دارد (۹) سنک- (ع) راہہائے روشن و بالفتح سنک جنون ۱۲۔ (۱۰) چہک- خوش الحانی ۱۲۔ (۱۱) مہک- خوشبو ۱۲۔ (۱۲) دمک- درخشندگی۔ (۱۳) بن- بیخ درخت و پایان ہر چیز۔ (۱۴) ضیاء- بالکسر روشنی آفتاب، ضیاء از نور قوی است و نور از سنا قوی تر است ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ

وہی نذرِ شہ میں زرِ نکو، جو ہو اُن کے عشق میں زرد رو
گلِ خلد اُس سے ہو رنگ جو، یہ خزاں وہ تازہ بہار ہے

وہی آنکھ اُن کا جو مونھ تکے، وہی لب کہ محو ہوں نعت کے
وہی سر جو اُن کے لیے جھکے، وہی دِل جو اُن پہ نثار ہے

نظر اِک چمن سے دوچار ہے، نہ چمن چمن بھی نثار ہے
عجب اُس کے گل کی بہار ہے، کہ بہار بلبلِ زار ہے

یہ ادب جھکالو سر دِلا، کہ میں نام لوں گل و باغ کا
گلِ تر محمدِ مصطفیٰ، چمن اُن کا پاک دیار ہے

یہ ادب کہ بلبلِ بے نوا، کبھی کھل کے کر نہ سکے نوا
نہ صبا کو تیز روش روا، نہ چھلکتی (۱) نہروں کی دھار ہے

نہ دِلِ بشر ہی فگار ہے، کہ ملک بھی اُس کا شکار ہے
یہ جہاں کہ ہژدہ ہزار ہے، جسے دیکھو اُس کا ہزار (۲) ہے

نہیں سر کہ سجدہ کناں نہ ہو، نہ زباں کہ زمزمہ خواں نہ ہو
نہ وہ دِل کہ اُس پہ تپاں نہ ہو، نہ وہ سینہ جس کو قرار ہے

یہ کسی کا حسن ہے جلوہ گر، کہ تپاں ہیں خوبوں کے دِل جگر
نہیں چاک جیبِ گل و سحر، کہ قمر بھی سینہ فگار ہے

---

(۱) چھلکنا - نیچے گرنا ۱۲۔

(۲) ہزار - بمعنی عاشق، بلبل، عندلیب۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ۔

وہ ہے بھینی بھینی وہاں مہک کہ بسا ہے عرش سے فرش تک

وہ ہے پیاری پیاری وہاں چمک کہ وہاں کی شب بھی نہار ہے

کوئی اور پھول کہاں کھلے، نہ جگہ ہے جوششِ حسن سے

نہ بہار اور پہ رخ کرے کہ جھپک (۱) پلک کی تو خار (۲) ہے

ترے صدقے تیرے صفِ نعال سے، ملے دو نوالے نوال سے

وہ بنا کہ اس کے اگال سے، بھری سلطنت کا اَدھار (۳) ہے

رسل و ملک پہ درود ہو، وہی جانے ان کے شمار کو

مگر ایک ایسا دکھا تو دو، جو شفیعِ روزِ شمار ہے

نہ حجاب چرخ مسیح پر، نہ کلیم و طور نہاں مگر

جو گیا ہے عرش سے بھی ادھر وہ عرب کا ناقہ سوار ہے

وہ تری تجلی کو دل نشین، کہ جھلک رہے ہیں فلک زمین

ترے صدقے میرے مہِ مبین، مری رات کیوں ابھی تار ہے

مری ظلمتیں ہیں ستم مگر، ترا مہ نہ مہر کہ مہر گر

اگر ایک چھینٹ پڑے ادھر شبِ داج (۴) ابھی تو نہار ہے

گنہِ رضا کا حساب کیا، وہ اگرچہ لاکھوں سے ہیں سوا

مگر اے عفو تیرے عفو کا تو حساب ہے نہ شمار ہے

(صفحہ ۵۵ تا ۵۷ حصہ دوم حدائق بخشش)

---

(۱) جھپک - (مونث) حیا پلکوں کا۔ کھلنا اور بند ہونا ۱۲۔

(۲) خار ہونا، ناگوار گزرنا (۳) اَدھار (مذکر) خوراک ۱۲ منہ نصرہ اللہ۔ (۴) داج - لفظ فارسی است بمعنی تاریک و تاریکی است و بسیار تاریک را نیز می گویند یقال لیل دجوجی یعنی شبیست بسیار تاریک و بعیر دجوجی وناقہ دجوجیۃ سخت سیاہ ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ۔

اور فرمایا!

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں، ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں
بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جاں (۱) نہیں

وہی نور حق وہی ظل رب، ہے انہیں سے سب، ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں

وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

دو جہاں کی بہتریاں نہیں کہ امانی (۲) دل و جان نہیں
کہو کیا ہے وہ جو یہاں نہیں مگر اک "نہیں" کہ وہ ہاں نہیں

بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں

سر عرش پر ہے تیری گزر دل فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہدو یاس و امید سے، وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں

میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن (۳) ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

---

(۱) جان (ہ) پہچان۔ واقفیت۔ آگہی ۱۲

(۲) امانی۔ جمع امنیۃ بالضم وشد الیاء آرزو۔ قولہ تعالیٰ الا امانی۔ البقرہ ۷۸۔ سنہ ۱۲۔ تمنی آرزو بر آوردن ۱۲۔

(۳) سخن بفتحتین و بضم اول و فتح ثانی و بفتح اول و ضم ثانی بہر سہ وجہ درست است و سخون بفتح اول و ضم ثانی نیز بمعنی سخن و کلام آمدہ ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نضرہ

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے (۱) فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

یہ نہیں کہ خلد نہ ہو نکو وہ نکوئی کی بھی ہے آبرو
مگر اے مدینہ کی آرزو جسے چاہے تو وہ سماں (۲) نہیں

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں (۳) نہیں

نہیں جس کے رنگ کا دوسرا نہ تو ہو کوئی نہ کبھی ہوا
کہو اس کو گل کہے کیا کوئی کہ گلوں کا ڈھیر کہاں نہیں

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارۂ ناں نہیں

(صفحہ ۴۷ - ۴۸ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

جس کے جلوے سے احد ہے تاباں، معدنِ نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہو کر قرباں دلِ سنگیں کی جلاء کرتے ہیں

کیوں نہ زیبا ہو تجھے تاجوری تیرے ہی دم کی ہے سب جلوہ گری
ملک و جن و بشر حور و پری جان سب تجھ پہ فدا کرتے ہیں

تو ہے وہ بادشاہِ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرشِ ایواں تیری دولت کی دعا کرتے ہیں

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا (۴)
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں

---

(۱) لچے - جھکے ۱۲ (۲) سماں - مزا، کیفیت ۱۲ (۳) چماں - بفتح بناز خراماں و برفتار از جب ناز بہر سو میل کنندہ ۱۲ (۴) چرچا - (۵) تذکرہ ۱۲۔ ابوالفتح و ابو منصور محمد نصر اللہ خان السّر روضوی نصرہ اللہ القوی ۱۲

تو ہے خورشیدِ (۱) رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب مہ پارے تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

ماہِ شق گشتہ کی صورت دیکھو کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفیٰ پیارے کی قدرت دیکھو کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

وصفِ رخ اُن کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس والضحیٰ کرتے ہیں
اُن کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں

اپنے مولیٰ کی ہے بس شانِ عظیم، جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

اے بلا بیخردیٔ کفار، رکھتے ہیں ایسے کے حق میں انکار
کہ گواہی ہو گر اُس کو درکار بے زبان بول اُٹھا کرتے ہیں

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں سے چاہتی ہے ہرنی داد
اسی در پہ شترانِ ناشاد گلہ رنج و عنا کرتے ہیں

انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری جن سے دریائے کرم ہے جاری
جوش پر آتی ہے جب غمخواری تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

آستین رحمتِ عالم اُلٹے کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو چہ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں

ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پُر ارمان پھر کر اُن کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

جب صبا آتی ہے طیبہ سے اِدھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخِ رنگین کی ثنا کرتے ہیں

---

(۱) خورشید۔ بکسر شین ویای معروف فصیح است ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ ونضرہ

لب پہ آجاتا ہے جب نام جناب، منہ میں گھل جاتا ہے شہد نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جان بے تاب اپنے لب چوم لیا کرتے ہیں

لب پہ کس منہ سے غم الفت لائیں کیا بلا دل ہے الم جس کا سنائیں
ہم تو ان کے کف پا پر مٹ جائیں، ان کے در پر جو مٹا کرتے ہیں

اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو (۱) لگی ہے کہ اب اس در کے غلام چارۂ درد رضا کرتے ہیں

(صفحہ ۴۹-۵۱ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا!

ملک خاص کبریا ہو — مالک ہر ما سوا ہو
کوئی کیا جانے کہ کیا ہو — عقل عالم سے وراء ہو
کنز مکتوم ازل میں — در مکنون خدا ہو
سب سے اول سب سے آخر — ابتدا ہو انتہا ہو
تھے وسیلے سب نبی، تم — اصل مقصود ہدیٰ (۲) ہو
پاک کرنے کو وضو تھے — تم نماز جانفزا ہو
سب بشارت (۳) کی اذان تھے — تم اذان کا مدعا ہو
سب تمہاری ہی خبر تھے — تم مؤخر مبتدا ہو
قرب حق کی منزلیں تھے — تم سفر کا منتہا ہو
قبل ذکر اضمار کیا، جب — رتبہ سابق آپ کا ہو
طور موسیٰ چرخ عیسیٰ — کیا مساوی دنیٰ ہو
سب جہت کے دائرے میں — شش جہت سے تم ورلو (۴) ہو

---

(۱) لو۔ شوق۔ تصور بندھا ہے یا امید بندھی ہے۔ ۱۲ (۲) ھدیٰ۔ بضم الہاء وفتح الدال ۱۲۔ (۳) بشارۃ۔ مثلثۃ مژدہ ولا تکون مطلقۃ الا بالخیر وانما تکون بالشر اذا کانت مقیدۃ بہ ۱۲۔ بشارۃ بالضم۔ تراشۂ پوست وبالکسر والضم مزد کافی وبالفتح خوب روی وجمال وکلمنۃ از اعلام است ۱۲۔ (۴) ورء۔ وراء۔ کسماء مثلثۃ الآخر مبنیۃ۔ سپس وپیش از اضداد است ومونث آید۔ منہ نصرہ اللہ تعالیٰ۔

| | |
|---|---|
| سب مکاں تم لامکاں میں | تن ہیں تم جانِ صفا ہو |
| سب تمہارے در کے رستے | ایک تم راہِ خدا ہو |
| سب تمہارے آگے شافع | تم حضورِ کبریا ہو |
| سب کی ہے تم تک رسائی | بارگہ تک تم رسا ہو |
| وہ کلس (۱) روضے کا چمکا | سر جھکاؤ کج کلاہو |
| وہ درِ دولت پہ آئے | جھولیاں پھیلاؤ شاہو |
| مصطفیٰ خیر الورےٰ ہو | سرورِ ہر دو سرا ہو |
| اپنے اچھوں کا تصدق | ہم بدوں کو بھی نباہو (۲) |
| کس کے پھر ہو کر رہیں ہم | گر تمہیں ہم کو نہ چاہو |
| بد ہنسیں، تم ان کی خاطر | رات بھر رو دو کراہو |
| بد کریں ہر دم برائی | تم کہو ان کا بھلا ہو |
| ہم وہی ناشستہ رو ہیں | تم وہی بحرِ عطا ہو |
| ہم وہی شایانِ رد ہیں | تم وہی شانِ سخا ہو |
| ہم وہی بے شرم بد ہیں | تم وہی کانِ حیا ہو |
| ہم وہی ننگِ جفا ہیں | تم وہی جانِ وفا ہو |
| ہم وہی قابل سزا کے | تم وہی رحمِ خدا ہو |
| چرخ بدلے دہر بدلے | تم بدلنے سے وراء ہو |
| اب ہمیں ہوں سہو حاشا | ایسی بھولوں سے جدا ہو |
| حق درودیں تم پہ بھیجے | تم مدام اس کو سراہو |
| وہ عطا دے تم عطا لو | وہ وہی چاہے جو چاہو |
| بر تو او پائندہ تو بر ما | تا ابد یہ سلسلہ ہو |
| کیوں رضا مشکل سے ڈریئے | جب نبی مشکل کشا ہو |

(صفحہ ۴۷ - ۵۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

---

(۱) بالکسر آہک و آہک آمیختہ بکاکسترو آنرا صاروج نیز گویند ۱۲ (۲) نباہو - کامل کردو ۱۲-

اور فرمایا

راہِ عرفان سے جو ہم، نادیدہ رو محرم نہیں
مصطفیٰ ہے مسندِ ارشاد پر کچھ غم نہیں

ہوں مسلمان گرچہ ناقص، ہی سہی اے کاملو
ماہیت پانی کی آخر یم سے نم میں کم نہیں

غنچے ما اوحیٰ کے جو، چٹکے دنیٰ کے باغ میں
بلبلِ سدرہ تک ان کے بو سے بھی محرم نہیں

اِس میں زم زم ہے کہ تھم تھم، اُس میں جم جم ہے کہ بیش
کثرتِ کوثر میں زم زم کی طرح کم کم نہیں

پنجۂ مہرِ عرب ہے، جس سے دریا بہہ گئے
چشمۂ خورشید میں تو نام کو بھی نم نہیں

ایسا امی کس لئے، منت کشِ استاذ ہو
کیا کفایت اس کو اقرأ ربک الاکرم نہیں ؟

اوس مہر حشر پر، پڑجائے پیاسو تو سہی
اُس گلِ خنداں کا رونا گریۂ شبنم نہیں

ہے انہیں کے دم قدم سے، باغ عالم کی بہار
وہ نہ تھے عالم نہ تھا گر وہ نہوں عالم نہیں

سایۂ دیوار خاکِ، در ہو یارب اور رضا
خواہشِ دیہیم (۱) قیصر شوقِ تختِ جم نہیں

(صفحہ ۴۶-۴۷ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) دیہیم - بالفتح و یای دوم معروف بمعنی تاج- ۱۲ منہ نصرہ اللہ القوی

اور فرمایا:

رخ دن ہے یا مہرِ سما، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں
شبِ زلف یا مشکِ ختا (۱) یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ممکن میں یہ قدرت کہاں، واجب میں عبدیت کہاں
حیراں ہوں یہ بھی ہے خطاء یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

حق یہ کہ ہیں عبد اِلٰہ، اور عالمِ امکاں کے شاہ
برزخ ہیں وہ سرِّ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

بلبل نے گل ان کو کہا، قمری نے سروِ جانفزا
حیرت نے جھنجلا کر کہا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا، اب ہوگی یا روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

کوئی ہے نازاں زہد پر، یا حسنِ توبہ ہے سپر
یاں ہے فقط تیری عطا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

دن لہو میں کھونا تجھے، شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

رزقِ خدا کھایا کیا، فرمانِ حق ٹالا کیا
شکرِ کرم ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

ہے بلبلِ رنگیں رضا، یا طوطیٔ نغمہ سرا
حق یہ کہ واصف ہے ترا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(صفحہ ۴۹ حصہ اول حدائق بخشش)

---

(۱) ختن - بالضم معرفہ شہرے است بباب الابواب و ختا بفتح و بدون ہمزۃ نام شہریست مابین ترکستان و چین و توران ۱۲ محمد نصر اللہ الافغانی نصرہ اللہ القوی۔

اور فرمایا:

پھر کے گلی گلی تباہ، ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں

دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصتِ قافلہ کا شور، غش سے ہمیں اٹھائے کیوں

سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو، پالتے ہی غریب کو

روئیں جو اب نصیب کو، چین کہو گنوائے کیوں

یادِ حضور کی قسم، غفلتِ عیش ہے ستم

خوب ہے قیدِ غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دیکھ کے حضرتِ غنی، پھیل پڑے فقیر بھی

چھائی ہے اب تو چھاونی (۱) حشر ہی آ نہ جائے کیوں

جان ہے عشقِ مصطفیٰ، روز فزوں کرے خدا

جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہم تو ہیں آپ دلفگار (۲) غم میں ہنسی ہے ناگوار

چھیڑ (۳) کے گل کو نوبہار، خون ہمیں رلائے کیوں

یا تو یوں ہی تڑپ کے جائیں، یا وہی دام سے چھڑائیں

منتِ غیر کیوں اٹھائیں، کوئی ترس (۴) جتائے (۵) کیوں

ان کے جلال کا اثر، دل سے لگائے ہے قمر

جو کہ ہو لوٹ (۶) زخم پر داغ جگر مٹائے کیوں

---

(۱) چھاونی - چھاؤں کرنے کی چیز، کھپریل ۱۲۔ (۲) دلفگار - عاشق و مجروح و جراحت۔ ۱۲

(۳) چھیڑ - گدگدی، ٹھٹھہ، مخالف، نشتر زنی ۱۲۔ (۴) ترس - رحم ۱۲۔ (۵) جتائے - جتانا - فہمائش واشارہ کردن ۱۲۔ (۶) لوٹ - (ہ) عاشق ۱۲۔ نصر اللہ نصرہ اللہ۔

خوش رہے گل پہ عندلیب، خارِ حرم مجھے نصیب
میری بلا (۱) بھی ذکر پر، پھول کے، خار کھائے کیوں

گردِ ملال اگر دھلے، دل کی کلی اگر کھلے
برق سے آنکھ کیوں جلے رونے پہ مسکرائے کیوں

جانِ سفر نصیب کو، کس نے کہا مزے سے سو
کھٹکا اگر سحر کا ہو، شام سے موت آئے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی، عادتِ سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی، لقمۂ تر کھلائے کیوں

راہِ نبی میں کیا کمی، فرشِ بیاض (۲) دیدہ کی
چادرِ ظل ہے ملگجی (۳) زیرِ قدم بچھائے کیوں

سنگِ درِ حضور سے، ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضا نرا ستم، جرم پہ گر لجائیں (۴) ہم
کوئی بجائے (۵) سوزِ غم، سازِ (۶) طرب (۷) بجائے کیوں
(صفحہ ۳۹ تا ۴۱ حصہ اول حدائق بخشش

اور فرمایا:
پوچھتے کیا ہو عرش پر، یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں
کیف کے پر جہاں جلیں، کوئی بتائے کیا کہ یوں

---

(۱) بلا - بلوہ ۱۲ (۲) بیاض - شیر و سفیدی ۱۲۔ (۳) ملگجی - ملگجا - غبار آلود ۱۲۔
(۴) لجانا - لاج کی تصغیر - شرم و حیا ۱۲۔ (۵) بجائے - بجائے اول بجانا سے ہے اور بجائے ثانی فارسی ہے ۱۲۔ (۶) ساز - سامان و اسباب و چیزیکہ مطربان نوازند مثل دف و چنگ و ستار ۱۲۔ (۷) طرب - محرکہ، شادمانی و اندوہ از لغات اضداد است جنبش و میل بسوئے چیزے والفعل من سمع ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ

قصرِ دنیٰ کے راز میں، عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں
روحِ قدس سے پوچھیے، تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

میں نے کہا کہ جلوہ، اصل میں کس طرح گمیں
صبح نے نورِ مہر میں، مٹ کے دکھا دیا کہ یوں

ہائے رے ذوقِ بے خودی، دل جو سنبھلنے سا لگا
چھک کے مہک میں پھول کی، گرنے لگی صبا کہ یوں

دل کو دے نور و داغِ عشق، پھر میں فدا دو نیم کر
مانا ہے سن کے شقِ ماہ، آنکھوں سے اب دکھا کہ یوں

دل کو ہے فکر کس طرح، مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک، ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

باغ میں شکرِ وصل تھا، ہجر میں ہائے ہائے گل
کام ہے ان کے ذکر سے، خیر وہ یوں ہوا کہ یوں

جو کہے شعر و پاسِ شرع، دونوں کا حسن کیوں کر آئے
لا اسے پیشِ جلوۂ زمزمۂ (۱) رضا کہ یوں

(صفحہ ۳۸ تا ۳۹ حصہ اول حدائق بخشش)

اور فرمایا:

بکارِ خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ — پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے — توئی خود ساز و سامانم اغثنی یارسول اللہ
شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن — مریضِ دردِ عصیانم اغثنی یارسول اللہ

---

(۱) زمزمہ - بفتح ہر دو زای معجمہ نغمہ و ترنم باشد کہ باہستگی سرایند ۱۲- منہ نصرہ اللہ القوی۔

| | |
|---|---|
| زُ فَہْمَم رَاہِ بِیْنَایَانْ، رِفْتَادَمْ دَرْ چَہِ عِصْیَانْ | بِیَا اَے خَلِیلِ رَحْمَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| گُنَہ بَرسَرْ بَلَا بَارَدْ، دِلَمْ دَرْدِ ہَوَا دَارَدْ | کِہْ دَانَدْ جُزْ تُو دَرْمَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| اَگَرْ رَانِیْ وَ گَرْ خَوانِیْ، غُلَامَمْ اَنْتَ سُلْطَانِیْ | دِیگَرْ چِیْزِے نَمِیْدَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| بِکَہْفِ رَحْمَتَمْ پَرْوَرْ، زِ قِطْمِیْرَمْ (۱) مَنَہْ کَمْتَرْ | سَگِ دَرْگَاہِ سُلْطَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| گُنَہ دَرْ جَانَمْ آتَشْ زَدْ، قِیَامَتْ شُعْلَہ مِیْ خِیْزَدْ | مَدَدْ اَے آبِ حَیْوَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| چُو مَرْگَمْ نَخْلِ جَانْ سُوزَدْ، بَہَارَمْ رَا خَزَانْ سُوزَدْ | نَہْ رِیْزَدْ بَرْگِ اِیْمَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| چُو مَحْشَرْ فِتْنَہ اَنْگِیْزَدْ، بَلَائِے بِے اَمَانْ خِیْزَدْ | بِجُوْیَمْ اَزْ تُو دَرْمَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| پِدَرْ رَا نَفْرَتِے آیَدْ، پِسَرْ رَا وَحْشَتْ اَفْزَایَدْ | تُو گِیْرِیْ زِیْرِ دَامَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| عَزِیْزَانْ گَشْتَہ دُوْرْ اَزْ مَنْ، ہَمَہ یَارَانْ نُفُوْر اَزْ مَنْ | دَرِیْنْ وَحْشَتْ تُرَا خَوانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| گَدَائِے آمَدْ اَے سُلْطَانْ، بَاُمِّیْدِ کَرَمْ نَالَانْ | تَہِیْ دَامَانْ مَگَرْدَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| اَگَرْ مِیْرَانِیَمْ اَزْ دَرْ، بِگَوْ بِنُمَا دَرِے دِیْگَرْ | کُجَا نَالَمْ کِرَا خَوانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| گِرِفْتَارَمْ رِہَائِیْ دِہْ، مَسِیْحَا مُوْمِیَائِیْ [عہ] دِہْ | شِکَسْتَمْ رَنْگِ سَامَانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |
| رِضَایَتْ سَائِلِ بِے پَرْ، تُوْئِیْ سُلْطَانِ لَا تَنْہَرْ | شَہَا بَہْرِے اَزِیْنْ خَوانَمْ، اَغِثْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہ |

(صفحہ ۶۲-۶۳ حصہ دوئم حدائق بخشش)

اَوْرْ یُوْں فَرْمَایَا!

| | |
|---|---|
| یَا مُحَمَّدْ بَہْرِ جَنَابِ مُصْطَفٰی اِمْدَادْ کُنْ | یَا رَسُوْلَ اللہ اَزْ بَہْرِ خُدَا اِمْدَادْ کُنْ |
| یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ | یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا مُلْتَجٰی اِمْدَادْ کُنْ |
| نَیِّرَا نُوْرَ الْہُدٰی بَدْرَ الدُّجٰی شَمْسَ الضُّحٰی | اَے رُخَتْ آئِیْنَۂ ذَاتِ خُدَا اِمْدَادْ کُنْ |
| یَا مُفِیْضَ الْجُوْدِ یَا سِرَّ الْوُجُوْدِ اَے تُخْمِ بُوْدْ | اَے بَہَارِ اِبْتِدَاء وُ اِنْتِہَا اِمْدَادْ کُنْ |
| یَا طَبِیْبَ الرُّوْحِ یَا طِیْبَ الْفُتُوْحِ اَے پِے فُتُوْحْ | مَظْہَرِ سُبُّوْحِ پَاکْ اَزْ عَیْبِہَا اِمْدَادْ کُنْ |
| حِرْزَ مَنْ لَا حِرْزَ لَہٗ یَا کَنْزَ مَنْ لَا کَنْزَ لَہٗ | عِزَّ مَنْ لَا عِزَّ لَہٗ یَا مُرْتَجٰی اِمْدَادْ کُنْ |

---

(۱) قِطْمِیْر - بِالْکَسْر نام سگ اصحاب کہف است و معنایش پوست باریک تخم خرما ۱۲- مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی وَنَصَرَہٗ

عہ مومیائی نام قریہ است از مضافات فارس و قریب آن در کوہ تالابی است بعد از سالی دران چشمہ جوش مے آید برکنارش دسومتی مانند موم منجمد میگردد و مردمان حاکم آنجا بران چشمہ متعین اند دسومت را میگیرند و آنرا بان قریہ نسبت کردہ مومیائی نامند برای اصلاح ۴ شکستگی ہر عضو حردم بکار برند ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ تَعَالٰی وَنَصَرَہٗ

ای ثروت (۱) بی ثروتان ای قوت بی قوتان — ای پناه بیکسان ای غمزدا (۲) امداد کن
ای مغیث (۳) ای غوث (۴) ای غیث ای غیاث نشاسین — ای غنی ای مغنی ای صاحب حیا امداد کن
نعمت بی محنتا ای منت بی منتهی — رحمتا بی زحمتا عین عطا امداد کن
ای گدایت جن و انس و حور و غلمان و ملک — وی فدایت عرش و فرش ارض و سما امداد کن
ای عطا پاش ای خطاپوش ای عفوکیش ای کریم — ای سراپا رافت رب العلی امداد کن
ای بهین (۵) عطری ز اعلی جونه (۶) عطار قدس — ای مهین (۷) دری ز درج (۸) اصطفی امداد کن
ای که عالم جمله دانندت مگر عیب و قصور — سرور بی نقص شاه بی خطاء امداد کن
بنده مولی و مولای تمامی بندگان — ای ز عالم بیش و بیش از تو خدا امداد کن
ای علیم ای عالم ای علام اعلم ای علم — علم تو مغنی ز عرض مدعا امداد کن
ای برای هر دل مغشوش و چشم پر غبار — خاک کویت کیمیا (۹) و توتیا (۱۰) امداد کن
ای بدست تو عنان کن مکن (۱۱) کن لا تکن — وی بحکمت عرش و ما تحت الثری (۱۲) امداد کن
جان جان جان جهان، جان جهان را جان جان — بلکه جانها خاک نعلینت شها امداد کن
من علیها فان آقا آنچه برروی زمین است — در تو فانی در تو گم بر تو فدا امداد کن
کل شیء هالک الا وجه ای آنکه خلق — در تو مستهلک، تو در ذات خدا امداد کن

---

(۱) ثروت - بالفتح بسیاری مال و مهتری ۱۲۔ (۲) غمزدا - زدا، یا از زدن است و زاید از بیست و پنج معنی دارد و یا از زدای است بکسر اول بروزن فزای بمعنی پاکیزه و صاف کننده بشرط ترکیب اسم است و یا از زدودن است بضمتین زنگ از چیزی دور کردن و صاف و روشن کردن آئینه و تیغ وغیره ۱۲۔ (۳) مغیث - اغاثه فریاد رسیدن و غیاث بالکسر اسم فیه صارت الواو یاء الکسرة ما قبلها ۱۲۔ (۴) غوث - فریاد رس قال الفراء اجاب الله غوثه ولم یأت فی الاصوات شیء بالفتح غیره وانما یأتی بالضم مثل بکاء ودعاء او بالکسر مثل نداء وصیاح ۱۲۔ (۵) بهی - بکسرتین بمعنی نکوئی و بهتری و صحت و ترقی دولت و تندرستی مرکب از به و یای مصدری بهین - بهتر ۱۲۔ (۶) جونه - بالضم و واو عطردان و طبله عطار ۱۲۔ (۷) مهین - بکسرتین و یا و نون در فارسی بمعنی بزرگتر ۱۲۔ (۸) درج - بالضم صندوقچه و طبله که پیرایه و جواهر در آن نهند ۱۲۔ (۹) کیمیا - سیم را زر سرخ کردن ۱۲۔ (۱۰) توتیا - مس کشته و سرمه ۱۲۔ (۱۱) کن مکن - بمعنی امر و نهی که حکومت عبارت از آنست ۱۲۔ (۱۲) تحت الثری - ثری - بفتح اول و ثانی خاک نمناک و زیر زمین ۱۲۔ منه نصره الله تعالی۔

سہل کارے با شدت تسہیل ہر مشکل ازان　　کہ ہر چہ خواہی میکند فوراً ترا امداد کن

وارہان از "من" مرا بے "من" سوئے خود خوان مرا

مدعا بخشا و لے بے مدعا امداد کن

(صفحہ ۳۹-۴۰ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور اپنی مثنوی ردِ امثالیہ میں تحریر فرماتے ہیں:

مصطفیٰ نورِ جنابِ امرِ کن　　آفتابِ برجِ علم من لدن

معدنِ اسرارِ علام الغیوب　　برزخِ بحرینِ امکان و وجوب

بادشاہِ عرشیان و فرشیان　　جلوہ گاہِ آفتابِ کن فکان

راحتِ دل قامتِ زیبائے او　　ہر دو عالم والہ و شیدائے او

جانِ اسماعیل بر رویش فدا　　از دعا گویانِ خلیلِ مجتبیٰ

گشت موسیٰ در طوی مجویانِ او　　ہست عیسیٰ از ہوا (۱) خواہانِ او

بندگانش حور و غلمان و ملک　　چاکرانش سبز پوشانِ فلک

مہرِ (۲) تابانِ علوم لم یزل　　بحرِ مکنوناتِ (۳) اسرارِ ازل

ذرہ زان مہر بر موسیٰ دمید　　گفت من باشم بعلم اندر فرید

رشحہ زان بحر بر خضر اوفتاد　　تا کلیم اللہ را شد اوستاد

پس درا زین قدرِ شاہِ انبیاء　　لیک مجبورم ز فہم اغبیاء

وصفِ او از قدرتِ انسان دراشت　　حاش للہ ایں ہمہ تفہیم راست

مصطفیٰ مہریست تابان بالیقین　　منتشر نورش بہ طبقاتِ زمین

مستنیر از تابشِ یک آفتاب　　عالمے واللہ اعلم بالصواب

گرچہ یک باشد خود آن مہرے سنی　　احوالانش ہفت بینند از کجی

---

(۱) ہوا - محبت ۱۲ـ (۲) مہر - سورج - شمس - آفتاب (۳) مکنونات - پوشیدہ

دو همی بینند یک را احولان — الامان زین هفت بینان الامان
چشم کج کرده چو بینی ماه را — ز احولی بینی دو آن یکتاه را
گوئی از حیرت عجب امریست این — خواجه دو شد ماه روشن چیست این
راست گردی چشم و شد رفع حجاب — یک نماید ماه تابان یک جواب
راست کن چشم خود از بهر خدای — هفت بین کم باش ای هرزه ولای (۱)
ای برادر دست در احمد بزن — بر کجی نفس بد دیگر متن
رو تشبث کن بذیل مصطفی — احولی بگداز سوگند خدا
در دو عالم نیست مثل آن شاه را — در فضیلتها و در قرب خدا
ماسوای الله نیست مثلش از یکی — برتر است از وی خدای منتهی
انبیاء سابقین ای محتشم — شمعها بودند در لیل و ظلم
درمیان ظلمت و ظلم و غلو — مستنیر از نور هر یک قوم او
آفتاب خاتمیت شد بلند (ن) — مهر آمد شمعها خامش شدند

نور حق از شرق یثربی بتافت — عالمی از تابش او کام یافت
دفعة برخاست اندر مدح او — از زبانها شور لا مثل له
چشمها بودند این ربانیان — مزرع دل بهره یاب از فیض شان
ابر آمد کشتها سیراب کرد — کلهای خشک را شاداب کرد
حق فرستاد این سحاب باصفا — کی یطهرنا و یذهب رجسنا
بارش او رحمت رب العلی — شور رعدش رحمة مهداة انا
رحمتش عام است بهر همگنان — لیک فضلش خاص بهر مومنان
چون بتثلیثش را منحرف — کی شوی از بحر فیضش مغترف
نیست فضلش بهر قوم بی ادب — یخطف ابصارهم برق الغضب
چون ببینند آن سحاب ایشان ز دور — عارض ممطر (۲) بگویند از غرور

---

(۱) ہرزہ ولای - بیہودہ گو چراکہ لائیدن بمعنیٰ گفتن است۔ ۱۲

(۲) فلما راوہ عارضا الایۃ ۲۴ الاحقاف ۱۲ ۔ منہ نصرہ اللہ

بَل هُوَ مَا اسْتَعْجَلُوا خزیِ عظیم　　اُرسِلَت ریحٌ بتعذیبٍ الیم
فیض شد با غیظ گرم اختلاط　　حبذا ابرے عجب خوش ارتباط
خرمنے (۱) کش سوخت برقِ غیظِ او　　گفت قرآن السَّقَر مثوٰی (۲) لَه
مزرعے کش آب داد آن بحرِ جود　　حق بہ تنزیلِ مبینِ وصفش نمود
قُل کَزَرْعٍ اَخْرَجَ الشَّطْأَ (۳) اِلٰی　　اٰزَرَ فَاسْتَغْلَظَ ثُمَّ اسْتَوٰی
یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کَالْمَاءِ الْمَعِیْن　　کے یَغِیْظَ الْکَافِرِیْنَ الظَّالِمِیْن
ابرِ نیسان ست این ابرِ کرم　　دُرِّ رخشان آفرین در تعریم

قطرهٔ کز وی چکید اندر صدف　　گوہر رخشندہ شد با صد شرف
بحرِ ذاخر شرعِ پاکِ مصطفیٰ　　وان صدف عرشِ خلافت اے فتا
قطرہ ہا آن چار بزم آرائے او　　زانکہ او کل بود وشان اجزائے او
بوئے ہائے آن گلِ زیبا بدند　　رنگ و بوئے احمدی می داشتند
قصدِ کارے کرد آن شاہِ جواد　　ہر یکے اِنّی لَہٗ گویان ستاد
جنبشِ ابرو نہ تکلیفِ کلام　　خود بود این کار آخر والسلام
آن عتیق اللہ امام المتقین　　بود قلبِ خاشع سلطانِ دین
وان عمر حق گو زبانِ آن جناب　　یَنطِقُ الحقُّ عَلَیْہِ وَالصَّوَاب
بود عثمان شرمگینِ چشمِ نبی　　(رض) تیغ زن دستِ جوادِ او علی
نیست گر دستِ نبی شیرِ خدا　　چون یدُ اللہ (۴) نام آمد مر اورا
دستِ احمد عینِ دستِ ذوالجلال　　آمد اندر بیعت و اندر قتال
سنگریزه می زند دستِ جناب　　مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ آید خطاب
وصفِ اہلِ بیت آمد اے رشید　　فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ یَدُ اللّٰہِ (۴) المجید

---

(۱) خِرمَنے - خرمن بِالْکَسْر تودهٔ غلہ مالیده و باکاه آمیختہ یا تودهٔ غلہ صاف وَ بِالْفَتْح انبارِ خوشہ و درخت و غلہ کہ ہنوزش از پای گاوان مالیده و شکستہ نباشند ۱۲ - (۲) مَثْوًی لَّهٗ - ۲۹ النَّحل و آیت ۶۸ سُورَةُ الْعَنْکَبُوْت و آیت ۳۲ سُورَةُ الزُّمَر ۱۲ (۳) قَوْلُہُ الشَّطْأَ - دیکھو آیت ۲۹ سُورَةُ الْفَتْح ۴۸-۱۲ (۴) قَوْلُہُ یَدُ اللّٰہِ - یَا یَدَ اللّٰہِ دیکھو صفحہ ۴۱ جلد ۲ فُتُوحَاتِ مَکِّیَّة ۱۲ - مِنْہُ نَصَرَهُ اللّٰہ

شرح این معنی برون از آگہی ست / پا نہادن اندرین رہ بیرہی ست
تا ابد گر شرح این مفصل (ن) کنم / جز بتحریر ہیچ بود حاصلم
الغرض محمد مثل آن عالی بجناب / سایہ سان معدوم پیش آفتاب
متفق بروی ہمہ اسلامیان / سنیان و بدعیان مستمان
روز محشر چون خطاب آید ز عرش / ای نطیقان فلک مکان فرش
ہیچ بے بینید در ارض و سما / مثل و شبہ بندہ ما مصطفی
یک زبان گویند نی ای کریم / کس عدیلش نیست باللہ العظیم

## اب آپ کن رئیس امام احمد رضا خان افغانی کا فغان جان غمگین بر آستان والا تمکین اسد اللہ المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ امداد کن

مرتضی شیر خدا مرحب (۱) کشا خیبر کشا / سرورا لشکر کشا مشکل کشا امداد کن
حیدرا اژدر (۲) درا (۳) ضرغام (۴) بازل (۵) منظرا / شہر عرفان را درا (۶) روشن درا امداد کن
ضیغما (۷) غیظ و غما زیغ و فتن را راغما / پہلوان حق امیر لافتی امداد کن
ای خدا را تیغ و ای اندام احمد را سپر / یا علی یا بوالحسن یا بوالعلی امداد کن
یا ید اللہ یا قوی یا زور بازوی نبی / من زپا افتادم ای دست خدا امداد کن
ای نگار راز دار فقر اللہ انتجی (۸) / ای بہار لالہ زار انما امداد کن
ای تنت را جامہ پر زر جلوہ باری عبا (۹) / ای سرت را تاج گوہر ہل اتی امداد کن
ای رخت را غازہ تطہیر و اذہاب نجس / ای لبت را مایہ فصل القضا امداد کن
ای بحیات و حریر ایمن ز شمس و زمہریر / ای ترا فردوس مشتاق رہا امداد کن
ای بحسرت روز حسرت رو بحسرت جان بسوز / شکر این نصرت بیک نظرت مرا امداد کن

---

(۱) مَرحَب - بِالفَتح وَحای مہملہ مَفتُوح فراخ شدن و جای فراخ و فراخ سالی وَمَرحَب کَمَقعَد از اَعلام است نام بتی کہ در حضر موت بود ۱۲۔ (۲) اَژدَر - مارِ بزرگ، اجگر ۱۲۔ (۳) دَرا - جرس ۱۲۔ (۴) ضِرغام - بِالکَسرِ شیر وَبِالفَتحِ غلط است ۱۲۔ (۵) بازِل - ترسانیدن - ہول ۱۲۔ (۶) دُر - بضم در و بفتح و تشدید خوبی و نیکوئی لِلّٰہِ دَرُّہٗ ۱۲۔ (۷) ضَیغَمَا - بِفَتحِہِمَا گزیدن ضَغم و ضُغَامَۃ بِالضَّمِ گزیدہ و انداختہ ضَیغَم گزندہ و شیر ۔ (۸) اِنتَجی - راز گفتن - یُقَالُ مَا انتَجَیتُہٗ وَلٰکِنِ اللّٰہُ انتَجَاہُ بر گزیدن کسی را برای راز ای اَللّٰہُ اَمَرَنِی اَنَاجِیہِ وَالحَدِیثُ مَروِیٌّ عَن سَیِّدِنَا جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُ انظر صفحہ ۶۶۶ - اَشِعَّۃُ اللَّمعات ترجمہ مشکوۃ ج ۴ کتاب الفتن مَنَاقِب سَیِّدِنَا عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُ فصل ۲۔ (۹) عَبو - عَبَا (ن) ع ب و - روشن گردیدن ۱۲ ۔ مِنہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

یا طلیقَ الوجہِ فی یومِ عبوسٍ قمطریر ‏ یا بہیجَ القلبِ فی یومِ الاسیٰ امداد کن
ای وقایم رجمُم امنت زِشرِّ مستطیر ‏ مجرمم مہجورم از کیفر وقا امداد کن
ای تنت در راہِ مولیٰ خاک و جانت عرشِ پاک ‏ بو تراب ای خاکیان را پیشوا امداد کن
ای شبِ ہجرت بجائے مصطفیٰ بر رختِ خواب ‏ ای دمِ شدت فدائے مصطفیٰ امداد کن
ای عدوی کفر و نصب و رفض و تفضیل و خروج ‏ ای علوِ سنت و زینِ ہدیٰ امداد کن
شمعِ بزم و تیغِ رزم و کوہِ عزم و کانِ حزم ‏ ای گدا و ای فزون تر از ثنا امداد کن

(صفحہ ۴۰-۴۱ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور یوں فرمایا!

نفیرِ دلِ تفتگانِ کرب وبلا بردرِ حسین سیّدِ شہداء
علیٰ جدِّہٖ وعلیہِ الصلاۃُ والثناء

یا شہیدِ کربلا یا دافعِ کرب و بلا ‏ گلرخا شہزادہ گلگون قبا (۱) امداد کن
ای حسین ای مصطفیٰ را راحتِ جان نورِ عین ‏ راحتِ جان نورِ عینم دہ بیا امداد کن
ای زِ حسنِ خلق و حسنِ خلقِ احمد نسخہ ‏ سینہ تا پا شکلِ محبوبِ خدا امداد کن
جانِ حسن ایمانِ حسن ای کانِ حسن ای شانِ حسن ‏ ای جمالت لمع (۲) شمعِ من رای امداد کن
جانِ زہرا (۳) و شہیدِ زہر را زور و ظہیر ‏ زہرت (۴) از بارِ تسلیم و رضا امداد کن
ای بواقع بے گمانِ دہر را زیبا گیے ‏ وی بظاہر بیکسِ دشتِ جفا امداد کن
ای گلویت گہ لبانِ مصطفیٰ را بوسہ گاہ ‏ گہ لبِ تیغِ لعین را حسرتا امداد کن
ای تنِ تو گہ سوارِ شہسوارِ عرشِ ناز ‏ گہ چنان پامالِ خیلِ اشقیا امداد کن
ای دلِ و جانہا فدائے تشنہ کامیہائے تو ‏ ای لبت شرحِ رضینا بالقضا امداد کن

---

(۱) قبا- بفتح جامہ دو تہی معروف ۱۲- (۲) لمع (ف) لمعاً و لمعاناً درخشید و روشن شدن- ۱۲ (۳) زہرا- بفتح اول و سکون دوم لقب سیدۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا ازانکہ آن حضرت سفید پوست بودند ماخوذ از زہرۃ بالضم بمعنی بیاض و حسن است ۱۲- (۴) زھرۃ- تازگی و خوبی بالفتح و بحرک گیاہ و شگوفہ ۱۲- منہ نصرہ اللہ و نضرہ

ای کہ سوزت جان و مان ابرا آتش زدے ، گر بجودے گریہ ارض و سما امداد کن
بے چہ بحر و تشنگی کوثر لب و ایں تشنگی — خاک بر فرق فرات از لب ما امداد کن
ابر گوہر گر مبار و نہر گوہر گر مرز — جود بہت رسم تسلیم و فیضت حبذا امداد کن

(صفحہ ۴۱-۴۲ حصہ دوم حدائق بخشش)

اور فرمایا!

یللّے (۱) خوش آمدم در کوئے بغداد آمدم — رقصم و جوشد ز ہر موئیم ندا امداد کن
طرفہ (۲) تر سازے زنم بر لب زدہ مہر ادب — خیزد از ہر تار جیب من صدا امداد کن
بوسہ گستاخانہ چیدن خواہم از پائے سگش — ورنہ بخشد پیش شہ گریم شہا امداد کن
آہ یا غوثاہ (۳) یا غیثاہ (۴) یا امداد کن — یا حیوۃ الجود یا روح المنا (۵) امداد کن
یا ولی الاولیاء ابن نبی الانبیاء — اے کہ پایت بر رقاب اولیاء امداد کن
دست بخش حضرت حماد زیب دست خود — از تو دستے خواہد ایں بیدست و پا امداد کن
مجمع ہر دو طریق و مرجع ہر دو فریق — فاضلان واصلان را مقتدا امداد کن
واشیان بر بندہ از ہر سو ہجوم آوردہ اند — یا عزوما قاتلا عند الوغا امداد کن
بہر لا خوف علیہم نجنا ربنا نخاف — بہر لا ہم یحزنون عما زدا امداد کن
اے بما مصار کرم دو قرن پیشیں دو حرم — تو بملک اولیاء چون ایلیا (۶) امداد کن
عزنا یا حرزنا یا کنزنا یا فوزنا — لیثنا یا غیثنا یا غوثنا امداد کن
شاہ دین عمر حسن ماہ زمین مہر زمن — گاہ تمکین بحر فتن برق فنا امداد کن
طیب الاخلاق و حق مشتاق و واصل بے فراق — نیر الاشراق و لامع السنا امداد کن

---

(۱) یللّے - بفتح اول و تشدید لام و کسر لام ثانی و یای مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نشاط گویند ۱۲ (۲) طرفہ - بالضم چیزے نو و خوش و مجازا بمعنی معشوق ۱۲۔ (۳) غوث - بالفتح فریادرس ۱۲۔
(۴) غیث - بالفتح باران و باریدن و بارانیدن ۱۲۔ (۵) منا - جمع منایا، کغنیۃ مرگ و اجل - منون کصبور بسیار منت نہندہ منی کرحی مرگ - منوۃ بالضم و شد الواو آرزو - امنیۃ بالضم و شد الیاء آرزو امانی جمع منہ قولہ تعالیٰ الا امانی ۷۸ - البقرہ ۲ تمنی آرزو بردن ۱۲۔ (۶) ایلیا - بمعنی صدیق اکبر است - بہ لغت سریانی و نام شہرے و نام بیت المقدس و لقب حضرت علی کرم اللہ وجہہ و نام حضرت خضر علیہ السلام ۱۲
منہ نصرہ اللہ تعالیٰ و نصرہ

مہرباں تر بر من از من، از من آگہ تر ز من — چند گویم سیدا جود الندٰی (۱) امداد کن
یا الٰہی ذیلِ ایں شیراں گرفتم بندہ را — از سگانِ شاں شمارد و دائماً امداد کن
بے وسائل آمدن سوئے تو منظورِ تو نیست — بہرِ محبوبِ تو زاں گوید رضا امداد کن
مظہرِ عون اند و اینجا مغزِ حرفی بیش نیست — یعنی ای ربِ نبی و اولیاء امداد کن
نیست عون از غیرِ تو بل غیرِ تو خود ہیچ نیست — یا الٰہ الحق الیک المنتہٰی امداد کن

(صفحہ ۴۳ تا ۴۷ حصہ دوم حدائق بخشش)

## "اِکسیرِ اَعظم"

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمَجِیْدَۃُ الْمَقْبُوْلَۃُ اِنْشَاءُ اللّٰہُ فِیْ مَنْقَبَۃِ سَیِّدِنَا الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
لِلْاِمَامِ الْھُمَامِ اَحْمَدْ رِضَا خَانَ الْاَفْغَانِیِّ الْمُقْرِیِّ اَصْلاً وَالْبَرِیْلَوِیِّ وَصْلاً

مَطْلَعِ تشبیب (۲) و ذکر عاشق شدن حبیب

یادِ عِشْق میں قَصِیْدَہ مَجِیْدَہ کا ایک مَطْلَعْ اور حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذِکْر و چرچا

اَیکِہْ صَدْ جَانْ بَسْتَہْ دَرْ ہَرْ گُوْشَۂ دَامَانْ تُوئِیْ
دَامَنْ اَفْشَانِیْ وُ جَانْ بَارَدْ چِرَا بیجَانْ تُوئِیْ

---

(۱) اَلنَّدٰی - ندا بفتح نون - تری ندی گرفتی خاک نمناک و نم و تری - روز و پیہ و باران و تری و چیزی است کہ بدان خوشبوی کنند مانند بخور و پایان چیزی و نہایت آن۔ ۱۲ (۲) تشبیب : یاد عشق میں، مدح ممدوح سے پہلے غزل و قصیدہ، جس کی ابتداء میں ذکر معشوق سے آراستہ، پیراستہ، مزین و شائستہ ایسے چند ابیات کہہ دینا جس سے شاعر آتش شوق بھڑکائے اور اس میں اشتعال پیدا کرے تشبیب کہلاتا ہے اور مطلع اس قصیدہ کا بیتِ اول ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعوں کا قافیہ برابر ہوتا ہے اور اس میں حبیب کے عاشق ہوجانے کا ذکر و بیان ہوتا ہے اور اس بیت کا کلمہ آخرہ جس کا اعادہ واجب ہوتا ہے قافیہ کہلاتا ہے اور اس قصیدہ کا مبنٰی بھی وہی کلمہ آخرہ ہوتا ہے۔ ۱۲۔ تشبیب : غزل گفتن یعنی صورت و جمال زنی و حال خود بادی از عشق گفتن و آغاز کردن مقصود ۱۲۔ تشبیب : ذکر احوال ایام شباب کردن و صفت معشوق ۱۲ ۔ و تشبیب در لغت آتش افروختن و باصطلاح شعراء آنچہ درابتداء قصیدہ قبل از مدح ممدوح بیتے چند دربیان عشق ذکر کنند چرا کہ شاعر بذکر معشوق آتش شوق را اشتعال می دہد۔ ۱۲ منہ نصرہ اللہ و نضرہ۔

بَاغْہا گَشْتَمْ بَجَانِ تُوْ کِہْ بِے مَانَاسْتِی
یَارَبّ آنْ گُلْ خُوْدْ چِہ گُلْ بَاشَدْ کِہْ بُلْبُلْ سَانْ تُوْئِی

مَنْکِہْ بِے گِرْیَمْ سَزَائِے مَنْ کِہْ رُوْیَتْ دِیْدَہْ اَمْ
تُوْ کِہْ آئِیْنَہْ نَہْ بِیْنِی اَزْ چِہ رُوْگِرْیَانْ تُوْئِی

یَا مَگَرْ خُوْدْ رَا بَرُوْی خُوِیْشْ عَاشِقْ کَرْدَہٗ
یَا حَسِیْنْ تَرْ دِیْدَہٗ اَزْ خُوْدْ کِہْ صَیْدِ آنْ تُوْئِی

## گُرِیْزِ رَبْطْ آمِیْزْ بَسُوْئِے مَدْحِ ذَوْقْ اَنْگِیْزْ

(رَبْط آمیز گریز بَجَانِبِ مِدْحَتِ ذوق انگیز)

یَا ہَمَانَا پِرْتَوِے اَزْ شَمْعِ جِیْلَانْ بَرْتُوْ تَافْتْ
کَاِیْنْچُنِیْنْ از تَابِشْ وْ تَبْ بَرْ دُوْ بَاسَامَانْ تُوْئِی

آنْشَہِے کَانْدَرْ پَنَاہَشْ حُسْنُ وْ عِشْقْ آسُوْدَہْ اَنْدْ
بَرْ دُوْ رَا اِیْمَانْ کِہْ شَاہَا مُلْجَاءِ مَایَانْ تُوْئِی

حُسْنْ رَنْگَشْ عِشْقْ بُوْیَشْ بَرْ کُوْ بَرْ رُوْیَشْ نِثَارْ
اِیْنْ سَرَایَدْ جَانْ تُوْئِی وَانْ نَغْمَہْ زَنْ جَانَانْ تُوْئِی

عِشْقْ دَرْ نَازَشْ کِہْ تَاجَانَانْ رَسَانِیْدَمْ تُرَا
حُسْنْ دَرْبَالِشْ کِہْ خُوْدْ شَاخِی زِ مَحْبُوْبَانْ تُوْئِی

عِشْقْ گُفْتَشْ سَیِّدَا بَرْخِیْزْ وْ رُوْ بَرْخَاکْ نِہْ
حُسْنْ گُفْتْ اَزْ عَرْشْ بِگْزَرْ پِرْتَوِ یَزْدَانْ تُوْئِی

## اَلْاِلْتِفَاتُ اِلَی الْخِطَابِ مَعَ تَقْرِیْرِ جَامِعِیَّتِہِ الْحُسْنَ وَ الْعِشْقَ

(اس جامع خطاب کی جانب جس میں ممدوح کے حسن اعلیٰ اور عشق اولیٰ کا ثبات ہو برگشتہ نظر کرنا)

سَرْوَرَا جَانْ پَرْوَرَا حَیْرَانَمْ اَنْدَرْکَارِ تُوْ
حَیْرَتَمْ دَرْ تُوْ فُزُوْنْ بَادَا سِرِّ (۱) پِنْہَانْ تُوْئِیْ

سُوْزِیْ اَفْرُوْزِیْ گُدَازِیْ بَزْمِ جَانْ رُوْشَنْ کُنِیْ
شَبْ بَپَا اِسْتَادَہْ گِرْیَانْ بَادِلِ بِرْیَانْ تُوْئِیْ

گِرْدِ تُوْ پَرْوَانَہْ وُ رُوْیِ تُوْ یَکْسَانْ ہَرْ طَرَفْ (۲)
رُوْشَنَمْ شُدْ کز ہَمَہْ رُوْ شَمْعْ اَفْرُوْزَانْ تُوْئِیْ

شَہْ کَرِیْمَ اسْتْ اَیْ رِضَا دَرْ مَدْحْ سَرْکُنْ مَطْلَعِیْ (۳)
شُکْرَتْ بَخْشَدْ اَگَرْ طُوْطِیٔ مِدْحَتْ خُوَانْ تُوْئِیْ

### اَوَّلُ مَطَالِعِ الْمَدْحِ

(مَدْحُ وُ مِدْحَتْ کا اَوَّلِ مَطَالِعْ)

پِیْرِ پِیْرَانْ مِیْرِ مِیْرَانْ اَیْ شَہِ جِیْلَانْ تُوْئِیْ
اُنْسِ جَانِ قُدْسِیَانْ وُ غَوْثِ اِنْسُ وُ جَانْ تُوْئِیْ (۴)

---

(۱) قَوْلُہٗ سِرّ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّانِیَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِی خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِی اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِالْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ۔ ۱۲ (۲) ہر طرف - اُنْظُرِ الصَّفْحَۃَ ۱۳۹ ج ۳ اَلْفُتُوْحَاتُ الْمَکِّیَّۃِ - بیعت از قطب اَلْبَابُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ وَ ثَلٰثُمِائَۃٍ فِی مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ مُبَایَعَۃِ النَّبَاتِ الْقُطْبَ ۱۲۔ (۳) مَطْلَعِیْ - مَطْلَعْ بفتح میم و کسر لام بیت اوّل از غزل و قصیدہ کہ در ہر دو مصراع کافیہ داشتہ باشد۔ (۴) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ وَ السِّتُّوْنَ وَ کَذَا الْحِکَایَۃَ الثَّالِثَۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِی خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

## زِیبِ مَطْلِعْ

## (مَطْلِعْ کی زِیبْ وْ زِینَتْ)

سَرْ تُوئِیْ سَرْوَرْ تُوئِیْ سَرْ رَا سَرُوْ سَامَانْ تُوئِیْ
جَانْ تُوئِیْ جَانَانْ تُوئِی جَانْ رَا قَرَارِ جَانْ تُوئِی

ظِلِ ذَاتِ کِبْرِیَا وُ عَکْسِ حُسْنِ مُصْطَفٰی (۱)
مُصْطَفٰی خُورْشِیدُ وْ آنْ خُورْشِیدْ رَا لَمَعَانْ تُوئِی

مَنْ رَانِیْ قَدْ رَاَی الْحَقّ (۲) گَرْ بِگُوئِیْ مِے سَزَدْ
زَانْکِہْ مَاہِ طَیبَہْ رَا آئِینَۂ تَابَانْ تُوئِی

بَارَکَ اللہ نَوْبَہَارِ لَالَہْ زَارِ مُصْطَفٰی
وَہْ چِہْ رَنگَ سْتْ اِیْنکِہْ رَنگِ رَوْضَۂ رِضْوَانْ تُوئِیْ

جُوشَدْ اَزْ قَدِّ تُوْ سَرْوْ وُ بَارَدْ اَزْ رُوْیِ تُوْ گُلْ
خُوشْ گُلِسْتَانِے کِہْ بَاشِیْ طُرْفَہْ سَرْوِسْتَانْ تُوئِی

آنْکِہْ گُوِیندْ اَوْلِیَاء رَا ہَسْتْ قُدْرَتْ اَزْ اِلٰہْ
بَازْ گَرْدَانَنْدْ تِیْرْ اَزْ نِیمْ رَاہْ اِیْنَانْ تُوئِیْ (۳)

اَزْ تُوْ مِیْرِیمْ وُ زِیِمْ وُ عَیْشِ جَاوِیْدَانْ کُنِیمْ
جَانْ سِتَانْ جَانْ بَخْشْ، جَانْ پَرْوَرْ تُوئِیْ وہَانْ تُوئِیْ

کُہْنَہْ جَانِے دَادَہْ جَانِے چُوْنْ تُوْ دَرْبَرْ یَافْتِیمْ
وَہْ کِہْ مَانْ چَنْدَانْ گِرَانِیمْ وْ چُنِیْنْ اَرْزَانْ تُوئِیْ

عَالِمِ اُمِّیْ چِہ تَعْلِیْمِے عَجِیْبَتْ کَرْدَہْ اَسْتْ
اَوْحَشَ اللہ بَرْعُلُوْمَتْ سِرُّ وْ غَائِبْ دَانْ تُوئِیْ

---

(۱) حسن مصطفٰی - دیکھیں حکایت ٦٦٦ خلاصۃ المفاخر۔ ۱۲

(۲) قَدْ رَاَی الْحَق - دیکھئے حکایت ٦٣٧ خلاصۃ المفاخر۔ ۱۲۔

(۳) اینان توئی - دیکھئے حکایت ٦٧٨ خلاصۃ المفاخر ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ وَ نَصَرَہ

فِی تَرَقِّیَاتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کے تَرَقِّیَات میں)

قِبْلَہْ گَاہِ جَانْ و دِلْ، پَاکِی زِلَوْثِ آبُ و گِلْ
رَخْتْ بَالَا بُرْدَہْ اَزْ مَقْصُوْرَۂ اَرْکَانْ تُوْئِی

شَہْسَوَارِ مَنْ چِہْ مِے تَازِی کِہْ دَرْگَامِ نَخُسْتْ
پَاکْ بِیْرُوْنْ تَاخْتَہْ زِیْنْ سَاکِنْ و گَرْدَانْ تُوْئِی

تَا پَرِی بَخْشُوْدَۂ اَزْ عَرْشْ بَالَا بُوْدَۂ
آنْ قَوِی پَرْ بَازِ اَشْہَبْ صَاحِبِ طَیَرَانْ تُوْئِی

سَالْہَا شُدْ زِیْرِ مَہْمِیْزَ سْتْ اَسْپِ سَالِکَانْ
تَا عِنَانْ دَرْ دَسْتْ گِیْرِی آنْ سُوْئِے اِمْکَانْ تُوْئِی

فِی کَوْنِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سِرًّا لَا یُدْرَکُ
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ راز ہیں جس کا ادراک نہیں ہوسکتا)

اِیْنْ چِہْ شَکْلَ سْتْ اِیْنکِہْ دَارِی تُوْ کِہْ ظِلِّے بَرْتَرِی
صُوْرَتِے بِگْرِفْتَہْ بَرْ اَنْدَازَۂ اَکْوَانْ تُوْئِی (۱)

یَا مَگَرْ آئِیْنَۂ اَزْ غَیْبْ اِیْنْ سُوْ کَرْدَہْ رُوْی
عَکْسْ مِے جُوْشَدْ نُمَایَانْ دَرْ نَظَرْ زِیْنْسَانْ تُوْئِی

یَا مَگَرْ نَوْعِے دِیْگَرْ رَا ہَمْ بَشَرْ نَامِیْدَہْ اَنْدْ
یَا تَعَالَی اللّٰہ اَزْ اِنْسَانْ گَرْ ہَمِیْنْ اِنْسَانْ تُوْئِی

---

(۱) اندازہ اکوان توئی - ببین حکایت ۶۶۴ خلاصۃ المفاخر - ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

## فِی جَامِعِیَّتِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لِکَمَالَاتِ الظَّاہِرِ وَالْبَاطِنْ

(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کمالات کا جامع ہیں ظاہر میں بھی، باطن میں بھی)

شَرْع اَزْ رُوْیَتْ چَکَدْ، عِرْفَانْ زِ پَہْلُوْیَتْ دَمَدْ
ہَمْ بَہَارِ اِیْنْ گُلْ وُ ہَمْ اَبْرِ آنْ بَارَانْ تُوْئِیْ
پَرْدَہْ بَرْگِیْرْ اَزْ رُخَتْ اَیْ مَہْ کِہْ شَرْحِ مِلَّتِیْ
رُخْ بِپُوْشْ اَیْ جَانْ کِہْ رَمْزِ بَاطِنِ قُرْآنْ تُوْئِیْ
ہَمْ تُوْئِیْ قُطْبِ جَنُوْبْ وُ ہَمْ تُوْئِیْ قُطْبِ شِمَالْ
نِےْ غَلَطْ کَرْدَمْ مُحِیْطِ عَالَمِ عِرْفَانْ تُوْئِیْ (۱)
ثَابِتْ وُ سَیَّارَہْ ہَمْ دَرْ تُسْتْ وُ عَرْشِ اَعْظَمِیْ
اَہْلِ تَمْکِیْنْ اَہْلِ تَلْوِیْنْ جُمْلَہْ رَا سُلْطَانْ تُوْئِیْ (۲)

## (فِی اِرْثِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْخُلَفَاءِ وَنِیَابَۃً لَّہُمْ)

آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تمام انبیاء و خلفاء انبیاء علی الانبیاء و خلفا ئھم صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ کا وارث و نائبِ اعظم ہیں

مُصْطَفٰی سُلْطَانِ عَالِیْجَاہُ وُ دَرْ سَرْکَارِ اُوْ
نَاظِمِ ذُوالْقَدْرُ بَالَا دَسْتُ وُ وَالَا شَانْ تُوْئِیْ
اِقْتِدَارِ کُنْ مَکُنْ (۳) حَق مُصْطَفٰی رَا دَادَہْ اَسْتْ
زِیْرِ تَخْتِ مُصْطَفٰی بَرْ کُرْسِیٔ دِیْوَانْ (۴) تُوْئِیْ

---

(۱) عِرْفَانْ تُوْئِیْ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الثَّامِنَۃَ وَ التَّاسِعَۃَ بعد السِّتِّ الْمِئِیْنَ لِخُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ

(۲) سلطان توئی - اُنظر صَفْحَۃَ ۲۷۹ و صَفْحَۃَ ۲۸۰ الْحِکَایَۃَ ۶۷۵ - ۶۷۶ و ۶۷۷ قُرَّۃَ النَّاظِرِ و کذا اُنْظُرْ صَفْحَۃَ ۹۵ نَقْدِ النُّصُوْصِ فِی شَرْحِ نَقْشِ الْفُصُوْصِ لِلْعَلَّامَۃِ الْجَامِیِّ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ (ایرانی چھاپ)۱۲ (۳) اِقْتِدَارِ کُنْ مَکُنْ - بمعنٰی امر و نہی کہ حکومت عبارت ازان است۔

(۴) دِیْوَانْ - بِالْکَسْرِ مُعَرَّبِ دِیْوَانْ کہ بیائے مجہول است بمعنٰی جای جمع شدن مردم مَجَازًا بمعنٰی دفتر محاسبہ و کچہری و بمعنٰی دَارُالْعَدَالَۃِ و مکانِ نشستنِ ملوک و امراء و صاحب دارالعدالۃ و صاحب مسند و بمعنٰی داد فریاد و مَاجَرَا و بمعنٰی کتاب و غَزَلْہَا جمع آن دَوَاوِیْنْ بَدْوٌ وَاوٌ اَسْتْ ۱۲ وَانْظُرْ حِکَایَۃَ ۶۹۶ و ۶۹۸ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

دَورِ آخر نشو تو بر قلبِ ابراہیم شُد (۱)
دَورِ اوّل ہمنشینِ موسیٰ عمران توئی
ہم خلیلِ خوانِ رفق و ہم ذبیحِ تیغِ عشق
نوحِ کشتیِ غریبان خضرِ گمراہان توئی
موسیٔ طورِ جلال و عیسیٔ چرخِ کمال
یوسفِ مصرِ جمال ایوبِ صبرستان توئی
تاجِ صدّیقی بسر شاہِ جہان آراستی
تیغِ فاروقی بقبضہ داورِ (۲) گیہان (۳) توئی
ہم دُو نورِ جان و تن داری و ہم سیف و علم
ہم تو ذوالنورین و ہم حیدرِ دوران توئی

فِیْ تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلَی الْاَوْلِیَاءِ
(تمام اولیاء کرام سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا افضل ہیں)

اولیاء را گر گہر باشد (۴) تو بحرِ گوہری
ور بدستِ شان زرے دادند زر را کان توئی

---

(۱) بر قلبِ ابراہیم شُد - ببین صفحہ ۱۶۴ دفترِ اول شرح مولانا بحرُ العلومِ لِلْمثنوی و نیز ببین صفحہ ۱۰ جلد دوم فتوحاتِ مکیّہ شریفہ ۱۲۔
(۲) داور - حاکم حکمران ۱۲۔
(۳) گیہان - روزگار و جہان بِالْفَتْحِ وَالْکَسْرِ گہان بکاف فارسی و عربی ہر دو صحیح باعتبار تغیر لہجہ و گیہان بہائے مجہول امالہ گاہان منسوب بگاہ یعنی وقت و زمانہ چو اگر اشیاء عالم تعلق باوقات دارند لہٰذا بمعنیٰ جہان آید ۱۲۔
(۴) قولہ اولیاء را گر گہر باشد - ببین حِکَایَتُ الْجَوْہَرِی صفحہ ۸۲ ج ۲ فتوحاتِ مکیّہ شریفہ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَنَصَرَہٗ۔

وَاصِلَانْ رَا دَرْ مَقَامِ قُرْبِ شَانِے دَادَہْ اَنْدْ
شَوکَتِ شَانْ شُدْ زِشَانُ وْ شَانِ شَانْ شَانْ تُوئِیْ
قَصْرِ عَارِفْ ہَرْچِہْ بَالَا تَرْ بَتُوْ مُحْتَاجْ تَرْ
نِے ہَمِیْنْ بَنَّا کِہْ ہَمْ بُنْیَادِ اِیْنْ بُنْیَانْ تُوئِیْ

فَصْلٌ مِّنْہُ فِیْ شَیْئٍ مِّنَ التَّلْمِیْحَاتِ (۱)
(آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے چند کراماتِ عَالِیَہ کی جانب چند اِشَارَات)

آنکِہْ پَایَشْ بَرْ رِقَابِ اَوْلِیَاءِ عَالَمْ اَسْتْ
وَآنکِہْ اِیْنْ فَرْمُوْدُ وْ حَقّ فَرْمُوْدْ بِاللّٰہْ اَنْ تُوئِیْ
اَنْدَرِیْنْ قَوْلْ آنچِہْ تَخْصِیْصَاتِ بِے جَا کَرْدَہْ اَنْدْ
اَزْ زَلَلْ یَا اَزْ ضَلَالَتْ پَاکْ اَزَانْ بُہْتَانْ تُوئِیْ
بَہْرِ پَایَتْ خُوَاجَۂ ہِنْد آنْ شَہِ کَیْوَانْ (۲) جَنَابْ
بَلْ عَلٰی عَیْنِیْ وَ رَاسِیْ گُوْیَدْ آنْ خَاقَانْ تُوئِیْ
دَرْ تَنِ مَرْدَانِ غَیْبْ آتِشْ زِعَظَمَتْ مِیْزَنِیْ
بَازْ خُوْدْ آن کِشْتْ آتِشْ دِیْدَہْ رَا نَیْسَانْ تُوئِیْ
آنکِہْ اَزْ بَیْتُ الْمُقَدَّسْ تَا دَرَتْ یَکْ گَامْ دَاشْتْ
اَزْ تُوْ رَہْ بِے پُرْسَدُ وْ مُنْجِیْشْ اَزْ نُقْصَانْ تُوئِیْ (۳)
رَہْرَوَانِ قُدْسْ اَگَرْ آنجَانَہْ پِیْنَنْدَتْ رَوَاسْتْ
زَانکِہْ اَنْدَرْ حَجْلَۂ قُدْسِیْ نَہْ دَرْمَیْدَانْ تُوئِیْ

---

(۱) تَلْمِیْح - بَحَائِے مُہْمَلَہْ نگاہ سبک کردن بسوئے چیزے و باصطلاح اہل معانی اشارت کردن در کلام بقصہ یا آوردن اصطلاحات نجوم و موسیقی وغیرہ یا در کلام خود آوردن آیَاتِ قُرآنِ مَجِیْدْ یا اَحَادِیْثِ شَرِیْفَہْ ۱۲۔
(۲) کَیْوَانْ - اَلسَّمَاءُ السَّابِعَۃُ سَمَاءُ کَیْوَان وَھُوَ زُحَلُ وَانْظُرْ صفحہ ۲۷۸ جلد دوم اَلْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ الشَّرِیْفَۃِ ۱۲۔ (۳) و منجیش از نقصان توئی - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ ۶۶۶ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ خُلَاصَۃُ الْمَفَاخِرِ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ

سَبزْ خِلعَتْ بَاطِرَازِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدْ
آنْ مُکَرَّمْ رَا کِہْ بَخْشِیْدُ اَزْ نَہْ دَرْ اِیْوَانْ تُوْئِیْ (۱)

فَصْلٌ مِنْہُ فِیْ تَفْضِیْلِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَلٰی مَشَائِخِہِ الْکِرَامِ
(اپنے مشائخ کرام پر بھی آپ رضی اللہ عنہ کی فضیلت آشکارا ہے)

گُوْ شُیُوْخَتْ رَا تُوَانْ گُفْتْ اَزْ رَہِ اِلْقَاءِ نُوْرْ
کَافْتَابَانَنْدْ اِیْشَانْ وُ مَہِ تَابَانْ تُوْئِیْ
لِیْکْ سَیْرِ شَانْ بُوْدْ بَرْ مُسْتَقَرّْ وُ اَزْ کُجَا
آنْ تَرَقِّیِ مَنَازِلْ کَانْدَرَانْ بَرْ آنْ تُوْئِیْ
مَاہِ مَنْ لَایَنْبَغِیْ لِلشَّمْسِ اِدْرَاکُ الْقَمَرْ
خَاصَّہْ چُوْنْ اَزْعَادَ کَالْعُرْجُوْنِ دَرْ اِطْمِیْنَانْ تُوْئِیْ
کُوْرْ چَشْمِ بَدْ چِہْ مِیْ بَالِیْ بَرِےْ بُوْدِےْ ہِلَالْ
دِےْ قَمَرْ گَشْتِیْ وُ اِمْشَبْ بَدْرُ وُ بِہْتَرْ زَانْ تُوْئِیْ

فِیْ تَقْرِیْرِ عَیْشِہٖ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ
(آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کی خوش خوری و خوش پوشی وخوش زیست زندگانی کے ثبات و قرار میں امام (ف) ہمام و ھمام فرماتے ہیں رضی اللہ تعالٰی عنہ)

اَصْفِیَاءْ دَرْ جَہْدُ وُ تُوْ شَاہَانَہْ عِشْرَتْ مِیْکُنِیْ (ف)
نُوْشْ بَادَتْ زَانْکِہْ خُوْدْ شَایَانِ بَرْ سَامَانْ تُوْئِیْ
بُلْبُلَانْ رَا سُوْزُ وُ سَازُ وُ سُوْزِ اِیْشَانْ کَمْ مَبَادْ
گُلْ خَانْ رَا زِیْبْ زِیْبَدْ زِیْبِ اِیْنْ بُسْتَانْ تُوْئِیْ

---

(۱) دیکھیے حکایت ۲۶۲ خلاصۃ المفاخر ۱۲۔ منہ نصرہ اللہ تعالٰی و نظرہ۔

خوش خور و خوش پوش و خوش زی کوریِ چشمِ عدو

شاهِ اقلیمِ تن و سلطانِ ملکِ جان توئی

کامرانی کن بکامِ دوستان ای من فدات

چشمِ حاسد کور بادا نوشِ ذی شان توئی

شاد زی ای نو عروسِ شادمانی شاد زی

چون بحمد الله در مشکوی (۱) این سلطان توئی

بلکه لا والله کاینها ہم نه از خود کرده

رفت فرمان این چنین و تابع فرمان توئی (۲)

ترکِ نسبت گفتم از من لفظِ محی الدین مخواه

زانکه در دینِ رضا ہم دین و ہم ایمان توئی

ہم بدقت ہم بہ شہرت ہم بہ نعتِ اولیاء

فارغ از وصفِ فلان و مدحتِ بہمان (۳) توئی

## تمہیدُ عرضِ الحاجۃ

(آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاجت روائی کی درخواست کی تمہید مہید)

بے نوایان را نوای ذکرِ عیشت کرده ام

زارِ نالان را صلائے (۴) گوش بر افغان توئی

چاره کن ای عطای ابنِ کریم ابنِ الکریم

ظرفِ من معلوم و بے حد وافر و جوشان توئی

---

(۱) مشکوی - بالضم و کافِ عربی حرامِ سرای ملوک و امراء ۱۲۔ (۲) تابع فرمان توئی - وانظر الحکایۃ السادسۃ والستون بعد الست المئین صفحہ ۲۶۸ و ۲۶۹ قرۃ الناظر ترجمۃ خلاصۃ المفاخر ۱۲۔ (۳) بہمان - اسمیست برای شخص مجہول غیر معین ۱۲۔ (۴) صلائے - بفتح آواز دادن برائے طعام خورانیدن ۱۲ منہ نصره الله و نضره۔

بَاہَمِیں دَسْتِ کُوتَا وُ دَامَنِ کُوتَاہُ وُ تَنگ

اَزْ چِہْ گِیرَمْ دَرْچِہْ بِنْہَمْ بَسکِہْ بے پَایَانْ تُوئِی

کُوہْ دَامَنْ نَدِہَدْ وَقْتْ آنکِہْ پُرجُوشْ آمدِیْ

دَسْتْ دَرْ بَازَارْ نَفْرُوشَنْدُ وُ بَرْ فَیْضَانْ تُوئِی

## اَلْمَطْلَعُ الرَّابِعُ فِی الْاِسْتِمْدَادِ

(مَطْلَعِ چہارم آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے مدد مانگنے میں)

رُوْ مَتَابْ اَزْ مَا بَدَانْ چُونْ مَایۂ غُفْرَانْ تُوئِی (۱)

آیۂ رَحْمَتْ تُوئِی آئِینۂ رَحْمٰنْ تُوئِی

بَنْدَہْ اَتْ غَیْرَتْ بَرَدْ گَرْ بَرْ دَرِ غَیْرَتْ رَوَدْ

وَرْ رَوَدْ چُونْ بِنْگَرَدْ ہَمْ شَاہِ آنْ اِیْوَانْ تُوئِی

سَادَگِیَمْ بِیْنْ کِہْ مِیجُوْیَمْ زِ تُو دَرْمَانِ دَرْدْ

دَرْدْ کُو، دَرْمَانْ کُجَا، ہَمْ اِیْنْ تُوئِی ہَمْ آنْ تُوئِی

## اَلْاِسْتِعَانَۃُ لِلْاِسْلَامِ

(اِسْلَام کے لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے مَدَد کی درخواست)

دِیْنِ بَابَائِے خُوْدَتْ رَا اَزْ سَرِ نَوْ زِنْدَہْ کُنْ (۲)

سَیِّدَا آخِرْ نَہْ عُمَرِ سَیِّدِالْاَدْیَانْ تُوئِی

---

(۱) اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْحَادِیَّۃَ عَشَرَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ فِیْ اِخْتِصَارِ مَنَاقِبِ الشَّیْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ وَ جَمَاعَۃٍ مِّمَّنْ عَظَّمَہٗ مِنَ الشُّیُوْخِ الْاَکَابِرِ لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَسْعَدَ الْیَافِعِیِّ الْیَمَنِیِّ الشَّافِعِیِّ نَزِیْلِ الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ ۱۲۔

(۲) زِنْدَہْ کُنْ - اُنْظُرِ الْحِکَایَۃَ الْاُوْلٰی وَ الثَّامِنَۃَ وَالتَّاسِعَۃَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِیْنَ الْمَزْبُوْرَۃَ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

کافران توہینِ اسلام آشکارا میکنند
آہ ای عزِّ مسلمانان کجا پنہان توئی
تا بیاید مہدی از ارواح و عیسٰی از فلک
جلوہ کن خود مسیحا کار و مہدی شان توئی
کشتیٔ ملّت بموجے کالجبال افتادہ است
من سرت گردم بیا چون نوح این طوفان توئی
باد ریزد موج موج، و موج خیزد فوج فوج
بر سرِ وقتِ غریبان رس چو کشتیبان توئی (۱)

## اِستمدادُ العبدِ لنفسہٖ
(بندہ آپ رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنّا سے مدد کس طرح مانگے)

حاش للّٰہ تنگ گردد جاہت از ہمچون منے
یا عمیمَ الجودِ بس باوسعتِ داماں توئی
نامۂ خود گر سیہ گردم سیہ تر گردہ گیر
بلکہ زینسان صد دیگر ہم چون مہ رخشان توئی
کم چہ شد گر ریزہ گشتم نگ (۲) بدستت مومیا (۳)
کم چہ شد گر سوختم خود چشمۂ حیوان توئی

---

(۱) کشتیبان توئی - وانظرِ الحکایۃَ الحادیۃَ عشرَ بعدَ السِّتِّ المِئینَ مِن حکایاتِ خُلاصۃِ المفاخرِ للامامِ الیافعیِّ الیمنیِّ رضی اللہ تعالٰی عنہ و ارضاہ عنّا ۱۲۔
(۲) نگ - بالفتحِ و کافِ فارسی مخفف نگینہ ۱۲۔
(۳) مومیا - نرم ۱۲ منہ نصرہ اللہ تعالٰی و نصرہ

سَخْتْ نَاکَسْ مَرْدَ کِےْ اَمْ گَرْنَہْ رَقْصَمْ شَادْ شَادْ
چُوْنْ شُنِیْدَمْ ہِمْ وَ طِبْ وَ اشْطَحْ وَ غَنِّ گُوْیَانْ تُوْئِیْ
وَقْتِ گُوْہَرْ خُوْشْ اَگَرْ دَرْیَاشْ دَرْ دِلْ جَائِیْ دَادْ
غَرْقَہْ خَسْ رَا ہَمْ نَہْ بِیْنَدْ خَسْ مَنَمْ عُمَّانْ (۱) تُوْئِیْ
کُوْہِ مَنْ کَاہَسْتْ اَگَرْ دَسْتَےْ دِہِیْ وَقْتِ حِسَابْ
گَاہِ مَنْ کُوْہَسْتْ اَگَرْ بَرْ پَلَّہٗ مِیْزَانْ تُوْئِیْ

## اَلْمُبَاہَاتُ الْجَلِیَّۃُ بِاِظْہَارِ نِسْبَۃِ الْعَبْدِیَّۃِ

(اِمَامِ ہُمَامْ و ہَمَامْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ اَفْغَانِیُ الْقَرِیُّ ثُمَّ الْبَرَیْلَوِیؒ کی غَوْثِ اَعْظَمْ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا سے اپنی نِسبتِ بندگی کا اقرار، حُسْن و خُوبی، تَفَاخُرْ و مُبَاہَاتْ میں نَبَرْد آزمائی کا اِظْہار رہا ہے)

اَحْمَدِ ہِنْدِیْ رِضَا اِبْنِ نَقِیْ اِبْنِ رِضَا
اَزْ اَبْ وُ جَدْ بندہ وُ وَاقِفْ زِ بَرْ عُنْوَانْ تُوْئِیْ
مَادَرَمْ بَاشَدْ کَنِیْزِ تُوْ پِدَرْ بَاشَدْ غُلَامْ
خَانَہْ زَادِ کُہْنَہْ اَمْ آقَائِ خَانْ وُ مَانْ تُوْئِیْ (۲)
مَنْ نَمَکْ پَرْوَرْدَہْ اَمْ تَا شِیْرِ مَادَرْ خُوْرْدَہْ اَمْ
لِلّٰہِ الْمِنَّۃْ شُکْرْ بَخْشِ نَمَکْ خَوَارَانْ تُوْئِیْ
خَطِ آزَادِیْ نَہْ خُوَاہَمْ بَنْدَگِیَّتْ خُسْرَوِیْ اسْتْ
یَلَّلِےْ (۳) گَرْ بَنْدَہْ اَمْ خُوْشْ مَالِکْ غِلْمَانْ (۴) تُوْئِیْ

از صفحہ ۷۹ تا ۸۵ حصہ دوم

---

(۱) عُمَّانْ - بضم نام شہریست بہ یمن بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریائے محیط ۱۲۔

(۲) خان و مان - مخفف خانہ ومان بمعنٰی رخت است۔ ۱۲

(۳) یَلَّلِےْ - بفتح اَوّل و تَشْدِیْدِ لام و کَسْرِ لامِ دوم و یائے مجہول کلمہ ایست کہ جوانان در ہنگام نَشَاطْ گویند ۱۲۔

(۴) غِلْمَانْ - جَمعِ غُلَامْ اَسْتْ ۱۲ مِنْہٗ نصرہُ اللہُ تعالٰی و نَصَرَہٗ۔

نیز اس بُنیادی مُقدمہ عید میلاد النبی صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّمَ میں شَرح بحرُ العُلوم لِلمثنوی دفترِ دوم کے صفحہ، پر بدلِ بے بدل مولانا روم کے بیان کردہ اَبیاتْ

اَے صِفَاتَتْ آفتابِ مَعرِفَتْ وآفتابِ چرخِ بندِ یک صِفَتْ
گاہ خورشیدو و گہی دریا شَوِی گہ کوہِ قاف گہی عنقا شَوِی
تو نہ اِین باشی نہ آن در ذاتِ خویش اَی فزون از وَہمہا از بیش بیش

کی ضمنی تشریح اور تلویح تلیح بھی ہے۔

جنابِ اِمامِ ہمامِ اَعلیٰ حضرت احمد رضا خان افغانی قُدِّسَ سِرّہ السّامی نے وحدت وجود کا مسئلہ بہتر طور پر یوں سمجھا دیا ہے۔ فرمایا:

یہاں تین چیزیں ہیں۔ توحید، وحدت، اِتّحاد۔ توحید مدارِ ایمان ہے اور اس میں شک کفر۔ اور وَحدتِ وُجُود حق ہے۔ قرآن عظیم و احادیث و ارشادات اَکابرِ دین سے ثابت اور اس کے قائلوں کو کافر کہنا خود شنیع خبیث کلمۂ کفر ہے۔ رہا اتحاد وہ بے شک زندقہ و اِلحادْ اور اس کا قائل ضرور کافر۔ اتحاد یہ کہ یہ بھی خدا وہ بھی خدا سب خدا۔ ے

گر فرقِ مراتب نہ کُنی زِندیقی

حَاشَ لِلہِ الہ ہے اور عبد عبد، ہر گز نہ عبد الہ ہو سکتا ہے نہ الہ عبد اور وَحدتِ وُجود یہ کہ وہ صرف موجود واحد باقی سب ظِلال و عکوس ہیں۔ قرآن کریم میں ہے "کُلُّ شَیءٍ ھَالِکٌ اِلّا وَجْھَہٗ (۱)۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابن ماجہ میں ابوہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ سے ہے رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں اَصْدَقُ کَلِمَۃٍ قَالَھَا الشَّاعِرُ کَلِمَۃُ لَبِیْدٍ اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ۔ سب میں زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی لبید کی بات ہے کہ سن لو اللہ عزّ و جلّ کے سِوا ہر چیز اپنی ذات میں محض بے حقیقت ہے۔ کُتُبِ کثیرہ مُفَصّلہ اصابہ نیز مُسنَد میں ہے سَوادُ بنِ قارِب رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنہُ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے عرض کی فَاَشْھَدُ اَنَّ اللہَ لَا شَیْءَ غَیْرُہٗ۔ وَاَنَّکَ مَامُوْنٌ عَلٰی کُلِّ غَائِبٍ۔

---

(۱) آیت ۸۸ القصص -۲۸ - ۱۲ مِنہ نصرہ اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سِوَا کچھ موجود نہیں اور حضور جمیع عُیُوب پر امین ہیں۔ حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے انکار نہ فرمایا۔ اقول یہاں فرقے تین ہیں۔ ایک خشک اہل ظاہر کہ حق و حقیقت سے بے نصیب محض ہیں یہ وُجُوْد کو اَللہُ وَ مخلوق میں مشترک سمجھے ہیں۔ دوم اَہلِ حَقّ و حقیقت کہ بمعنی مذکور قائل وحدت وجود ہیں۔ سوم اَہلِ زَنْدَقَہ وُضَلَالَتْ کہ الہ و مخلوق میں فرق کے منکر اور ہر شخص و شئ کی اُلُوہِیَّتْ کے مُقِرّ ہیں ان کے خیال و اقوال اس تقریبِ مِثَالْ سے روشن ہوں گے۔ ایک بادشاہ اَعْلیٰ جَاہْ آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے۔ جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں۔ آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ ان میں ایک ہی شئ کا عَکْس کس قدر مختلف طوروں پر مُتَجَلِّی ہوتا ہے۔ بعض میں صورت خلاف نظر آتی ہے۔ بعض میں دُھندلی، کسی میں سِیدھی، کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی، بعض میں پتلی، بعض میں چَوڑِیْ، کسی میں خُوْشْنُمَا، کسی میں بُھونڈی، یہ اختلاف ان کی قَابِلِیَّتْ کا ہوتا ہے ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس ہے خود واحد ہے، ان میں جو حالتیں پیدا ہوئیں مُتَجَلِّی ان سے منزہ ہے، ان کے الٹے، بھونڈے، دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قُصُور نہیں ہوتا۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی، اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم ہوئے، اَوّل نا سمجھ بچے انہوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے یہ سب عکس بھی موجود ہیں کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آرہے ہیں جیسے وہ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہوجاتے، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں۔ وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں تو عین یہ بھی اور وہ بھی مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہ ہی بادشاہ ہے۔ یہ سب اسی کے عکس ہیں۔ اگر اس سے حجاب ہوجائے تو یہ سب صفحہ ہستی سے معدومِ محض ہوجائیں گے۔ ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ ان میں نہیں۔ حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے باقی سب پَرتَو کی نُمُوْد ہے۔ دوم اہل نظر و عقل کامل وہ اس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ

بیشک وجود ایک بادشاہ کے لئے ہے۔ موجود ایک وہی ہے۔ یہ سب ظِلّ و عکس ہیں کہ اپنی حدِّ ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے۔ اس تجلّی سے قطع نظر کر کے دیکھو کہ پھر ان میں کچھ رہتا ہے، حاشا عدم محض کے سوا کچھ نہیں اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم و فانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمودِ وجود میں اسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی، یہ ناقص ہیں وہ تامّ، یہ ایک ذرّہ کے بھی مالک نہیں اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیاۃ، علم، سمع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع تو یہ اس کا عَین کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وُہی ہیں بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صِرف اس تجلّی کی نمود، یہی حق و حقیقت ہے اور یہی وحدۃ الوجودِ۔ سوم عقل کے اندھے سمجھ کے اَوندھے اُن نا سمجھ بچوں سے بھی گئے گزرے انہوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی ان کی، جو حَرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعَینِہٖ ان کے سَروں پر بھی۔ انہوں نے عقل و دانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت سے وہ تمام عیوب و نقائص (جو) نقصانِ قوابِل کے باعث ان میں تھی خود بادشاہ کو ان کا مَورِد کر دیا کہ جب یہ وہی ہیں تو ناقص عاجز محتاج الٹے بھونڈے بدنما ڈھنڈلے کا جو عین ہے قطعاً نہیں ذمائم سے متّصف ہے۔ تَعَالَی اللہُ عَمَّا یَقُولُ الظّٰلِمُونَ عُلُوًّا کَبِیرًا۔ انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجودِ حقیقی احتیاج سے پاک۔ وہاں جسے آئینہ کہیئے وہ خود بھی ایک ظِلّ ہے۔ پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان کے صفات مثل کلام و سمع و بصر و علم و ارادہ و حیات و قدرت سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا لیکن وجودِ حقیقی عَزَّ جَلَالُہٗ کے تجلّی نے اپنے بہت ظِلال پر نفس ہستی کے سوا ان صفات کا بھی پَرتَو ڈالا۔ یہ وجوہ اور بھی ان بچّوں کی نافہمی اور ان اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایتِ حق ہوئی وہ سمجھ لئے کہ

یَک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتوِ آن
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

انھوں نے ان صفات اور خود وُجُود کی دو قسمیں کیں۔ حقیقی ذاتی کہ مُتَجَلّی کے لئے خاص ہے اور ظِلّی عطائی کہ ظِلال کے لئے ہے اور حاشا یہ تقسیم اشتراکِ معنی نہیں بلکہ محض مُوَافَقَت فِی اللَّفْظِ۔ یہ ہے حَقِّ حقیقت و عَیْنِ معرفت وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْ لَآ اَنْ ھَدَانَا اللّٰہُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ وَعَلٰی سَیِّدِہِمْ وَمَوْلَاہُمْ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ۔ دیکھو فتاویٰ رِضَوِیَّہ ج ٦ ص ١٣٢ تا ١٣٤۔

یہ رہا وحدتِ وُجُود کا مسئلہ جسکا اکتشاف و انکشاف اِمَامِ ہُمَامْ احمد رضا خان افغانی مُقری ثُمّ البریلوی نے بطور بہتر کر دیا ہے جو اَفْہَامْ کے رُو سے آسان تر اور فہم کے لحاظ سے مُوَضّح و مُنَقّح ہے جزاہُ اللّٰہُ عنا وعن سائرِ الْمُؤمِنِیْنَ خیراً۔

وَحْدَتِ وُجُود پر عَلّامہ فضلِ حقّ خیر آبادی قدس سرّہ السّامی نے اَلرَّوْضُ الْمَجُودْ کے نام سے کتاب لکھی ہے اور اس پر کَشْفْ وَ اِلْہَامْ کے آئمہ کا اجماع نقل کیا ہے اور یقینیہ مَسْئَلَہ قرار دیا ہے۔

اپنی کتاب مُسْتَطَابْ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْر میں تحریر فرمایا: جُمْہُورِ حضراتِ کَشْفْ و شُہُود بر وَحْدَتِ وُجُودْ اِجْمَاعْ دَارَنْد۔ اور فرمایا مَسْئَلَہٗ وَحْدَتِ وُجُودْ مَابَیْنِ حَضَرَاتِ اَئِمَّۂ کَشْفْ و شُہُودْ مُخْتَلَفْ فِیہَا نِیْسْتْ نیز فرما دیا: شُہُودْ وَ اِلْہَامْ اَوْلِیَاءِ کِرَامْ ہَمْ نزدِ مُحَقِّقِیْنْ اَزْ قَطْعِیَاتَ اَسْتْ دیکھو صفحہ ٢٨١-٢٨٢ اِمْتِنَاعُ النَّظِیْرِ۔ مطبع جادو پریس جونپور ١٩٠٨ء۔

حَضَرَاتِ کَشْفْ وَ شُہُودْ ہی سَیِّدِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَا کے وارث ہیں وہ بَرَاہِ راست سَیِّدِ عَالَمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ سے ہی اَخْبَارْ وَ اَحَادِیْثْ کا اظہار فرماتے ہیں اسی لیے انکے عُلُوْمْ خطاء سے مَحْفُوْظْ وَ مَصُوْنْ رہتے ہیں معاملات و واقعات انکے مُشاہدے میں ہوتے رہتے ہیں اور یقینی و قطعی ہوتے ہیں کیونکہ انکے ایمان تحقیقی، عَیْنِی، کَشْفِی، اور حقیقت پر ہی مَبْنِی ہوتے ہیں۔

مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُالْعُلُوْمِ عَبْدُالْعَلِیِّ اَفْغَانِی ہَرَوِیّ ثُمَّ اللَّکْھَنَوِیُّ الْفَرَنْجِی مَحَلِّی مُسَلَّمُ الثُّبُوْتِ کی اپنی شرح فَوَاتِحُ الرَّحَمُوْتِ مَطْبَعِ نولکشور کے صفحہ ۶۰۹ پر فرماتے ہیں: فَاِنَّ الْاِلْہَامَ لَا یَکُوْنُ اِلاَّ مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنْ عِنْدِاللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ مِنْ عِنْدِ الرُّوْحِ الْمُحَمَّدِیِّ فَحِیْنَئِذٍ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ شُبْہَۃُ الْخَطَاءِ وَ ھٰذَا النَّحْوُ مِنَ الْعِلْمِ اَعْلٰی مِمَّا یَحْصُلُ (ن) بِالْاَدِلَّۃِ الْغَیْرِ الْقَاطِعَۃِ۔ اور اسی صفحہ پر فرماتے ہیں اَمَا سَمِعْتَ مَا کَتَبَ الشَّیْخُ قُطْبُ وَقْتِہٖ اَبُوْ یَزِیْدَ الْبِسْطَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ الشَّرِیْفُ لِبَعْضٍ مِّنَ الْمُحَدِّثِیْنَ اَنْتُمْ تَاخُذُوْنَ عَنْ مَیِّتٍ فَتَنْسِبُوْنَ (ن س) اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ نَاخُذُ مِنَ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ (ن س ض) پھر فرماتے ہیں وَ اِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ مَقَامَاتِ الْاَوْلِیَاءِ وَ مَوَاجِیْدِھِمْ وَ اَذْوَاقِہِمْ کَمَقَامَاتِ الشَّیْخِ مُحْیِ الدِّیْنِ وَ قُطْبِ الْوَقْتِ السَّیِّدِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ السَّیِّدِ عَبْدِالْقَادِرِ الْجِیْلَانِیِّ الَّذِیْ قَدَمُہٗ عَلٰی رِقَابِ کُلِّ وَلِیٍّ وَالشَّیْخِ سَہْلِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ التُّسْتَرِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ مَدْیَنَ الْمَغْرِبِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ یَزِیْدَ الْبِسْطَامِیِّ وَ سَیِّدِ الطَّائِفَۃِ جُنَیْدِ (۱) الْبَغْدَادِیِّ وَالشَّیْخِ اَبِیْ بَکْرِنِ الشِّبْلِیِّ (۲) وَالشَّیْخِ عَبْدِاللّٰہِ الْاَنْصَارِیِّ وَالشَّیْخِ اَحْمَدَ التَّامِقِیِّ الْحَافِیِّ وَغَیْرِھِمْ قُدِّسَ اَسْرَارُھُمْ عَلِمْتَ عِلْمَ یَقِیْنٍ اَنَّ مَا یُلْہَمُوْنَ بِہٖ لَا یَتَطَرَّقُ اِلَیْہِ اِحْتِمَالٌ وَّ شُبْہَۃٌ بَلْ ھُوَ حَقٌّ حَقٌّ مُّطَابِقٌ لِّمَا فِیْ نَفْسِ الْاَمْرِ وَ یَکُوْنُ مَعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی لٰکِنْ لَّا یَنَالُوْنَ ھٰذَا الْوِعَاءَ مِنَ الْعِلْمِ اِلاَّ بِالْمَدَدِ الْمُحَمَّدِیِّ وَتَایِیْدِہٖ لَا بِالذَّاتِ مِنْ غَیْرِ وَسِیْلَۃٍ اَصْلاً وَ اِنْ تَاَمَّلْتَ فِیْ کَلَامِ الشَّیْخِ الْاَکْبَرِ خَلِیْفَۃِ اللّٰہِ فِی الْاَرَضِیْنَ خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ مُحْیِ الْمِلَّۃِ

---

(۱) جُنَیْدٌ - کَزُبَیْرٍ سُلْطَانُ الصُّوْفِیَّۃِ اَبِی الْقَاسِمِ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ است ۱۲۔

(۲) اَبُوْبَکْرٍ - اَبُوْبَکْر شبلی تِلْمِیْذِ جنید است و نام او جعفر بن یونس عالم و فَقِیْہ بوده مذہبِ مالکی۔ داشت و موطا را حفظ کرده ۱۲ مُنْتَہَی الْاَرَبِ۔

وَالدِّينِ الشَّيْخ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَرَبِيِّ (١) قُدِّسَ سِرُّهُ وَوَفَّقَنَا لِفَهْمِ كَلِمَاتِهِ الشَّرِيفَةِ

---

(١) وَ هُوَ سَيِّدِي خَاتَمُ الْفَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاتِمِيُّ مِنْ وُلْدِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَاتِمِ أَخِي عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ يُكَنَّى أَبَابَكْرٍ وَ يُلَقَّبُ بِمُحْيِي الدِّينِ وَ يُعَرَّفُ بِالْحَاتِمِيِّ وَ بِابْنِ عَرَبِيِّ بِدُونِ الْفٍ وَّ لَامٍ وُلِدَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ أَوْ لَيْلَتَهُ سَابِعَ عَشَرَ رَمَضَانَ سَنَةَ ٥٦٠ فِي مُرْسِيَّةَ تُوُفِّيَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِدِمَشْقَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ الثَّامِنِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْآخِرِ سَنَةَ ٦٣٨ وَ دُفِنَ بِسَفْحِ قَاسِيُونَ وَ قَدْ أَرَّخَ مَوْتَهُ الْكُلْشَنِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ بِقَوْلِهِ :

إِنَّمَا الْحَاتِمِيُّ فِي الْكَوْنِ فَرْدٌ　　وَّ هُوَ غَوْثٌ وَّ سَيِّدٌ وَّ إِمَامٌ

كَمْ عُلُومٍ أَتَى بِهَا مِنْ غُيُوبٍ　　مِنْ بِحَارِ التَّوْحِيدِ يَا مُسْتَهَامُ

إِنْ سَأَلْتُمْ مَتَى تُوُفِّيَ حَمِيدًا　　قُلْتُ أَرَّخْتُ مَاتَ قُطْبٌ هُمَامٌ

٨٦ + ١١١ + ٤٤١

= ٦٣٨

صفحہ ۵۵۴ اور صفحہ ۵۶۱ فتوحاتِ مکیّہ جلد ۴۔

وَقَدْ أَثْنَى صَاحِبُ الْقَامُوسِ عَلَيْهِ (قَالَ) إِنَّهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ شَيْخُ الطَّرِيقَةِ حَالاً وَّ عِلْماً وَّ إِمَامُ الْحَقِيقَةِ حَقِيقَةً وَّ رَسْماً وَّ مُحْيِي رُسُومِ الْمَعَارِفِ فِعْلاً وَ إِسْماً - كَذَا فِي دُرِّمختارٍ و رَدِّالْمُحتارِ صفحہ ۳۲۲ مطبع مِصر۔

عَبْدُ خَاتَمِ فَصِّ الْوِلَايَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ شَيْخُ الْحَدِيثِ أَبُوالْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰه خَانُ الْأَفْغَانِيُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى الْقَوِيُّ وَ نَصَرَهُ

لَمَا بَقِیَ لَکَ شَائِبَۃُ وَہْمٍ وَّ شَکٍّ فِیْ اَنَّ مَا یُلْھَمُوْنَ بِہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مِمَّا یَصْلُحُ ھٰھُنَا اَنَّہٗ عِلْمٌ ضَرُوْرَۃٌ مِّنَ الدِّیْنِ اَنَّ اَوْلِیَاءَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَفْضَلُ مِنْ اَوْلِیَاءِ الْاُمَمِ السَّابِقِیْنَ کَمَا اَنَّ نَبِیَّھُمْ اَفْضَلُ مِنْ نَبِیِّ السَّابِقِیْنَ وَلَا شَکَّ اَنَّ الْاَوْلِیَاءَ الَّذِیْنَ کَانُوْا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِثْلَ مَرْیَمَ وَ اُمِّ مُوْسٰی وَ زَوْجَۃِ فِرْعَوْنَ کَانَ یُوْحٰی اِلَیْھِمْ وَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ اِلْھَامًا وَلَا یَکُوْنُ الْاَمْعَ خَلْقِ عِلْمٍ ضَرُوْرِیٍّ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ حُجَّۃٌ قَاطِعَۃٌ وَلَوْ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ الْمَرْحُوْمَۃِ الْفَاضِلَۃِ مِنْھُمْ اَفْضَلُ فِیْ تَحْصِیْلِ الْعِلْمِ الْقَطْعِیِّ فَتَکُوْنُ مَفْضُوْلَۃً عَنْھُمْ غَایَۃَ الْمَفْضُوْلِیَّۃِ لِاَنَّ التَّفَاضُلَ لَیْسَ اِلَّا بِالْعِلْمِ وَ الْفَضْلُ بِمَا عَدَاہُ غَیْرُ مُعْتَدٍ (۱) بِہٖ وَلَا خُلْفَ اَشْنَعُ مِنْ ھٰذَا اللَّازِمِ فَافْھَمْ اِنْتَھٰی صفحہ ۶۰۹ مطبع نولکشور۔

چنانکہ خاتم فص الولایۃ المحمدیۃ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وَ لَسْتُ بِنَبِیٍّ وَّلَا بِرَسُوْلٍ وَّ لٰکِنِّیْ وَارِثٌ وَ لِاٰخِرَتِیْ حَارِثٌ۔ فُصُوْصُ الْحِکَمِ صفحہ ۴ ۔ اور فرمایا امام شعرانی قدس سرہ السامی نے وَقَالَ الشَّیْخُ فِی الْبَابِ السَّابِعِ وَالسِّتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃٍ لَیْسَ عِنْدِیْ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَقْلِیْدٌ لِاَحَدٍ غَیْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعُلُوْمُنَا کُلُّھَا مَحْفُوْظَۃٌ مِّنَ الْخَطَاءِ۔ اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۴ ج ۱۔

اور فرمایا فَکَیْفَ مَنْ عِنْدَہُ الْکَشْفُ الْاِلٰھِیُّ وَ الْعِلْمُ اللَّدُنِّیُّ (۲) الرَّبَّانِیُّ فَیَنْبَغِیْ لِلْعَاقِلِ الْمُنْصِفِ (۳) اَنْ یُّسَلِّمَ (۴) لِھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ مَا یُخْبِرُوْنَ بِہٖ دیکھو اَلْبَابُ الْعَاشِرُ صفحہ ۱۳۶ ج ۱ فتوحات مکیہ اور فرمایا فَھٰذَا حَظُّ اَھْلِ الْکَشْفِ فَھُمُ الَّذِیْنَ اَعْطَاھُمُ اللّٰہُ الْحِکْمَۃَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ وَ قَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

---

(۱) مُعْتَدٍ - کُمُکْرَمٍ آمادہ کردہ و موجود۔ تَعْتِیْدُ امادہ کردن ۱۲۔ (۲) لَدُنْ - بِالْفَتْحِ وَ بِضَمِّ الدَّالِ وَ فَتْحِھَا سَاکِنَۃُ النُّوْنِ وَ رَبِیْعَۃُ تَکْسِرُ با نزد- وَھُوَ ظَرْفٌ زَمَانِیٌّ وَ مَکَانِیٌّ غَیْرُ مُتَمَکِّنٍ بِمَنْزِلَۃِ عِنْدَ ۱۲۔ (۳) اَلْمُنْصِفُ - انصاف دادنی ۱۲۔ (۴) تَسْلِیْمٌ اِلٰی - گردن دادن بحکم قضا و راضی بودن وسلام کردن و یُعَدّٰی بِعَلٰی ۱۲۔

اَنْ نُّعْطِی کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ دیکھو صفحہ ۴۵۶ ج ۳ فتوحات مکیہ باب ۳۷۳ نیز فرمایا وَلَسْنَا مِنْ اَھْلِ التَّقْلِیْدِ بِحَمْدِ اللّٰہِ بَلِ الْاَمْرُ عِنْدَنَا کَمَا اٰمَنَّا بِہٖ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا شَھِدْنَاہُ عِیَانًا (۱) دیکھو ۳۵۲ ج ۳ فتوحات مکیہ باب ۳۶۷۔

نیز فرمایا : فَوَاللّٰہِ مَا کَتَبْتُ مِنْہُ حَرْفًا اِلَّا عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰھِیٍّ وَّ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْ نَفْثٍ (۲) رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ دیکھو صفحہ ۴۵۶ فتوحات مکیہ ج ۳ باب (۳۷۳)

اور فرمایا : جَمِیْعُ مَا کَتَبْتُہٗ وَ اَکْتُبُہٗ اِنَّمَا ھُوَ عَنْ اِمْلَاءٍ اِلٰھِیٍّ وَ اِلْقَاءٍ رَبَّانِیٍّ اَوْ نَفْثٍ رُوْحَانِیٍّ فِیْ رُوْعٍ کِیَانِیٍّ کُلُّ ذٰلِکَ لِیْ بِحُکْمِ الْاِرْثِ لَا بِحُکْمِ الْاِسْتِقْلَالِ فَاِنَّ النَّفْثَ فِی الرُّوْعِ مُنْحَطٌّ عَنْ رُتْبَۃِ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِشَارَۃِ وَالْعِبَارَۃِ فَفَرِّقْ یَا اَخِیْ بَیْنَ وَحْیِ الْکَلَامِ وَ وَحْیِ الْاِلْھَامِ تَکُنْ مِّنَ الْعُلَمَاءِ الْاَعْلَامِ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَ الْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۴ ج۔۱ لِلْاِمَامِ الشَّعْرَانِیِّ (۳) قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ اَلْمَطْبُوْعُ بِمِصْرَ

اور فرمایا : وَ وَاللّٰہِ مَا قُلْتُ وَلَا حَکَمْتُ اِلَّا عَنْ نَّفْثٍ فِیْ رُوْعٍ مِّنْ رُّوْحٍ اِلٰھِیٍّ قُدْسِیٍّ دیکھو صفحہ ۱۰۱ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (باب ۳۲۷)

---

(۱) عِیَانًا - بِالْکَسْرِ یقین در دیدار یُقَالُ لَقِیْتُہٗ عِیَانًا مُعَایَنَۃً لَمْ نَشُکَّ فِیْ رُؤْیَتِہٖ اِیَّاہُ ۱۲

(۲) نَفْثٍ - بِالْفَتْحِ در دمیدن (ض ن) وَھُوَ اَقَلُّ مِنَ التَّفْلِ ۱۲۔

(۳) شَعْرَان - بِالْفَتْحِ چراگاہ شورہ گیاہے کہ از سبزی بہ تیرگی زَنَدْ و کوہیست نزدیک موصل بسیار گیاہ و بسیار فواکہ و طیور دران باشند ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ۔

اور فرمایا: تمامی رَبّانی اِلْقَائَات، اِلٰہی اِمْلَائَات اور نفس رَبّانی میں روحانی نَفَثَات یا فَصْلُ الْخِطَابِ و حِکَم یا الٰہی کشف اور رَبّانی لَدُنی عُلُوْم ہمارے تو کیا بلکہ تمامی کائنات اَوّلین و آخرین مُتَاَخِّرِیْن و مُتَقَدِّمِیْن کے تمامی القاآت، اِمْلَائَات، نَفَثَات، فصل الخطاب، اور الٰہی کشف و ربّانی لدنی عُلُوْمُ اللّٰہ تَعَالیٰ سے براہِ راست نہیں ملتے بلکہ وہ تو بوسیلہ و بواسطۂ سَیِّدِ دُوسَرا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ (سے) ہی ملے ہیں اور ملتے ہیں اور ملتے رہیں گے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا فرماتے ہیں: اِنَّ مُسْتَمَدَّ جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مِنْ رُوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ ھُوَ قُطْبُ الْاَقْطَابِ کَمَا سَیَاْتِیْ بَسْطُہٗ فِیْ مَبْحَثِ کَوْنِہٖ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ فَھُوَ مُمِدٌّ لِجَمِیْعِ النَّاسِ اَوَّلًا وَّ آخِرًا فَھُوَ مُمِدٌّ کُلِّ نَبِیٍّ وَّ وَلِیٍّ سَابِقٍ عَلٰی ظُھُوْرِہٖ حَالَ کَوْنِہٖ فِی الْغَیْبِ وَ مُمِدٌّ اَیْضًا لِکُلِّ وَلِیٍّ لَاحِقٍ بِہٖ فَیُوْصِلُہٗ بِذٰلِکَ الْاِمْدَادِ اِلٰی مَرْتَبَۃٍ کَمَا لِہٖ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مَوْجُوْدًا فِیْ عَالَمِ الشَّھَادَۃِ وَ فِیْ حَالِ کَوْنِہٖ مُنْتَقِلًا اِلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ ھُوَ الْبَرْزَخُ وَالدَّارُ الْاٰخِرَۃُ فَاِنَّ اَنْوَارَ رِسَالَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ مُنْقَطِعَۃٍ عَنِ الْعَالَمِ مِنَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ وَ الْمُتَاَخِّرِیْنَ۔ دیکھو اَلْیَوَاقِیْتُ وَالْجَوَاھِرُ صفحہ ۲۰ تا ۲۱ اَلْمَطْبُوْعُ بِمِصْرَ۔

اور: ھٰذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ آیت کریمہ کی تشریح میں حضرت شیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا یوں فرماتے ہیں ھٰذَا عَطَاؤُنَا الْمَحْضُ فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِکْ اَیْ اَطْلِقْ اِرَادَتَکَ وَ اِخْتِیَارَکَ فِی الْحَلِّ وَالْعَقْدِ وَالْاِعْطَاءِ وَالْمَنْعِ عِنْدَ الْکَمَالِ التَّامِ وَالْعَطَاءِ الصِّرْفِ اَیِ الْوُجُوْدِ الْمَوْھُوْبِ حَالَ الْبَقَاءِ بَعْدَ الْفَنَاءِ کَمَا شِئْتَ بِغَیْرِ حِسَابٍ عَلَیْکَ فَاِنَّکَ قَائِمٌ بِنَا مُخْتَارٌ بِاِخْتِیَارِنَا مُتَحَقِّقٌ بِذَاتِنَا وَ صِفَاتِنَا وَ ذٰلِکَ مَعْنٰی قَوْلِہٖ وَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ (آیۃ ۳۹ سورۃ ص ۳۸) دیکھو تفسیر شیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صفحہ ۱۷۵ ج-۲

جانُ و دلِ مَن بادفدائے شہ بطحا ؎ بادا سرِ این خستہ وبلا

اور فرمایا: فَاِذَا اَعْطَی (الْخَلِیْفَۃَ الرَّسُوْلَ) السَّیْفَ وَ اَمْضَی الْفِعْلَ حِیْنَئِذٍ یَکُوْنُ لَہُ الْکَمَالُ فَیَظْھَرُ بِسُلْطَانِ الْاَسْمَاءِ الْاِلٰھِیَّۃِ فَیُعْطِیْ وَ یَمْنَعُ وَ یُعِزُّ وَ یُذِلُّ وَ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ یَضُرُّ وَ یَنْفَعُ وَ یَظْھَرُ بِاَسْمَاءِ التَّقَابُلِ مَعَ النُّبُوَّۃِ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ فتوحاتِ مکیہ دیکھو صفحہ ۲۷۲ ج ۲- (اَلْبَابُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ وَ مِائَۃٌ فِیْ مَعْرِفَۃِ کِیْمِیَاءِ السَّعَادَۃِ)

ازیں غم تو یارب برسانم بسرائے شہ بطحا

بقیہ برصفحہ آئندہ باید دید۔

اور فرمایا : اَلْاِنْسَانُ الْکَامِلُ اَقَامَہُ الْحَقُّ بَرْزَخًا بَیْنَ الْحَقِّ وَالْعَالَمِ فَیُظْهِرُ بِالْاَسْمَاءِ الْاِلٰہِیَّۃِ فَیَکُوْنُ حَقًّا وَّ یَظْهَرُ بِحَقِیْقَۃِ الْاِمْکَانِ فَیَکُوْنُ خَلْقًا۔ دیکھو صفحہ ۳۹۱ ج ۲ (باب ۱۹۸) فتوحاتِ مکیّہ شریفہ

اور فرمایا : اِعْلَمْ اَنَّ الْبَرْزَخَ (۱) عِبَارَۃٌ عَنْ اَمْرٍ فَاصِلٍ بَیْنَ اَمْرَیْنِ لَا یَکُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا کَالْخَطِّ الْفَاصِلِ (۲) بَیْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ ۔ صفحہ ۳۰۴ باب ۶۳ ج ۱ فتوحات مکیّہ۔

اور فرمایا البرزخ مِرْاٰۃٌ لِلطَّرَفَیْنِ فَمَنْ ابصرہ ابصر فِیْہِ الطَّرَفَیْنِ لَابُدَّ مِنْ ذٰلِکَ۔ دیکھو صفحہ ۱۳۹ فتوحات مکیہ ج ۳ (باب ۳۳۶) فِیْ مَعْرِفَۃِ مَنْزِلِ مُبَایَعَۃِ النَّبَاتِ الْقُطْبُ صَاحِبُ الْوَقْتِ فِیْ کُلِّ زَمَانٍ وَهُوَ مِنَ الْحَضْرَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ۔

---

(۱) قولہ البرزخ هُوَ اَمْرٌ فَاصِلٌ بَیْنَ اَمْرَیْنِ لَایَکُوْنُ مُتَطَرِّفًا اَبَدًا وَّ لَیْسَ هُوَ عَیْنَ اَحَدِهِمَا وَلَہٗ مِنْ طَرَفَیْہِ حُکْمٌ وَهُوَ الْمَانِعُ الْقَوِیُّ الَّذِیْ یَمْنَعُ کُلًّا مِّنْ طَرَفَیْہِ اَنْ یَّنْفِرَ الْاٰخَرَ اَوْ یَذْهَبَ بِہٖ وَ یَتَلَقّٰی طَرَفَیْہِ بِذَاتِہٖ فَیَکْتَسِبُ بِهٰذَا التَّلَقِّیْ مِنْ کُلٍّ مِّنْ طَرَفَیْہِ مَا یُوْصَفُ بِہٖ فَهُوَ مَحْفُوْظٌ مِنَ الطَّرَفَیْنِ وَ وِقَایَۃٌ لِلطَّرَفَیْنِ کَالْخَلْقِ بَیْنَ النُّوْرِ وَ الظُّلْمَۃِ اَنَّہٗ بَرْزَخٌ لَایَتَّصِفُ بِالظُّلْمَۃِ لِذَاتِہٖ وَلَا بِالنُّوْرِ لِذَاتِہٖ فَهُوَ الْبَرْزَخُ وَالْوَسَطُ الَّذِیْ لَہٗ مِنْ طَرَفَیْہِ حُکْمٌ۔ وَالتَّشْرِیْحُ النَّقِیْحُ فِی الْبَابِ الْمُوَفّٰی السِّتِّیْنَ وَ ثَلٰثِمِائَۃٍ (۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ صفحۃ ۲۷۴ ج ۳ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَضَّرَہٗ۔

(۲) قَوْلُہٗ کَالْخَطِّ الْفَاصِلِ بَیْنَ الظِّلِّ وَ الشَّمْسِ اِلَخ۔ اَوْ کَالْخَلْقِ بَیْنَ النُّوْرِ وَالظُّلْمَۃِ اَوِ الْمُمْکِنِ بَیْنَ الْوُجُوْدِ وَ الْعَدَمِ کُلُّهَا بَرَازِخُ وَالتَّشْرِیْحُ الْوَضِیْحُ عَلٰی صَفْحَۃِ ۲۷۴۔ ج ۳۔ (باب ۳۶۰) مِنَ الْفُتُوْحَاتِ الْمَکِّیَّۃِ فَانْظُرْ هُنَاکَ ۱۲۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَضَّرَہٗ۔ (بقیہ ابیاتِ صفحۂ سابقہ لاحقہ) داغ و تپش و سوز

۴ بکشود زبان طائر سدرہ چو خستین ؛ شد نغمہ زن از وصف و ثنائے شہ لطحا ؛

اور فرمایا: اَلْبَرْزَخُ كُلُّ اَمْرَيْنِ يَقْتَرِنُ اِذَا تَجَاوَرَا اِلَى بَرْزَخٍ لَيْسَ هُوَ عَيْنُ اَحَدِهِمَا وَ فِيْهِ قُوَّةُ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الخ۔ دیکھو صفحہ ۳۰۴ ج ۱ فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّهْ شریفہ۔ اَلْبَابُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ (۶۳) فِيْ مَعْرِفَةِ بَقَاءِ النَّاسِ فِي الْبَرْزَخِ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْبَعْثِ۔

اور فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّهْ ج ۳ کے صفحہ ۱۴۲ باب ۳۳۷ پر فرمایا: وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَمَّا جَعَلَ مَنْزِلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّيَادَةَ فَكَانَ سَيِّدًا وَ مَنْ سِوَاهُ سُوْقَةٌ (۱) عَلِمْنَا اَنَّهُ لَا يُقَاوَمُ فَاِنَّ السُّوْقَةَ لَا تُقَاوِمُ مُلُوْكَهَا فَلَهُ مَنْزِلٌ خَاصٌّ وَ لِلسُّوْقَةِ مَنْزِلٌ وَ لَمَّا اُعْطِيَ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ وَ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ عَلِمْنَا اَنَّهُ الْمُمِدُّ لِكُلِّ اِنْسَانٍ كَامِلٍ مَنْعُوْتٍ بِنَامُوْسٍ اِلٰهِيٍّ اَوْ حُكْمِيٍّ وَ اَوَّلُ مَا ظَهَرَ مِنْ ذٰلِكَ فِيْ اٰدَمَ حَيْثُ جَعَلَهُ اللّٰهُ خَلِيْفَةً عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَدَّهُ بِالْاَسْمَاءِ كُلِّهَا مِنْ مَقَامِ جَوَامِعِ الْكَلِمِ الَّتِيْ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظَهَرَ بِعِلْمِ الْاَسْمَاءِ كُلِّهَا عَلٰى مَنِ اعْتَرَضَ عَلَى اللّٰهِ فِيْ وُجُوْدِهِ وَ رَجَّحَ نَفْسَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ تَوَالَتِ الْخَلَائِفُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى اَنْ وَصَلَ زَمَانُ وُجُوْدِ صُوْرَةِ جِسْمِهِ لِاِظْهَارِ حُكْمِ مَنْزِلَتِهِ بِاجْتِمَاعِ نَشْاَتَيْهِ فَلَمَّا بَرَزَ كَانَ كَالشَّمْسِ اِنْدَرَجَ فِيْ نُوْرِهِ كُلُّ نُوْرٍ فَاَقَرَّ مِنْ شَرَائِعِهِ الَّتِيْ وَجَّهَ بِهَا نُوَّابَهُ (۲) مَا اَقَرَّ وَ نَسَخَ مِنْهَا مَا نَسَخَ وَ ظَهَرَتْ عِنَايَتُهُ بِاُمَّتِهِ لِحُضُوْرِهِ وَ ظُهُوْرِهِ فِيْهَا وَ اِنْ كَانَ الْعَالَمُ الْاِنْسَانِيُّ وَ النَّارِيُّ كُلُّهُ اُمَّتَهُ وَلٰكِنْ لِهٰؤُلَاءِ خُصُوْصُ وَصْفٍ فَجَعَلَهُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ هٰذَا الْفَضْلَ اَعْطَاهُ ظُهُوْرُهُ بِنَشْاَتَيْهِ فَكَانَ مِنْ فَضْلِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلَى الْاُمَمِ اَنْ اَنْزَلَهَا مَنْزِلَةَ خُلَفَائِهِ فِي الْعَالَمِ قَبْلَ ظُهُوْرِهِ اِذْ كَانَ اَعْطَاهُمُ التَّشْرِيْعَ فَاَعْطٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ الْاِجْتِهَادَ فِيْ نَصْبِ الْاَحْكَامِ وَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحْكُمُوْا

---

(۱) قَوْلُهُ سُوْقَةٌ - بِالضَّمِّ رعیّت و مردم فرومایہ واحد و جمع و مذکر و مؤنث در وی یکسان است۔ وَ قَدْ يُجْمَعُ عَلٰى سُوَقٍ كَصُرَدٍ ۱۲۔

(۲) قوله نُوَّابَهُ - نُوَّابٌ و نُوَّاب و نُوَّاب ہر سہ صحیح اند۔ نَابَ عَنْهُ نَوْبًا بِالْفَتْحِ وَ مَنَابًا برجای وی ایستاد و قائم مقام شد۔ صیغہ مبالغہ نَابَ اِلَى اللّٰهِ باز گشت از گناہ۔ نائب - قائم مقام (ن) ۱۲۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهُ۔

بِمَا اَدَّاهُمْ اِلَیْهِ اِجْتِهَادُہُمْ فَاَعْطَاهُمُ التَّشْرِیْعَ فَلَحِقُوْا بِمَقَامَاتِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ فِیْ ذٰلِکَ وَ جَعَلَهُمْ وَرَثَةً لَهُمْ لِتَقَدُّمِهِمْ عَلَیْهِمْ فَاِنَّ الْمُتَاَخِّرَ یَرِثُ الْمُتَقَدِّمَ بِضَرُوْرَةٍ فَیَدْعُوْنَ اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ الخ۔

اور فرمایا : فَخَلَقَ الْاِنْسَانَ الْکَامِلَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ وَ مَکَّنَهٗ بِالصُّوْرَةِ مِنْ اِطْلَاقِ جَمِیْعِ اَسْمَائِهٖ عَلَیْهِ فَرْدًا فَرْدًا وَ بَعْضًا بَعْضًا لَا یَنْطَلِقُ عَلَیْهِ مَجْمُوْعُ الْاَسْمَاءِ مَعًا فِی الْکَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ لِیَتَمَیَّزَ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ الْکَامِلِ فَمَا مِنْ اِسْمٍ مِّنَ الْاَسْمَاءِ الْحُسْنٰی وَ کُلُّ اَسْمَاءِ اللّٰهِ حُسْنٰی اِلَّا وَ لِلْعَبْدِ الْکَامِلِ اَنْ یَّدَّعٰی بِهَا کَمَا لَهٗ اَنْ یَدْعُوَ سَیِّدَهٗ بِهَا۔ صفحہ ۴۰۹ جلد ۳ فتوحاتِ مکیہ۔ (اَلْبَابُ السَّبْعُوْنَ وَ ثَلٰثِمِائَةٍ)

اور فرمایا : فَلَا یُسَمّٰی خَلِیْفَةً اِلَّا بِکَمَالِ الصُّوْرَةِ الْاِلٰهِیَّةِ فِیْهِ اِذِ الْعَالَمُ لَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا اِلَیْهَا۔ صفحہ ۱۵۶ - ۱۵۷ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الْاَرْبَعُوْنَ وَ ثَلٰثِمِائَةٍ ۳۴۰)

اور فرمایا : فَالْاِنْسَانُ ذُوْ نِسْبَتَیْنِ کَامِلَتَیْنِ : نِسْبَةٌ یَدْخُلُ بِهَا اِلَی الْحَضْرَةِ الْاِلٰهِیَّةِ وَ نِسْبَةٌ یَدْخُلُ بِهَا اِلَی الْحَضْرَةِ الْکِیَانِیَّةِ فَیُقَالُ فِیْهِ "عَبْدٌ" مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ مُکَلَّفٌ وَ لَمْ یَکُنْ ثُمَّ کَانَ کَالْعَالَمِ وَ یُقَالُ فِیْهِ "رَبٌّ" (۱) مِنْ حَیْثُ اَنَّهٗ خَلِیْفَةٌ وَ مِنْ حَیْثُ الصُّوْرَةِ وَ مِنْ حَیْثُ اَحْسَنِ التَّقْوِیْمِ وَ لِذٰلِکَ اَیْ لِکَوْنِ اٰدَمَ لَهٗ جِهَةٌ رُبُوْبِیَّةٌ بِهَا یُنَاسِبُ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ وَجِهَةٌ عُبُوْدِیَّةٌ بِهَا یُنَاسِبُ الْخَلْقَ جَعَلَهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ خَلِیْفَةً فِیْ خَلِیْقَتِهٖ لِیَاْخُذَ بِجِهَةِ الرُّبُوْبِیَّةِ

---

(۱) قَوْلُهٗ وَ یُقَالُ فِیْهِ "رَبٌّ" - اَلرَّبُّ بِالْفَتْحِ پروردکار و خداوند وَهُوَ اِسْمٌ مِّنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا یُطْلَقُ عَلٰی غَیْرِ اللّٰهِ وَ لَا یُقَالُ لِغَیْرِهٖ اِلَّا بِالْاِضَافَةِ اَوْ بِالْاَلِفِ وَاللَّامِ وَ قَدْ قَالُوْا فِی الْجَاهِلِیَّةِ لِلْمَلِکِ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ حِلِزَّةَ فِیْ مُعَلَّقَتِهٖ

وَهُوَ الرَّبُّ وَ الشَّهِیْدُ عَلٰی ۔۔۔ یَوْمِ الْحَیَارَیْنِ وَالْبَلَاءُ بَلَاءٌ

بقیہ بر صفحہ آئندہ -----

وَ نَشْأَتِہِ الرُّوْحَانِیَّةِ عَنِ اللہِ سُبْحَانَہٗ مَا یَطْلُبُہُ الرَّعَایَا وَ یُبَلِّغُہٗ بِجِھَةِ الْعُبُوْدِیَّةِ بِنَشْأَتِہِ الْجِسْمَانِیَّةِ اِلَیْھِمْ فَبِھَاتَیْنِ الْجِھَتَیْنِ یَتِمُّ اَمْرُ خِلَافَتِہٖ کَمَا قَالَ سُبْحَانَہٗ وَلَوْ جَعَلْنَاہُ مَلَکاً لَّجَعَلْنَاہُ رَجُلاً وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْھِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ۔ آیۃ ۹ الانعام ۶ لِیُجَانِسَکُمْ فَیُبَلِّغَکُمْ اَمْرِیْ۔ دیکھو نَقْشُ الْفُصُوْصِ شَرِیْف۔

اور علّامہ عبدالرّحمن جامی افغانی قدّس سرّہ السّامی نقد النصوص کے صفحہ ۱۰۳ پر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: "آدم بہ اعتبارِ آنکہ تربیّت عالَمْ میکند اَزْ مَرْتَبۂ خِلَافَتْ مَظْہرِیْسْتْ جامعْ مَرْ اَسْمَآءْ و صِفاتِ اِلٰھِیَّہْ را و مِرْآتِ ھُوِیَّۃْ اسْتْ پس بہ این اعتبار رَبّ باشد و بہ اعتبار آنکہ اُوْنیزْ مَرْبُوْبِ ذات است و بہ صفتِ عُبُوْدِیَّتْ مَوْصُوْفْ، عَبْدْ بَاشَدْ" اِنْتَہٰی۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ ______________

اَرَادَ بِہِ الْمَلِکَ وَ ھُوَ الْمُنْذِرُ مَاءَ السَّمَآءِ و گاہی مُخَفَّفْ آید و نیز گاہی باء دوم را بیا بدل کنند دَرْ قَسَمْ وَ مِنْہُ قَوْلُھُمْ لَاوَرَبِیْکَ لَاافْعَلُ کَذَا یعنی قسم پروردگار تو است۔ وَرَبُّ کُلِّ شَیْءٍ مالک و مستحق آن چیز و صاحب و یار آن است و برادر کلان قولہ تعالٰی یٰمُوْسٰی اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَھَا اَبَدًا مَّادَامُوْا فِیْھَا فَاذْھَبْ اَنْتَ وَ رَبُّکَ فَقَاتِلَآ ای انت و ہارون و بادشاہ و منعم و مولی و سیّد وَ مِنْہُ حَدِیْثُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّھَا یَعْنِیْ اَنَّ الْاَمَةَ تَلِدُ لِسَیِّدِھَا وَلَدًا فَیَکُوْنُ لَھَا کَالْمَوْلٰی لِاَنَّہٗ فِی الْحَسَبِ کَاَبِیْہِ اَرَادَ کَثْرَةَ السَّرَارِیِّ بِکَثْرَةِ السَّبْیِ وَ ظُھُوْرِ النِّعْمَةِ یا مراد آنست کہ کنیزکان ملوک را زایند پس مادر از جملہ رعایا باشد یا مراد از فساد زمانست از جہتِ کثرتِ اُمَّھَاتِ اولاد و شُیُوْعِ فروخت آنہا پس گاہ افتد کہ شخصے نادانستہ مادرِ خود را خرید کند یا مراد عقوق اولاد است یعنی پسران با مادران بطورے پیش آیند اَزْ اِہَانَتْ وَ سِتَمْ کِہْ سَیِّدَانْ بَاوُھَانْ۔ وَ یُرْوٰی رَبَّتَھَا وَالتَّاْنِیْثُ بِاِعْتِبَارِ النَّسَمَةِ لِیَشْمُلَ الذَّکَرَ وَ الْاُنْثٰی اَرْبَابُ وُ رُبُوب جمع ۱۲۔ منتہی الارب و صراح۔ (ن ض)

ع وَانْظُرْ کِتَابَ الْاِیْمَانِ صہ ۱۲۔ وَکِتَابَ التَّفْسِیْرِ صہ ۷۰۴ صحیح البخاری ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللہُ

عہ خرّج البخاریؒ فی العجم عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ انّہ (۶۹۱) تداولہ بضعۃ عشر من ربّ الی ربّ صفحہ ۶۲ بخاری

حضرتِ شیخِ اکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنّا نقد النّصوص کے فصِّ آدمی کے صفحہ ۱۰۷ پر فرماتے ہیں:

وَمِنْ ھٰھُنَا اَیْ مِنْ ھٰذَا الْمَقَامِ حَیْثُ یُفْھَمُ مِنْہُ کَوْنُ الْاِنْسَانِ رَبًّا (۱) مِنْ حَیْثُ بَاطِنِہٖ، عَبْدًا مِنْ حَیْثُ ظَاہِرِہٖ، یُعْلَمُ اَنَّہٗ اَیِ الْاِنْسَانَ نُسْخَۃٌ مُّنْتَسِخَۃٌ مِّنَ الصُّوْرَتَیْنِ مُطَابِقَۃٌ لَّھُمَا: صُوْرَۃِ الْحَقِّ الْمُشْتَمِلِ عَلَیْھَا نَشْاَۃٌ

---

(۱) قولہ رَبًّا - رَبَّ (ن) فراہم آوردن و افزون کردن ولازم گرفت و آرام نمود و اِقَامَتْ و رزید و مِہتَرِیْ کرد بر قومے و رَبَّ الْاَمْرَ نیکو کرد کار را و تمام کامل گردانید آن را و کَذَا رَبَّ ضَیْعَتَہٗ اَیْ اَصْلَحَھَا وَ رَبَّ الدُّھْنَ خوشبو کرد روغن را وَ رَبَّ الشَّیْءَ مَالِکِ آن چیز گردید وَ کَذَا رَبَبْتُ الْقَوْمَ اَیْ سُسْتُھُمْ وَ کُنْتُ فَوْقَھُمْ ۱۲۔ منتھی الارب و صراح۔

اِبْنِ شَاہَیْنِ سَیِّدِنَا عَبْدُ اللہِ بْنُ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا سے رَاوِیْ کہ سَیِّدِ دُوْسَرَا نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنْصَارْ کے ایک باغ میں داخل ہوئے دیکھا کہ اُس باغ میں ایک اونٹ ہے پس جب اُس نے نَبِیِّ پَاکْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ لیا تو نَالَہ و گِرْیَہ شروع کرلیا۔ اس کی دونوں آنکھوں سے آنسو بَہے تو نَبِیِّ کَرِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اس اُونٹ کے پاس آئے اور اُس کے دونوں ذِفْرُوْںْ پر یعنی ان جگھوں پر دَسْتِ اَقْدَسْ پھیر لئے جن پر آنسو بہتے ہیں تو اسی وقت اونٹ کو مُسَکُّوْنْ ہُوا تو قرار آیا۔ پھر سَیِّدِ دُوْسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءُ نے آواز دی مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ اس اونٹ کا رَبّ کون ہے۔ یہ اونٹ کس کا ہے تو اَنْصَارْ میں سے ایک جوان آیا اور عرض کیا یہ میرا ہے اے اللہ کے رسول۔ تو رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تو اللہ سے اس چوپائے کے حق میں جس کا اللہ نے تجھے مالک بنادیا کیوں نہیں ڈرتا۔ اس نے مجھ سے شِکَایَتْ کی کہ تو اسے بھوکا

بقیہ بر صفحہ آئندہ ------

عہ قولہ ربَبتُ القوم ۱۲ قال بحر العلوم ملک العلماء ابوالعیاش عبد العلی محمد بن نظام الدین محمد الانصاری الافغانی الہروی ثم اللکھنوی المتوفی سنہ ۱۲۲۵ خمس وعشرین بعد الالف والمائتین ...

جَمْعِیَّتِہٖ الْبَاطِنَۃِ، وَصُوْرَۃِ الْعَالَمِ الْمُشْتَمِلِ عَلَیْھَا نَشْأَۃُ تَفْرِقَتِہِ الظَّاہِرَۃِ، وَھَاتَانِ الصُّوْرَتَانِ ھُمَا یَدَا الْحَقِّ اللَّتَانِ خَلَقَ بِھِمَا آدَمَ اِنْتَھٰی۔

پچھلے صفحے کا حاشیہ ______________________

رکھتا ہے اور کام، محنت اس سے زیادہ لیتا ہے۔ سَنَد کے لحاظ سے مصابیح میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

حدیثِ پاک کے کلمات یوں ہیں :

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ فَسَکَنَ ثُمَّ قَالَ مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ھٰذَا لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَہِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَ تُدْئِبُہٗ - قَالَ فِی الْمَصَابِیْحِ وَ ھُوَ حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ دیکھئے ۲۸۰ اَلْاَنْوَارُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ۔

(حاشیہ: دأب (ض) دأبا و دؤوبا رنج دیر مددگار ۱۲ منتہی الارب)

وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) اَرْدَفَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَہٗ ذَاتَ یَوْمٍ فَاَسَرَّ اِلَیَّ حَدِیْثًا لَا اُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ وَ کَانَ اَحَبُّ مَا اسْتَتَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِہٖ ھَدَفًا (اَیْ بِنَاءً مُّرْتَفِعًا) اَوْحَائِشٍ (ھُوَ النَّخْلُ الْمُلْتَفُّ الْمُجْتَمِعُ) نَخْلٍ قَالَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا جَمَلٌ فَلَمَّا رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَنَّ (اَیْ بَکٰی) وَ ذَرَفَتْ عَیْنَاہُ (اَیْ سَالَتْ) فَاَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ ذِفْرَاہُ (مَقْصُوْرَۃٌ وَاَلِفُھَا لِلتَّانِیْثِ) فَسَکَتَ فَقَالَ مَنْ رَبُّ ھٰذَا الْجَمَلِ لِمَنْ ھٰذَا الْجَمَلُ فَجَآءَ فَتًی مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا تَتَّقِی اللّٰہَ فِیْ ھٰذِہِ الْبَہِیْمَۃِ الَّتِیْ مَلَّکَکَ اللّٰہُ اِیَّاھَا فَاِنَّہٗ شَکَا اِلَیَّ اَنَّکَ تُجِیْعُہٗ وَ تُدْئِبُہٗ (اَیْ تُتْعِبُہٗ) ۱۲ ۔ صفحہ ۳۴۵ اَبُوْدَاوُدَ، کِتَابُ الْجِہَادِ، بَابُ مَا یُؤْمَرُ بِہٖ مِنَ الْقِیَامِ عَلَی الدَّوَابِ وَالْبَہَائِمِ۔

(حاشیہ: ای تعاهد و اداء حقوقہا)

اور فرمایا : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ لِاَنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا عَنِ اللّٰهِ بَلْ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاللّٰهِ بَلْ لَا يَنْطِقُ اِلَّا لِلّٰهِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ صُوْرَتُهٗ۔ صفحہ ۱۲۲ ج ۴ باب ۴۸۶ فتوحات مکیہ شریف۔ اَلْبَابُ السَّادِسُ وَ الثَّمَانُوْنَ وَاَرْبَعُمِائَةٍ۔

اور فرمایا : وَلٰكِنَّ الْخِلَافَةَ لَمَّا كَانَتْ رُبُوْبِيَّةً فِی الظَّاهِرِ لِاَنَّهٗ يَظْهَرُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ فَيَتَصَرَّفُ فِی الْمُلْكِ بِصِفَاتِ سَيِّدِهٖ ظَاهِرًا وَ اِنْ كَانَتْ عُبُوْدِيَّتُهٗ لَهٗ مَشْهُوْدَةً فِیْ بَاطِنِهٖ فَلَمْ تَعُمَّ عُبُوْدِيَّتُهٗ جَمِيْعَهٗ عِنْدَ رَعِيَّتِهِ الَّذِيْنَ هُمْ اَتْبَاعُهٗ وَ ظَهَرَ مُلْكُهٗ بِهِمْ وَ بِاِتِّبَاعِهِمْ وَ الْاَخْذِ عَنْهُ فَكَانَ فِیْ مُجَاوَرَتِهِمْ بِالظَّاهِرِ اَقْرَبُ وَ بِذٰلِكَ الْمِقْدَارِ يَسْتَتِرُ عَنْهُ مِنْ عُبُوْدِيَّتِهٖ فَاِنَّ الْحَقَائِقَ تُعْطِیْ ذٰلِكَ وَلِذٰلِكَ كَثِيْرًا مَّا يَنْزِلُ فِی الْوَحْیِ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰی اِلَیَّ (آیۃ ۱۱۰ اَلْكَهْفَ ۱۸ و ۶ فُصِّلَتْ ۴۱) وَ هٰذِهٖ اٰيَةُ دَوَاءٍ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ فَبِهٰذَا الْمِقْدَارِ كَانَتْ اَحْوَالُ الْاَنْبِيَاءِ الرُّسُلِ فِی الدُّنْيَا الْبُكَاءُ وَ النَّوْحُ فَاِنَّهٗ مَوْضِعٌ تُتَّقٰی فِتْنَتُهٗ۔ صفحہ ۵۰ ج ۳ فتوحات مکیہ۔ (اَلْبَابُ الثَّالِثُ عَشَرَ وَ ثَلٰثُمِائَةٍ فِیْ مَعْرِفَةِ مَنْزِلِ الْبُكَاءِ وَ النَّوْحِ مِنَ الْحَضْرَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ) فَانْظُرْ فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی۔ وَصْلٌ فِیْ فَصْلِ مَا يَكُوْنُ عَلَيْهِ الْمُعْتَكِفُ الخ صفحہ ۶۶۳ فتوحات مکیہ ج ۱ (ن)

۱۴۴ دفترِ چہارم شرحِ مثنوی (سَيِّدُ الْوَرٰی عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ کے اِستغفار کے حِکَم و اَسرار) اور جناب سَیِّدِنَا مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُ الْعُلُوْمِ حدیثِ نبوی (عَلٰی مُحَدِّثِهٖ اَلْفُ اَلْفِ التَّحِيَّةِ وَ الثَّنَاءِ) اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً کا مرادی ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بدرستیکہ من استغفار میکنم اللہ را ہفتاد بار مراد از ہفتاد عددِ معین نیست بلکہ مراد کثرت است در توجیہِ استغفار علماءِ ظاہر آنچہ گفتند گفتند و ظاہر آنست کہ از عروض احوالِ متتالیہ او صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بایں حال می آورد کہ بربوبیّۃ ظاہر شود پس استغفار میکرد و طلبِ مغفرت میکرد یعنی سترِ ربوبیّت خود بہ ربوبیتِ حق ظاہر باشد و عبدیّتِ او صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ظاہر باشد۔

مَنقُولٌ اَزْ سَیِّدِزَمَانْ کہ قَدَمِ اُوْ بَرقَلْبِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ دَاشْتْ غَوثٌ وُ قُطْبِ اَکْبَرالشَّیْخ مُحْیِ الْمِلَّۃِ وَالدِّیْنِ اِبْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمْ دَرْ نَسَبُ وحَسَبْ سَیِّد عَبْدُالْقَادِرْ جِیْلَانِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ مُحِبِّیْہِ (۱)

---

(۱) یعنی اَللّٰہُ تَعَالٰی اپنے مَحْبُوبْ غوث کے مُحِبّ کو محبوب رَکھتا ہے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا ہے۔ یہ بھی یقینی ہے کہ اَللّٰہُ تعالٰی کا محبوب گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ وہی کرتا ہے جو اس کے محبوب کو محبوب ہو تو اَللّٰہُ تَعَالٰی اپنے محبوب کو بقدر اِتِّبَاعْ وَبقدرِ نصیبِ محبت، روشن استعداد عطا فرمادیتا ہے اور اسی طرح کے علمی، عملی تَامّہ کَمَالَاتْ دیتا ہے اور فَوقِ تَامّہ بھی اَعْنِی بہٖ تکمیلی قدرت بھی۔

اِمَامِ ہُمَامْ اَحْمَدْ رِضَا خَانْ اَفْغَانِی مُقرِی ثُمَّ الْبَرِیْلوِی غَوثِ پَاکْ کے مَدْحْ کرتا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَارْضَاہُ عَنَّا سے اَپنَا اِنْتِسَابْ کرتا ہے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَارْضَاہُ عَنَّا کے بَابِ عَالِی کے سَگَانْ سے اَپنَا رِشْتَہْ جُوڑتَا ہے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَارْضَاہُ عَنَّا سے حَاجَتْ رَوَائِی کی درخواست کرتا ہے۔ اس مَدْحِیَہْ نَظْمِ بَا نظم میں آپ اِمَامِ ہُمَامْ کے عِلْمِی وُ عَمَلِی کَمَالَاتِ تَامّہ اور تکمیلی قُدْرَتِ عَطَائِیَّہ اور روشن اِستعدادِ خُدَادَادْ نیز غوثِ اَعْظَمْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مَقَامُ وُمَقَامُ اَلَّذِی لَایَرَامُ وَلَایُدَامُ اِلَّا بِالْمَدَدِ الْمُحَمَّدِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ لِمَنْ شَآءَ کَا بِہْتَرُوتَامّہ اندازہ بخوبی لگاسکیں گے۔ آپ کے اَشْعَارْ یُوں فَیضْ بَارْ ہیں :

اور فرمایا ! اِنْتِسَابُ الْمُدَّاحِ اِلٰی کِلَابِ الْبَابِ الْعَالِیِّ

بَرسَرِ خُوَانِ کَرَمْ مَحْرُوْمْ نَگَرْاَرنْدْ سَگْ
مَنْ سَگْ وُ اَبْرَارْ مِہْمَانَانْ وُ صَاحِب خُوَانْ تُوئِی
سَگْ بَیَانْ نَتْوَانَدْ وُ جُودَتْ نَہْ پَابَنْدِ بَیَانْ
کَامِ سَگْ دَانِی وُ قَادِرْ بَرعَطَائِے آنْ تُوئِی
گَرْ بَسَنْگِے مِیزَنِی خُوْدْ مَالِکِ جَانُ وُ تَنِی
وَرْ بَہْ نِعْمَتْ مِی نَوَازِی مِنَّتِ مَنَّانْ تُوئِی

کہ بُوَد آن سَرور صلی اللہ عَلَیْہ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ کہ مُنْتَقِل مے شُد دَر اَحْوَال و سَیر میکَرد دَر مَنَازِلِ قُرْبِ پس اُوْرَا صلی اللہ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ ظَاہِر میشُد نزدِ عُرُوضِ حَالِ آخَر کِہ

بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ

پَارَہ نَانے بِفَرمَا تَا سُوئے مَن اَفگنند
ہِمَّتِ سَگ اِیْنقَدَر دِیگَر نَوَال اَفْشَان تُوئِی

مَنکِہ سَگ بَاشَم زِکُوئے تُو کُجَا بِیرُوں رَوَم
چُوں یَقِیں دَانَم کِہ سَگ رَا نِیز وَجہِ نَان تُوئِی

دَر کُشَادَہ، خُوَان نِہَادَہ، سَگ گُرسنَہ، شَہ کَرِیم
چِیست حَرفِ رَفتَن وُ مُختَارِ خُوَان وُ زَان تُوئِی

دُور بِنْشِینَم زَمِین بُوسَم رَفتَم لَا بَہ کُنَم
چَشم دَر تُو بَندَم وُ دَانَم کِہ ذُوالاحسَان تُوئِی

لِلّٰہِ الْعِزَّۃُ سَگِ ہِندِی وُ دَر کُوئے تُو بَار
آرِے اِبْنِ رَحمَۃٌ لِّلعَالَمِیْن اَیْ جَان تُوئِی

ہَر سَگِے رَا بَردَرِ فَیضَت چُنَاں دِل مِی دِہَند
مَرحَبَا خُوش آو بِنشِین سَگ نَہ مِہمَان تُوئِی

گَر پَرِیشَان کَرد وَقتِ خَادِمَانَت عَو عَوَم
خَامُش اَہلِ دَرد رَا مَپسَند چُوں دَرمَان تُوئِی

وَاِی مَن گَر جَلوَہ فَرمَائِی وُ "مَن" مَانَد بِمَن
"مَن" زِمَن بِستَان وُ جَایَش دَر دِلَم بِنشَان "تُوئِی"

قَادِرِی بُودَن رِضَا رَا مُفتِ بَاغِ خُلد دَاد
مَن نَمِی گُفتَم کِہ آقَا مَایَۂ غُفرَان تُوئِی

---

بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ "اِلٰیْ" یُنَازِعُنِیْ ، فَارْفَعْ بِفَضْلِكَ "اِلٰیْ" مِنَ الْبَیْنِ - قالہ الحلاج قدس سرہٗ

دَرْ اِیْفَائے حُقُوْقْ وُ حُدُوْدِ آنْ حَالْ قُصُوْرِیْ (۱) وَاقِعْ شُدْ پس اِسْتِغْفَارْ میکرد۔ اِنْتَہٰی

واین ظہورِ تقصیر بسبب کمالِ اوبود درمقام عَبدِیَّتْ کہ این مَقام اقتضائے میکرد کہ معترف بتقصیر باشد وَرْنَہْ اُوصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حَکِیْم کامِل بود کہ اِیْفَائے حُدُوْدُ وُ حُقُوْقِ بر حال بَوَجْہِ اَتَمّ میکرد و آنچہ کہ سابق گفتہ شد قریبِ این منقول است بلکہ اگر تحقیق کردہ شود عَیْنِ اوست کہ تَبَیُّنِ تقصیر درایفائے حدود ہمین خوف ظہورْ بَرْگُوْبِیَّہْ اسْت کہ مقامِ کامِلِ او صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ حُکْم میکرد بانیکہ اِسْتِغْفَارْ اَزُوْ ظُہُوْرْ کُنَدْ۔

وَاَزْ کلامِ مَوْلَوِی قُدِّسَ سِرَّہٗ

| | |
|---|---|
| ہَمْچُوْ پَیْغَمْبَرْ زِگُفْتْ | وُ اَزْنِثَارْ |
| تَوْبَہْ آرَمْ رُوْزْمَنْ | ہَفْتَادْ بَارْ |

ظاہر میشود کہ اِسْتِغْفَارْ ازاِظْہَارِ اَسْرَارْ بود کہ حالت گاہی عارض میشد کہ جان اومست شد کہ اسرار را ازین مستی ظاہر کند چنانکہ دَرْوَقْتِ مَرَضْ قِرْطَاسْ طَلَبِیْدْ تا اَسْرَارْ را بَوَجْہِ اَتَمّ اِظْہَارْ کُنَدْ لِہٰذَا اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْنْ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَعْرُوْضْ داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا پس اَزِیْنْ اِظْہَارِ اَسْرَارْ، اِسْتِغْفَارْ مے کرد و درقِصَّۂ قرطاس نیز ہمچنین وَاقِعْ شد کہ در رِوَایَتِ مُسْلِمْ درصَحِیْح وَیْ واقع است کہ چون امیر المؤمنین معروض داشتند کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا آنْسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ فَرمُوْدْ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْہِ خَیْرٌ بگذارید مرا پس آنکہ من دران ہستم بہتر است پس تَصْوِیْبُ فرمود رَایِ آنکسان را کہ تَوَقُّفْ کردند در اِسْتِکْتَابْ و قولِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنْ عُمَرْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ را کہ کِتَابُ اللّٰہِ حَسْبُنَا واین بسبب آن بُوْدْ کہ آنْسَرْوَرْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ بَکَشْفِ اَسْرَارِ اَنْوَارْ مَاْمُوْرْ نَبُوْدْ مگر بَوَجْہِیکہْ دَرْکِتَابُ اللّٰہِ اسْتْ وَاَزْکَشْفِ مَافَوْقِ آنْ اِجْتِنَابْ مِیکَرْدْ اگرچہ کَشْفْ

---

(۱) قُصُوْرِیْ - قَصَرَ عَلٰی (ن) قَصْراً وَ قَصَرَ عَنِ الْاَمْرِ قُصُوْراً باز اِیْسْتَادْ از کار ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ وَ نَصَرَہٗ۔

بوقتِ عروضِ حال مُباح بود لیکن مقامِ او میخواست ترک آن پس تصویب فرمود قولِ امیر المؤمنین عمر را۔ باستغفار مشغول شد و فرمود اَللّٰھُمَّ اَنتَ الرَّفِیقُ الْاَعْلٰی اِینْ وَجْہ باوجہینِ اَولین منافات ندارد کہ جائز است کہ وجودِ استغفار ہمہ با باشد۔ ۱۴۴ دفترِ چہارم شرحِ مثنوی بحر العلوم ملکُ العلماء ابو عیاش عبدُ العلی افغانی ثُمَّ اللکھنوی الفرنجی محلی۔

اور خاتم فصّ الولایۃ المحمدیۃ الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا آیۃ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (الآیۃ ۳۱ - آل عمران ۳) کی تشریح صحیح کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

لَمَّاكَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ حَبِيبَهٗ فَكُلُّ مَنْ يَدَّعِى الْمَحَبَّةَ لَزِمَهٗ اِتِّبَاعُهٗ لِاَنَّ مَحْبُوْبَ الْمَحْبُوْبِ مَحْبُوْبٌ فَتَجِبُ مَحَبَّةُ النَّبِيِّ وَ مَحَبَّتُهٗ اِنَّمَا تَكُوْنُ بِمُتَابَعَتِهٖ وَ سُلُوْكِ سَبِيْلِهٖ قَوْلًا وَّ عَمَلًا وَّ خُلُقًا وَّ حَالًا وَّ سِيْرَةً وَّ عَقِيْدَةً وَلَا تَمَشّٰى دَعْوَى الْمَحَبَّةِ اِلَّا بِهٰذَا فَاِنَّهٗ قُطْبُ الْمَحَبَّةِ وَ مَظْهَرُهٗ وَ طَرِيْقَتُهٗ طِلَسْمُ الْمَحَبَّةِ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ مِنْ طَرِيْقَتِهٖ نَصِيْبٌ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ مِنَ الْمَحَبَّةِ نَصِيْبٌ وَ اِذَا تَابَعَهٗ حَقَّ الْمُتَابَعَةِ نَاسَبَ بَاطِنُهٗ وَ سِرُّهٗ وَ قَلْبُهٗ وَ نَفْسُهٗ بَاطِنَ النَّبِيِّ وَ سِرَّهٗ وَ قَلْبَهٗ وَ نَفْسَهٗ وَهُوَ مَظْهَرُ الْمَحَبَّةِ فَلَزِمَ بِهٰذِهِ الْمُنَاسَبَةِ اَنْ يَّكُوْنَ لِهٰذَا الْمُتَابِعِ قِسْطٌ مِّنْ مَّحَبَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى بِقَدْرِ نَصِيْبِهٖ مِنَ الْمُتَابَعَةِ فَيُلْقِى اللّٰهُ تَعَالٰى مَحَبَّتَهٗ عَلَيْهِ وَ يَسْرِىْ مِنْ بَاطِنِ رُوْحِ النَّبِيِّ نُوْرُ تِلْكَ الْمَحَبَّةِ اِلَيْهِ فَيَكُوْنُ مَحْبُوْبًا لِّلّٰهِ مُحِبًّا لَّهٗ وَ لَوْلَمْ يُتَابِعْهُ لَخَالَفَ بَاطِنُهٗ بَاطِنَ النَّبِيِّ فَبَعُدَ عَنْ وَّصْفِ الْمَحْبُوْبِيَّةِ وَ زَالَتِ الْمُحِبَّةُ عَنْ قَلْبِهٖ اَسْرَعَ مَايَكُوْنُ اِذْ لَوْلَمْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لَمْ يَكُنْ مُّحِبًّا لَّهٗ۔

وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ كَمَا غَفَرَ لِحَبِيْبِهٖ حَيْثُ قَالَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَاتَاَخَّرَ وَ ذَنْبُهُ الْمُتَقَدِّمُ ذَاتُهٗ وَ الْمُتَاَخِّرُ صِفَاتُهٗ فَكَذَا ذُنُوْبُ الْمُتَابِعِيْنَ كَمَاقَالَ تَعَالٰى لَايَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ يَمْحُوْ ذُنُوْبَ صِفَاتِكُمْ وَ ذَوَاتِكُمْ رَّحِيْمٌ يَهَبُ لَكُمْ وُجُوْدًا وَ صِفَاتٍ حَقَّانِيَّةً خَيْرًا مِّنْهَا

ثُمَّ نَزَلَ عَنْ هٰذَا الْمَقَامِ لِاَنَّہٗ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ وَ دَعَاهُمْ اِلٰى مَا هُوَ اَعَمُّ مِنْ مَقَامِ الْمَحَبَّةِ وَ هُوَ مَقَامُ الْاِرَادَةِ فَقَالَ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ اَيْ اِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُحِبِّيْنَ وَ لَمْ تَسْتَطِيْعُوْا مُتَابَعَةَ حَبِيْبِيْ فَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ تَكُوْنُوْا مُرِيْدِيْنَ مُطِيْعِيْنَ لِمَا اُمِرْتُمْ بِہٖ فَاِنَّ الْمُرِيْدَ يَلْزَمُہٗ مُتَابَعَةُ الْاَمْرِ وَاِمْتِثَالُ الْمَامُوْرِ بِہٖ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ اَيْ اِنْ اَعْرَضُوْا عَنْ ذٰلِكَ اَيْضًا فَهُمْ كُفَّارٌ مُنْكِرُوْنَ مَحْجُوْبُوْنَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ كَافِرًا فَبِتَرْكِ الطَّاعَةِ يَلْزَمُ الْكُفْرُ وَ بِتَرْكِ الْمُتَابَعَةِ لَا يَلْزَمُ لِاَنَّ تَارِكَ الْمُتَابَعَةِ يُمْكِنُ اَنْ يَّكُوْنَ مُطِيْعًا بِمُتَابَعَةِ الْاَمْرِ وَ مَعْنٰى اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ۔ اَطِيْعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِقَوْلِہٖ تَعَالٰى مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔ ۸۰ النساء ۴ صفحہ ۱۰۸ - ۱۰۹ ج-۱ تفسیرُ الشیخ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا۔

اور مَلِکُ الْعُلَمَاءِ عَبْدُ الْعَلِیِّ بَحْرُ الْعُلُوْمِ الْاَفْغَانِیُّ الْہَرَوِیُّ ثُمَّ اللَّکْھنَوِیُّ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَ مَا تَاَخَّرَ (آیت ۱ - ۲ الفتح ۴۸) آیت کریمہ کے مرادی معانی کے اظہار فرماتے ہوئے لکھتے ہیں : و حقّ آنست کہ غُفْرَانْ درلغت بمعنی سِتْر(۱) است وَاز ذَنْبُ مُرَادْ تَعَیُّنِ بَشَرِی اسْتْ پَسْ اَللّٰہُ تَعَالٰی مِیْ فَرْمَایَدْ مَسْتُوْرْ گَرْدَانِیْدِیْم ذَنْبِ تَعَیُّنِ تُوْ کِہْ مُقَدَّمْ اسْتْ کہ درین دَارِ دنیا است و مُتَاَخِّرْ کہ در دَارِ عُقْبٰی است دَرْ ذَاتِ حَقّ پَسْ کَرْدَہٗ تُوْ کَرْدَہٗ مَنْ اسْتْ وَ قَوْلِ تُوْ قَوْلِ مَنْ اسْتْ وَ اِتِّبَاعِ تُوْ اِتِّبَاعِ مَنْ وَ عِصْیَانِ تُوْ عِصْیَانِ مَنْ ' انتہی۔ دیکھو ۱۶۱ دفتر اوّل شرح بحر العلوم للمثنویّ الرومیّ قدّس سرّھما۔

اور حَضْرَتِ شَیْخ عَبْدُ الْحَقّ مُحَدِّث دہلوی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا اپنی کتاب مستطاب مَدَارِجُ النُّبُوَّۃِ کے صفحہ ۶۱۲ ج ۲ پر فرماتے ہیں : و مخفی نیست کہ جمع نکردہ است ہیچ یکی از خَلْقِ خُدَا چنانکہ بود بران مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

---

(۱) سِتْر - بالفتح پوشیدن وَالْفِعْلُ مِنْ نَصَرَ وَ بِالْکَسْرِ پردہ سُتُوْر و اَسْتَار جمع ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ از مَکارِمِ اَخلاقِ وُ مَحامِدِ صِفَاتُ کہ از وی پیدا شدہ و ناشی گشتہ و بوی ختم شدہ و اِتْمَامْ یافتہ وَلِهٰذَا گفتہ است حَقّ جَلَّ وَ عَلیٰ در حَقِّ وَیٰ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (آیة ۴ - القلم ۶۸) وَ کُتُبِ سِیَرُ وْ اَحادِیْثِ مَرْوِیَّہ مَشْحُوْنَ اسْت بدان وَلَاتُعَدُّ وَلَاتُحْصٰی است۔ و گفت شیخ عَارِفِ کامِل عَبْدُالْکَرِیْم جُبْلِی صاحب کتاب نَامُوْسِ اَعْظَمْ وَ قَامُوْسِ اَقْدَمْ واین کلمات مُلْتَقِطْ ازان جا است کہ مَکَارِمِ اَخْلَاقِ مَذْکُوْرَہْ در کُتُبْ قَطْرَہ ایست نِسْبَتْ بَدَرْیَا ازان چہ وارد نہ شدہ و حکایت کردہ نشدہ و آنچہ وارد نشدہ جمع نکردہ آنرا ہیچ یکی سِوَائِے وَیْ وَ مَخْصُوْصْ نگشت بدان ہیچ اَحَدِے غَیْرِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ و معلوم گشتہ بَوَیْ کَمَالِ مَعْنَوِی خُلْقِیْ وَیْ بِالْکَمَالِ حَقِّیْ کہ بخشیدہ است آنرا حَقّ سُبْحَانَہٗ و مخصوص گردانیدہ است زِیَادَہْ از آن کہ دَرْکْ کَرْدَہْ شَوَدْ وَ دَرْیَافْتَہْ شَوَدْ غَوْرِ آنْ وَ شَنَاخْتَہْ شَوَدْ مر آنرا غَایَتِیْ وَ نِہَایَتِیْ زِیْرَا کِہْ بُوْدُوَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَحَقِّقْ بِجَمِیْعُ اَخْلَاقِ اِلٰہِیَّہْ وَ صِفَاتِ رُبُوْبِیَّہْ و اوردہ است شَیْخْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صِفَتْ، صِفَتْ وَ اِسْمْ، اِسْمْ دَرْ کِتَابِ مَوْسُوْمْ بِکَمَالَاتِ اِلٰہِیَّہْ دَرْ صِفَاتِ مُحَمَّدِیَّہْ وَ ذِکْرْ کَرْدَہْ اَسْتْ ازان آنچہ دَلَالَتْ کردہ است کِتَابِ عَزِیْزْ بَرَانْ تَصْرِیْحاً وَ اِشَارَۃً وَ تَلْوِیْحاً وَ اَزْ اَنْجُمْلَہْ اِسْمِ "اَللّٰہ" است دلیل بر آنکہ آن حَضْرَتْ مَظْہَرِ این اِسْمْ است قَوْلِ وَیْ سُبْحَانَہٗ است وَمَارَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (۱۷ اَلْاَنْفَال ۸) وَقَوْلِ وَیْ تَعَالٰی مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ (۸۰ اَلنِّسَاء ۴) وَاِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ (۱۰ اَلْفَتْح ۴۸) وَ گُفْتَہْ اَسْتْ شَیْخْ قُدِّسَ سِرُّہٗ و این است مَعْنٰی قَوْلِ وَیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا عَبْدُاللّٰہِ وَ اِیْنْ عُبُوْدِیَّتِ خَاصْ عِبَارَتْ اسْتْ از تَسْمِیَّہْ وَیْ بَاِسْمِ پَرْوَرْدِگَارِ وَیْ اَزْ جِہَتِ تَخَلُّقِ وَیْ بَاَخْلَاقِ پَرْوَرْدِگَارْ۔ مِیگُوْیَدْ شَیْخْ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ مُسْتَبْعَدْ مَدَارْ اِیْنْ اَمْرْ رَا دَرْ تَعْظِیْمِ حَقّ مَرْ اُوْرَا چِہْ اِیْنْ طَعْنْ نَمِیْکُنَدْ دَرْ نَزَاہَتِ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ چِہْ نُقْصَانْ

میکند این در کمالِ الٰہی وی تعالٰی گفت بندہ مسکین خصّہ اللّٰہ بمزیدِ العلمِ و الیقینِ عجب است از شیخ کہ اعتذار میکند از این معنی کہ گویا در تعظیم شان باین مقدار ایہام بنقصِ کمالِ الٰہی است و این چہ معنی دارد و این خود عینِ کمالِ الٰہی است کہ این چنین ذاتے ابراز نمودہ و اظہار کردہ و حقیقتِ محمد از اکملِ شیونات الٰہی و مظہرِ کمالِ نامتناہی است بتحقیق تسمیہ کردہ است اورا باسماء کثیرہ و مشہور آنست کہ در تمامہ اسماء حسنی الٰہی تخلق و تحقق بر دو ممکن است الّا درین اسمِ جلیل جزء تعلق حاصل نیست و تحقق ممکن نہ و کلامِ شیخ ناظر دران است کہ آنحضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم را تحقق بدان نیز حاصل، در مفہومِ این اسم استجماع بجمیعِ صفاتِ کمال ماخوذ است و حقیقتِ محمدی راحاصل است جمیع کمالات چنانکہ از بیانے کہ کردہ شد واضح گشت امّا شک نیست کہ مرتبہ الوہیّۃ مخصوص است بذاتِ الٰہی خدا نہ بندہ، خدا خدا است و بندہ محمد و شیخ میگوید این بندگی خاص کہ مخصوص ذاتِ شریف اوست تقاضا میکند اتصاف اورا بجمیع صفاتِ کمال و تسمیہ (۱) اورا باسمِ پروردگار و گویا این مبنی است بر معنی فنا و بقا و چون وی صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم فانی شدہ است در ذات و صفاتِ الٰہی لا جرم باقی باشد بان و متصف گردد بدان انتہی۔ و شیخ در دریائے فضلِ حقیقتِ محمدی کہ وحدت عبارت ازان است چنان غرق شدہ است کہ نفسِ دوئی از نظرِ بصیرتِ وی محو شدہ است واللّٰہ اعلم۔

---

(۱) تسمیہ - قَالَ الشَّیخُ الاکبر رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہُ و اَرضَاہُ عَنَّا - و اَسمَاءُ الحَقِّ (اَی سِوَی اِسمِ اللّٰہِ) البَاقِیَۃُ مرکبۃٌ مِن رُوحٍ وَ صُورَۃٍ فَمِن حَیثُ صُورَتِہَا تَدُلُّ بِحُکمِ المُطَابَقَۃِ عَلَی الاِنسَانِ (اَیِ الکَامِلِ) وَ مِن حَیثُ رُوحِہَا و مَعنَاہَا تَدُلُّ بِحُکمِ المُطَابَقَۃِ عَلَی اللّٰہِ۔ الفُتُوحَاتُ المَکیّۃُ الشَّرِیفَۃ صفحہ ۲۶۶ باب ۳۵۸ جلد ثالث۔

۱۲ منہ نصرہ اللّٰہ تعالٰی۔

ملک العلماء بحرالعلوم افغانی ہروی ثم اللکھنوی فرنگی محلی شرح مثنوی کے دفترِ اول صفحہ ۳۹ پر رقمطراز ہیں۔ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ اللَّيْلُ رَاٰى كَوْكَبًا قَالَ هٰذَا رَبِّىْ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِیْنَ (آیت ۷۶ الانعام ٦) پس ہر گاہ تاریک شد شب بر ابراہیم علی نبینا و آلہٖ و علیہ السلام دید کوکبی را گفت اینست ربِّ من پس ہر گاہ غروب کرد گفت دوست نمیدارم آفلان را تحقیقش آنست کہ ابراہیم علیہ السلام ربّ را مشاہدہ کردہ بود در مظہرِ کوکب پس فرمود اینست ربِّ من و مشارٌ الیہ گردانید ربِّ ظاہر را نہ مظہر را و بعد غروب گفت من مظہرِ افل را دوست نمیدارم بلکہ در مشاہدۂ ربّ مقیّد بمظہر دون مظہر نیستم و حاصلِ بیت (اندرین وادی مروبے این دلیل۔ لا احب الافلین گوچون خلیل) آنست کہ مولوی ارشاد میفرمایند کہ در وادیٔ سلوک بدونِ دلیل کہ مرشدِ کامل ست مرو و در مظاہر کہ درین وادی اند اگر حق بینی لا احب الافلین مثلِ خلیل علیہ السلام بگو و مقیّد بمظہری مباش و عبور از مظاہر کردہ فانی در حق شو۔ اِنْتَہٰی عِبَارَتُہُ الشَّرِیْفَۃُ۔

اور امام الائمہ کاشف الغمہ مجلی الظلمہ موتی الرحمۃ امام اعظم ابو حنیفۃ النعمان بن الثابت رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا اپنے کلام بلاغت نظام میں خالص سچا عقیدہ دیتے ہیں اور مولانا بحرالعلوم اسکی شرح کرتے ہیں وَلَا يَبْلُغُ الْوَلِیُّ دَرَجَةَ النَّبِیِّ دَرَجَةَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ اَلْفِقْهُ الْاَكْبَرُ۔

ملک العلماء ترجمہ اور تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں و نمی رسد ولی درجۂ انبیاء را علیہم السلام واین عبارت در نسخۂ ملا علی قاری نیست بدانکہ این از قطعیات است و اجماعِ ملّت است وبر ان احتیاج برہان نیست و قولِ تساویٔ ولی مر نبی را کفر و ضلال است لیکن این باید دید کہ نبوت

اَفْضَلَ اسْتَ یَا وِلَایَتْ بعد اَزان کہ نبی جامع بر دو مرتبہ پس بدانکہ خلیفۃ الرَّحْمٰن شَیْخ ابنِ عَرَبِی دَرْ فُصُوْصِ الْحِکَمْ میفرماید کہ وِلَایَتْ اَفْضَلَ اسْتْ از نُبُوَّتْ بمعنی آنکہ وِلَایَتِ نَبِی از نُبُوَّتِ اُوْ اَفْضَلَ اسْتْ و این تَفْسِیْر بِآنْ اِشْعَارْ دَارَدْ کہ مُطْلَقْ وِلَایَتْ اَفْضَلْ نِیْسْتْ از نُبُوَّتْ بَلْکِہْ وِلَایَتِ نَبِی وَ بَعْضِی شُرَّاحِ فُصُوْصِ الْحِکَمْ ظَنّ کردند کہ مُطْلَقْ وِلَایَتْ اَفْضَلَ اسْتْ از نُبُوَّتْ وَ بہ این صَوْبْ بعضے مشائخ نیز رفتہ اند بَدَلِیْلِ آنکہ وِلَایَتْ عِبَارَتْ از قُرْبِ اِلٰہِی است و نُبُوَّتْ عِبَارَتْ از پَیْغَامْبَرِیْ اَللّٰہُ تَعَالٰی سُوِی خَلْقْ وَ قُرْبِ اِلٰہِی اَلْبَتَّۃَ اَفْضَلَ اسْتْ از پَیْغَامْبَرِیْ لیکن ازین تَفْضِیْلِ وَلِیْ بَرْ نَبِیْ لَازِمْ نَمِی آیَدْ چِہ وِلَایَتِ نَبِی اَفْضَلَ اسْتْ اَزْ وِلَایَتِ جَمِیْعْ اَوْلِیَاءْ وَ مَعَھٰذَا نَبِی مَوْصُوْفْ اسْتْ بَہْ نُبُوَّتْ پَسْ فَضِیْلَتِ نَبِی بَرْ وَلِیْ بَدُوْ دَرَجَہْ شُدْ وَ بَرْ کِہْ نِسْبَتْ کَرْدْ سُوِی شَیْخْ کِہْ اُوْشَانْ مِیْگُوْیَنْدْ کِہْ وَلِیْ اَفْضَلَ اسْتْ اَزْ نَبِیْ خَالِیْ اَزْ جَھْلْ نِیْسْتْ۔
دیکھو شَرْحِ فِقْہِ اَکْبَرْ صفحہ ۶۴ مُصَنَّفَہ مَلِکُ الْعُلَمَاءِ بَحْرُ الْعُلُوْمْ مَطْبَعِ فَخْرُ الْمَطَابِعْ - ہِنْدْ ۱۲۔
اور فَرِیْدِ دَھْر، وَحِیْدِ عَصْر عَلَّامَہ شِہَابُ الدِّیْنِ وَ الْمِلَّۃِ اَحْمَدُ بِنْ مُحَمَّدُ بِنْ اَبِیْ بَکْرِ الْخَطِیْب الْقَسْطَلَانِیْ اپنی کتاب مُسْتَطَابْ اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیَّہ بِالْمِنَحِ الْمُحَمَّدِیَّہ کے پہلے صفحہ پر خُطْبَہ میں سَیِّدِ دُوسَرَا عَلَیْہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّنَاءْ کے دَرْبَارِ دُرْبَارْ میں مُنْدَرِجَہ ذَیْلْ اَشْعَارِ فُیُوْضْ بَارْ لکھتے ہوئے یوں عَرْضْ پَرْدَازْ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

| | |
|---|---|
| فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَعْظَمُ کَائِنٍ | وَاَنْتَ لِکُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ |
| عَلَیْکَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْ اَنْتَ قُطْبُہٗ | وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُو وَ تَعْدِلُ |
| فُؤَادُکَ بَیْتُ اللّٰہِ دَارُ عُلُوْمِہٖ | وَبَابٌ عَلَیْہِ مِنْہُ لِلْحَقِّ یَدْخُلُ |

يَنَابِيعُ عِلْمِ اللّٰهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ ۔۔۔ فَفِي كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مُنْهِلُ

مَنَحْتَ بِفَيْضِ الْفَضْلِ كُلَّ مُفَضَّلٍ ۔۔۔ فَكُلٌّ لَهُ فَضْلٌ بِهٖ مِنْكَ يُفْضَلُ

نَظَمْتَ نِثَارَ الْاَنْبِيَاءِ فَتَاجُهُمْ ۔۔۔ لَدَيْكَ بِاَنْوَاعِ الْكَمَالِ مُكَمَّلُ

فَيَا مُدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ ۔۔۔ وَيَا ذِرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ يَتَسَلْسَلُ

مُحَالٌ يَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْكَ وَاِنَّنِيْ ۔۔۔ وَحَقِّكَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ

عَلَيْكَ صَلَاةُ اللّٰهِ مِنْهُ تَوَاصَلَتْ ۔۔۔ صَلٰوةَ اتِّصَالٍ عَنْكَ لَا تَتَنَصَّلُ

عُلَمَاءِ اَعلام و اَولیاءِ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم و اَرضاہم عَنَّا کے مذکورہ مزبورہ بالا نیز آیندہ آتیہ اقوالِ مُلہمہ اور کلماتِ قُدسیّہ ہی ہمارے اس بنیادی مُقدّمہ عیدِ میلادِ النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ کے اَبنیہ و مَبانی ہیں اور یہی بنیادی مقدّمہ عیدِ میلادُ النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمَ انہیں قُدسیّہ کلمات اور مُلہمہ اَقوالِ زرّین کی زبانِ بیان بھی اور بیانِ کلام بھی ہے اور اس فقیرِ اِلیٰ حَبیبِ رَبِّہِ المُنیر نے اس بنیادی مقدّمہ عیدِ میلاد النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ میں تمام مَفاہیم کے جُملہ اُصول، حُروف و مَعانی، ظُروف و مَغانی کو مدِّنظر رکھا ہے کسی بھی جُملہ اِسمیّہ کے مَفہوم کی اداء کیلئے جُملہ فِعلیّہ اِختیار نہیں کیا ہے اور جملہ فعلیہ کے مفہوم کو جملہ فعلیہ میں ہی ادا کر دیا ہے اور شِبہِ جُملہ کے مفہوم کو شِبہِ جُملہ میں ہی رکھا ہے اسکے ساتھ ساتھ لکھتے وقت آیاتِ مُبیّنات، اَحادیثِ نَبَویّہ عَلٰی قائلِہا اَلفُ اَلفِ التّحیّۃ اور اَئمّہ اَولیاءِ کرام کے مُلہمہ اَقوال کے مَفاہیم، انکے ظُروف و کَلِماتِ اَداء کا خوب خیال رکھا ہے۔ حَصر و قَصر مُصطلَح کے ساتوں ذرائع کو ملحوظِ خاطر و زیرِ نظر رکھا ہے۔ مُختصر و دُسُوقی، تلخیص و پورا مُطوّل کو مدِّ نظر رکھا ہے اِس کا ہر جُملہ مُستند یا باسند ہے۔ اِس میں ایسا کوئی جملہ نہیں جو بغیر سند یا لاسند ہے۔ لہٰذا اِس بنیادی مُقدّمہ عیدِ میلادُ النّبیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کے کسی جُملے یا بیان کردہ عَقیدے پر گُمان

خطاءً خطاءً ہی ہے اور راہِ صواب سے دُوری بُعد بھی (۱) ۔ پس تمامی مُستفیدین و مُستفیضین سے واثق اُمید یہی ہے کہ وہ مُصنّف کی جانب وضع الشیٔ فی غیر موضوعہٖ کی ناکارہ نسبت روا نہ رکھیں گے اور اِس مُقدّس، مُستطاب کتاب سے بھرپور اِستفادہ و اِستفاضہ حاصل کر لیں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَ مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ وَ عَلٰى سَيِّدِهِمْ وَ مَوْلَاهُمْ وَ بَارَكَ وَسَلَّمَ۔ هٰذَا

اَلْفَقِيْرُ اِلٰى حَبِيْبِ رَبِّهِ الْمُنِيْرِ

شَيْخُ الْحَدِيْثِ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰه خان

الافغانیُّ الْخُرُوتِیُّ السَّرْرُوضِیُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهُ۔

**Shaikh-ul-Hadeeth**
**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**
**The Chief Jurist**
**of**
**Supreme Court of Afghanistan**

---

(۱) دُوری بُعد - فَلْيَسْعَدْ بِهَا كُلُّ ذَكِيٍّ وَ لْيُضَلَّ بِهَا كُلُّ شَقِيٍّ وَ غَبِيٍّ وَ غَوِيٍّ وَ لَئِنْ رَدَّهَا الْقَاصِرُوْنَ فَيَقْبَلُهَا الْمَاهِرُوْنَ وَ اِنْ ذَمَّهَا الْجَهَلَةُ فَسَوْفَ يَمْدَحُهَا الْكَمَلَةُ هٰذَا وَ عَلَى اللّٰهِ التُّكْلَانُ اِنَّهُ خَيْرُ مَنْ اَعَانَ - صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۱۲۔ اَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰهِ الْاَفْغَانِیُّ نَصَرَهُ اللّٰهُ الْقَوِیُّ وَ نَصَرَهُ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## "تَنْبِیْہِ نَبِیْہ"

ہر کتاب کا مُقَدِّمہ اُس کتاب کی تفصیل کا اِجمال وخاکہ ہوتا ہے اور تفصیلِ کتاب کے لحاظ سے وہ مقدمہ مُجمَل و مُغلَق رہتا ہے۔ عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو وہ مُفَصَّل کتابِ مُستَطاب ہے جسکی تَفصِیل و تَبیین کیلئے کثرتِ اَسبابٌ کے باوجود ہزار سالہ عُمرِ سلامت بھی کم۔ لاجَرَم عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ مُقَدِّمہ مُجمَل رہیگا اور اسکے اِجمال کا بَیان بھی بَطورِ اِجمال رہیگا پر یہ بات مَلحُوظِ خَاطِرِ عَاطِر رہے کہ آیندہ آتِیَہ بَیان کردہ آیاتِ بَیِّنَہ بھی وہ ہیں جو اِس بُنیادِی مُقَدِّمہ عِیدِ مِیلادُ النَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے فہم اَسرار و مَعانِی کیلئے مَبانِی ہیں اور اُنکے تَفہِیم و اِفہَام کے بھی اور وہ یوں ہیں :

وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَاناً لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُدًی وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ ( ۸۹ اَلنَّحل ۱۶ ) اور ( یٰسین ۲۷ کی آیت کریمہ ۶۹ ) وَمَا عَلَّمْنَاہُ الشِّعْرَ وَمَا یَنْبَغِی لَہٗ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ وَّ قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ اور یہ بھی مَلحُوظِ خَیال رہے کہ اِن مَزکُورہ آیاتِ بَیِّنَہ کے رُمُوز و اَسرار کے حُصُول و دَریافت کیلئے فتُوحاتِ مَکِّیَہ ج ۱ صفحہ ۵۶ اور صفحہ ۱۴۵ دفترِ پنجم شرح فارسی لِلْمَثنوِی لِبَحرِ العُلُوم مَلِکِ العُلَماءِ عَبدِ العَلِیّ اَفغانِی ہَروِی ثُمَّ اللَّکھنَوِیّ فرنگی مَحَلِّی کا مُطَالَعہ اَز بَس مُفید و کافِی ہے۔ اِمام اَحمد رِضَا خَانُ اَفغانِی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیّ نے ان آیتوں کے رموز کا خُلاصَہ بَطورِ اجمال مُندَرجہ ذَیل اَشعارِ فُیُوض بار میں یوں بَیان فرمادیا ہے :

کہنا نہ کہنے والے تھے جب سے تو اِطِّلاع ‏ مَولیٰ کو قَول و قائِل و ہر خشک و تر کی ہے
اُن پر کتاب اُتری بَیاناً لِّکُلِّ شَیْ ‏ تَفصِیل جسمیں مَاعَبَر و مَا غَبَر کی ہے

فضلِ خدا سے غیب شہادت ہوا انھیں
اس پر شہادت آیت و وحی و اثر کی ہے

دنیا مزار حشر جہاں ہیں غفور ہیں
ہر منزل اپنے چاند کی منزل غفر کی ہے

اس بنیادی مقدمۂ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آغازِ سفر بھی یہیں سے رہا ہے اور ہمارے لیے معیار ماٹو (Motto) اور ہمارا شعار بھی یہی اشعارِ فیوض بار ہیں۔ واللہ کالئنا و ناصرنا و مبصرنا و بہ الحول و التوفیق۔

منصور یم دینی او نصر اللہ یمہ نامی — خوش کیار م دہ ابی او خدای نظر م دہ عمی
ننگر م دہ حکیم او غور ننگر م دہ شادی — پہ قوم خروتی یم قبیلہ م درے پلاری
ورخیل م مماکان دی او شہرت ئے دائمی — مشہور پہ سر روضہ کی دی غیرت ئے دہ نامی
افغان ئے دہ وطن، څہ هر دم ئے یادوی — سر روضہ ئے دہ مسکن او قبیلہ ئے درے پلاری
کُلّی م مقاصد دی نظریات م یقینی — ثواب کی دی شامل خوک څہ یاری دماکوی
پاک، هند م یادوی او بنگالی اقرار کوی — تدریس م دیر منی او تصانیف م قبلوی
بدن کی لرم ذوق او زہ لہ زرہ یمہ شوقی — ذاکر یم همیشہ دخپل حبیب یم مداحی
سودا لرم پہ سر کی زہ هر وخت دپاک نبی — حقّا یم سودائی دخپل آقا یم سودائی
بے حبِّ نبوی هیخ خوک اللہ نہ قبلوی — مقبول ایمان هغہ دہ څہ حبیب ئے قبلوی
مدحت او ملاحت بیانہ وم دخپل نبی — صفت بیانہ وم او شہ خلقت دخپل نبی
لهجہ م دِ سرورضے دہ څہ کوی ترجمانی — مدحت بیانہ وی او ملاحت بیانہ وی
مذهب م دہ سنت او جماعت دخپل نبی — قرآن او احادیثو دہ را کری روشنی

شیخ الحدیث ابوالفتح محمد نصر اللہ خان نصرہ اللہ تعالیٰ
سابق رئیس دار الافتاء ستره محکمه دولت اسلامیہ افغانستان

**Shaikh-ul-Hadeeth**
**Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan**
**The Chief Jurist**
**of**
**Supreme Court of Afghanistan**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عید میلادالنبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور

شیخِ طریقت، عالم و عامل، قائل و فاعل، ولی و فاضل، تقی و نقی

## الدکتور بروفیسر محمد مسعود احمد

بن علامہ مفتی جلیل وجلی شہیر وتقی مظہراللہ دھلوی رحمۃ اللہ علیہ

کی تقریظ و تبصرہ!

## تقدیم

فاضل جلیل، محدث کبیر، شارح شیخ اکبر حضرت علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصراللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ نے اس کتاب میں آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور اقوال محدثین، فقہاء و عرفاء کی روشنی میں حقیقت محمدیہ، فیضان محمدیہ، مقامات و کمالات محمدیہ، مشاہدہ محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) پر سیر حاصل اور دل نشیں گفتگو کی ہے اور بعض اہم نکات بیان فرمائے ہیں۔ اس بنیادی مقدمہ کے مطالعہ سے مسلمانوں کے دل پر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شوکت کا نقش مرتسم ہو جاتا ہے جو اس مقدمہ کا مطلوب اور اسلام کا مقصود ہے۔ اس لئے اس کا نام "عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" رکھا ہے۔ جب تک دل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و الفت اور عظمت و شوکت نہ ہو ظہور قدسی کا مبارک دن منانے کا خیال آ ہی نہیں سکتا۔ امید ہے کہ علامہ موصوف عیدمیلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر بھی اپنے افکار عالیہ سے سرفراز فرمائیں گے۔

مولیٰ تعالیٰ آپ کا علمی و روحانی فیض جاری و ساری رکھے۔ آمین!

○

حضرت علامہ ابوالفتح مفتی محمد نصراللہ خاں افغانی مدظلہ العالی منقولات و معقولات کے ماہر اور سلف صالحین کی یادگار ہیں، فقیر نے ان کے مبارک چہرے پر وہ انوار دیکھے جو اکابرین اہل سنت رحمہم اللہ تعالیٰ کے مبارک چہروں پر دیکھے۔۔۔۔

آپ کے استاد محترم حضرت علامہ مفتی نظام الدین مدظلہ العالی (مدرسہ خیریہ، ضلع رہتاس، بہار انڈیا)

کے مکتوب گرامی (محررہ ۲ فروری ۱۹۸۹ء) کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۳۳ سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے بعد آپ کے عادات و اطوار، رفتار و گفتار، لب و لہجہ، انداز بیان اور اسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی سب کچھ استاد گرامی کی نظروں کے سامنے ہے...... اس سے بڑھ کر ایک طالب علم کی اور کیا سعادت ہو گی کہ وہ اپنے استاد کے دل میں گھر کرلے۔

حضرت علامہ موصوف ایک عرصے درس و تدریس میں مصروف رہے اور اب تصنیف و تالیف اور بیعت و ارشاد میں ہمہ تن مشغوف ہیں۔ ان کا حلقہ عقیدت و محبت بہت وسیع ہے......پاکستان اور بیرونی ممالک میں ان کے چاہنے والے موجود ہیں...... فقیر پر بڑا کرم فرماتے ہیں اور ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ کرم بالائے کرم اس کتاب پر تقریظ قلم بند کرنے کا حکم دیا، فقیر خود کو اس لائق نہیں پاتا...... ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے فقیر اس کتاب کے بعض مباحث کا خلاصہ پیش کرے گا کیوں کہ حضرت علامہ موصوف کے افکار بھی عالی ہیں، زبان بھی عالی اور بیان بھی عالی، عام قاری کی رسائی سے بہت بلند ہے، علماء کرام اور محققین اس کتاب سے ضرور مستفید ہو سکیں گے۔ فقیر گویا حضرت علامہ کے دامن سے موتی سمیٹ کر آپ کے دامن میں ڈال رہا ہے۔ مولیٰ تعالیٰ اس کوشش کو مقبول و مشکور فرمائے۔ آمین!

○

مقدمہ کتاب میں حضرت علامہ فرماتے ہیں کونین کی ہر شئے کے وجود کا منبع اور ہر فیض کا منشاء حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، تمام مخلوق کو آپ کے ہی واسطے سے فیض پہنچتا ہے...... ساری خدائی کی مالکیت آپ کو عطا کی گئی ہے..... آیات قرانی میں آپ کو ایمان والوں کا ان کی جانوں سے زیادہ محبوب و مالک اور زیادہ قریب و مددگار بتایا گیا ہے (۱)...... حدیث پاک بھی اس حقیقت کی تائید کر رہی ہے...... بیشک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نقطہ عروج پر ہیں جہاں امت کی رسائی ممکن نہیں...... حقیقی مومن وہ ہے جس کے دل میں ہر نعمت سے زیادہ آپ کی محبت و الفت ہو...... خود سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہی فرما رہے ہیں۔ (۲)

مقدمہ کے بعد حضرت علامہ نے "حقیقت محمدیہ کی حقیقت" پر گفتگو کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ وجود باری، وجود مطلق ہے جو مظاہر و تعینات کے جلووں میں جلوہ ریز ہے جن کا مرکز اعلیٰ روح محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے...... خود فرمایا...... سب سے پہلے اللہ نے میری روح یا میرا نور پیدا فرمایا۔ (۳)...... روح

---

(۱) سورۃ نساء : ۶۴ (۲) بخاری شریف، لاہور، ج ۱، ص ۱۱۲

(۳) مصنف عبدالرزاق ابوبکر بن ھمام۔ مدارج النبوۃ، ج ۲، زرقانی، ج ۱ص ۴۲

محمدی صلی اللہ علیہ وسلم اُدھر حق سے واصل اور ادھر خلق میں شامل...... مخلوق کو جو کچھ ملتا ہے آپ ہی کے وسیلے سے ملتا ہے......

اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے حضرت علامہ نے "انسان کامل" پر گفتگو کی ہے جس کا حاصل یہ ہے...... تخلیق کی اصل غایت و مقصود "انسان کامل" ہے اور وہ آپکا وجود گرامی ہے، جو قدیم سے واصل اور حادث میں شامل ہے۔ جب تخلیق کا مقصود و مطلوب آپ ہیں تو بروایت حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آپ تخلیق کا اول و آخر بھی ہیں اور ظاہر و باطن بھی ہیں۔ (۱)...... آپ انسان کامل ہیں، آپ خلیفہ اعظم ہیں، آپ مخلوق کے مربّی ہیں...... مگر آپ انسان کامل اور خلیفہ رب الارباب ہوتے ہوئے بھی عبد ہیں...... ایسے عبد جسکی حقیقت کا ادراک سوائے پروردگار عالم کے کسی کو نہیں۔

○

حضرت علامہ نے اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے اس گفتگو پر قرآن کریم سے شہادتیں پیش کی ہیں...... امتیوں کا مشقت میں پڑنا آپ پر سخت گراں (۲) ہے جیسے کسی شخص کا اپنے عضو کا تکلیف میں مبتلا ہونا گراں ہوتا ہے...... آپ عالمین کے لئے رحمت ہیں (۳) اور رحمت کا تقاضا ہے کہ ہر فریادی کی دادرسی کی جائے...... اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمایا (۴) اور خیر کی اتنی انواع و اقسام ہیں جس کی کوئی گنتی نہیں گویا آپ کو وہ کچھ دے دیا گیا جو انسان کے احاطہ سے باہر ہے...... وہ کریم تو بے نیاز ہے اور بے نیاز کے پاس جو کچھ ہوتا ہے دینے ہی کے لئے ہوتا ہے تو عطا کا محبوب سے زیادہ کون مستحق ہوگا؟...... اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ دے دیا......

آپ اہل کائنات کی ہر صفت سے برتر ہیں...... تمام کمالات میں آپ کا کوئی عدیل و نظیر نہیں...... عالم امکاں میں جو مرتبہ تھا آپ پر ختم کردیا اس لئے آپ خاتم النبیین ہیں (۵)...... ساری خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے...... آپ کو کثرت کی معرفت اور توحید کا تفصیلی علم عطا فرمایا گیا...... علوم ما کان ومایکون کا نظارہ کرادیا گیا...... الم تران اللّٰه يعلم مافى السموت والارض (۶)...... کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب کچھ اللہ جانتا ہے۔...... آپ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے تو پھر کیوں علوم ماکان ومایکون سے نہیں نوازے گئے؟...... یہ بات اس دنیا میں ہماری سمجھ میں نہیں آتی جس دنیا میں ہم ایک درخت کے ایک ننھے سے بیج کی بہار درختوں میں، شاخوں میں، پتوں میں،

---

(۱) علی قاری شرح للشفاء بروایت علامہ تلمسانی (۲) سورۃ توبہ : ۱۲۸

(۳) سورۃ انبیاء : ۱۰۷ (۴) سورۃ کوثر : ۱ (۵) سورۃ احزاب : ۴۰ (۶) سورۃ مجادلہ : ۷

پھولوں میں اور پھلوں میں دیکھتے ہیں...... یہ درخت کہاں سے آیا، یہ شاخ کہاں سے آئی، یہ پتا کہاں سے آیا، یہ پھول کہاں سے آیا، یہ پھل کہاں سے آیا؟...... کوئی باہر سے نہیں آیا، سب اندر سے آئے ہیں...... ایک درخت کا بیج اور ایسا پُربہار...... ! تو جب یہ محیرالعقول مناظر اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں تو علم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟...... یقیناً سمجھ میں آنی چاہیئے...... نور سے پیدا ہونا کوئی سرسری سی بات نہیں، بہت بڑی بات ہے، بہت بڑی بات! ...... بیشک خدائی آپ کے مشاہدے میں ہے...... اللہ تعالیٰ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحدت و کثرت دونوں کا بیک وقت شاہد و مشاہد بنایا ہے...... آپ حق کا مشاہدہ خلق میں اور خلق کا مشاہدہ اسماء و صفات اور شیون و تجلیات میں براہِ راست فرما رہے ہیں...... بلاشبہ حقیقت محمدیہ اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کا مظہر ہے...

○

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہدے کی کیا بات...... آپ ہر نمازی کے رکوع و خشوع سے باخبر ہیں (۱)...... رکوع کا تعلق ظاہر سے ہے اور خشوع کا تعلق باطن سے تو گویا آپ ہر نمازی اور مقتدی کے ظاہر و باطن سے آگاہ ہیں...... خود فرما رہے ہیں اور سچ فرما رہے ہیں......

حضرت علامہ گفتگو کو اور آگے بڑھاتے ہوئے دو نکات کا ذکر فرمایا ہے جن کو "مقاصد" سے تعبیر فرمایا گیا ہے...

پہلا نکتہ:- جمالِ رب کے مشاہدے میں کوئی آپ کا شریک ہے نہ ہوگا۔

دوسرا نکتہ:- مخلوق میں ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق سب سے زیادہ مشاہدہ رب آپ کی ذات گرامی میں کرسکتا ہے جس کا بہترین محل نماز اور پھر قعدہ و تشہد ہے......

پہلے نکتے کو سمجھنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کیجئے کہ تجلی تین قسم کی ہے...... تجلی ذاتی، تجلی صفاتی، تجلی افعالی...... پھر تجلی ذاتی دو قسم کی ہے...... ایک قسم یہ ہے کہ سالک فانی ہونے کے باوجود خود کو پائے...... دوسری قسم یہ کہ سالک فانی ہونے کے بعد خود کو نہ پائے، وہی وہ نظر آئے...... یہی سالک فانی فی اللہ اور باقی باللہ ہے...... یہی وہ خلعت ہے جس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو نوازا گیا۔ یہی وہ تاج ہے جو آپ کے فرق اقدس پر رکھا گیا......

تجلی صفاتی کا اثر سالک کے خشوع و خضوع میں نظر آتا ہے اس صورت میں وہ واحد قہار، صفت جلال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے...... اور جب صفات جمال کے ساتھ تجلی فرماتا ہے تو سالک کو سرور و کیف

---

(۱) بخاری شریف، ج ۱، ص ۵۹

محسوس ہوتا ہے......

تجلی افعالی کی تاثیر یہ ہے کہ سالک مخلوق سے قطع نظر کرلیتا ہے اور مجرد فعل الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے پھر خلق کی جانب افعال کی اضافت معزول کردی جاتی ہے......نظروں میں وہ ہی وہ سما جاتا ہے......

سب سے پہلے تجلی افعالی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مُحَاضَرَہ" کہتے ہیں......

پھر تجلی صفاتی جس کو اصطلاح تصوف میں "مکاشفہ" کہتے ہیں......پھر تجلی ذاتی ظاہر ہوتی ہے جس کو اصطلاح تصوف میں "مشاہدہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے......حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجلی ذاتی سے سرفراز ہو کر وہ مقام پایا جو کسی نے نہ پایا......اسی لئے مشاہدہ ربّ میں آپ کا کوئی شریک و سہیم نہیں......

دوسرے نکتے کو ذہن نشین کرنے کے لئے یہ بات ذہن نشین کرلی جائے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مومنین کی معراج قرار دیا ہے (۱)......دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا......اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا (۲)......یعنی روحانی مشاہدے، قلبی حضور، نفسانی انقیاد اور بدنی اطاعت کے ساتھ......اس نماز میں ایک عمل قابل توجہ ہے جو واجب ہے، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے پابندی سے کیا اور کرنے کا حکم بھی دیا......اور وہ عمل قعدہ میں تشہد کا پڑھنا ہے......اور یہ پڑھنا صرف لفظاً نہیں بلکہ معناً اور حقیقتاً ہے......پڑھنے والا اللہ کے حضور ہدایا اور تحفے پیش کرنے کے بعد کہتا ہے:

السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہ

السلام علینا وعلی عباداللہ الصالحین

یعنی اے نبی جنسِ سلام آپ پر ہے، آپ سے ہے، آپ کی جانب ہے اور آپ کے لئے ہے......

علیک خطاب ہے جو حضوری پر دلالت کرتا ہے یعنی پڑھنے والا دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہے اور سلام پیش کررہا ہے...... آپ کو دیکھ رہا ہے اور یہ سمجھ رہا ہے کہ مشاہدہ رب کے مظہر اتم آپ ہی ہیں، جس نے آپ کو دیکھا اس نے اللہ کو دیکھا......ہاں سلام کا یہ سلیقہ، حضوری کا یہ طریقہ سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو سکھایا (۳)......خود فرمایا کہو السلام علیک ایھاالنبی!......جب نماز میں نبی کے حکم سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارنا جائز ہے تو نماز کے باہر کیوں جائز نہ ہو گا؟......یقیناً جائز ہو گا......جب نبی کہہ کر پکارنا جائز ہے تو پھر سرورِدوعالم صلی اللہ

---

(۱) مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ (۲) متن قمرالاقمار و شرحہ نورالانوار (۳) ص ۵۹۱ عینی شرح ہدایہ ج ا و ص ۶۷۱ عینی ج

علیہ وسلم کے اور صفاتی ناموں سے بھی پکارنا جائز ہوگا...... آپ کو نہیں پکاریں گے تو کس کو پکاریں گے!...... آپ ہی حق اور خلق کے درمیان وسیلہ اتصال ہیں...... اسی لئے قرآن کریم میں گنہ گاروں اور سیہ کاروں کو آپ کے در پر حاضری کا حکم دیا گیا اور آپ کی شفاعت سے توبہ قبول ہونے کی ضمانت دی گئی۔ (۱)

○

تشہد میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے خطاب کیا گیا کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے تمام ذروں میں جاری و ساری ہے تو نمازی کے وجود میں بھی جاری و ساری ہے...... نمازی کو اس حضور و شہود سے غافل نہ رہنا چاہیئے تاکہ قرب و معیت حق کے اسرار اس پر کھلیں...

جب آنکھیں مناجات سے ٹھنڈی ہو گئیں تو نمازی کو متوجہ کیا گیا کہ یہ رحمت جلیلہ تو آپ ہی کے وسیلے اور پیروی کے صدقے ملی ہے، آپ پر سلام بھیجو...... بیشک جہاں اللہ تعالیٰ کا حضور ہے وہاں سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حاضر ہیں...... آپ اللہ کی رحمت ہیں (۲) اور رحمت حق سے کبھی جدا نہیں ہوتی...... نماز کے قعدہ میں اسی حضوری کی تربیت فرمائی گئی ہے...... جب نمازی مشاہدہ حق اور حبیب حق صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوتا ہے تو خود کو اس کا مستحق پاتا ہے کہ اپنی ذات پر بھی سلام بھیجے اور ان صالحین پر بھی سلام بھیجے جو مشاہدہ رب اور مشاہدہ جمال مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوئے...... یہی صالحین ہیں، اصلاح عالم اور ضبط نظام عالم جن کی ذوات عالیہ سے وابستہ کردیا گیا ہے...... اور اگر دیکھا جائے تو نمازی کا اپنی ذات اور صالحین پر سلام بھیجنا حقیقت میں سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی سلام بھیجنا ہے کیوں کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کائنات کے ذرے ذرے میں جاری و ساری ہے...... تشہد میں توحید کے راز کھول دیئے گئے اور بندگی کا ادب سکھادیا گیا...... نمازی پہلے اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف، پھر اپنی ذات کی طرف اس کے بعد اللہ کے محبوب صالحین کی طرف...... یہاں اشارہ یہ ملتا ہے جب ہم کو یاد کرو تو ہمارے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یاد کرو، احساس بندگی کو فراموش نہ کرو اور ہمارے محبوبوں کو یاد رکھنا...... صرف ہم کو یاد کرنا اور ہمارے محبوبوں سے پیٹھ پھیر لینا ہرگز توحید نہیں، شیطانی عمل ہے...... کہ ابلیس نے سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیر کر گستاخی و بے ادبی کا آغاز کیا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مردود ہوا...... اس نے حضرت آدم علیہ السلام میں نقص تلاش کیا (۳)، تم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم میں ہرگز ہرگز نقص و عیب تلاش نہ کرنا...... وہ ہر نقص و عیب سے مبراء ہیں...... وہ اللہ کے نور سے پیدا ہوئے نور

---

(۱) سورۂ نساء : ۶۴ (۲) سورۂ اعراف : ۵۶ ، سورۂ انبیاء : ۱۰۷ (۳) سورۂ مائدہ : ۱۵

ہیں ......جو ان میں عیب نکالتا ہے وہ حقیقت میں اللہ میں عیب نکالتا ہے...... آپ حق جل مجدہ کے مظہر اتم ہیں، نقص و عیب سے پاک۔

○

حضرت علامہ نے نبوت کی بحث میں ولایت و رسالت کا بھی ذکر فرمایا ہے ممکن ہے کسی کو اس بحث میں التباس ہو....اس بحث میں حضرت علامہ نے ولایت سے مراد ولایت خاصہ لی ہے یعنی وہ ملکہ راسخہ موہوبہ جو نبوت و رسالت کے لئے لازمی ہے....

○

حقیقت یہ ہے کہ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادراک سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا دمساز و یار غار بھی قاصر تھا...... آپ کی حقیقت کو آپ کے پروردگار کے سوا کسی نے نہ جانا......ہم میں کچھ لوگ بڑی بے باکی اور بے ادبی سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، ایسی گفتگو کا تصور بھی کسی صحابی کے حاشیہ خیال نہ آیا ہوگا......ہم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف بشر جانا جس طرح کفار و مشرکین نے جانا تھا.....عارف کامل شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز فرماتے ہیں......جس نے آپ کو بشریت کے حوالے سے مانا، اس نے مانتے ہوئے بھی نہ مانا، اور جس نے آپ کو رسالت کے حوالے سے مانا بیشک اس نے آپ کو مانا (۱)......

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی حوالے سے معرفت کرا رہا ہے، ہر رسول اللہ کا محبوب ہے اور آپ رسولوں کے رسول، محبوبوں کے محبوب ہیں.....ہر مسلمان کو اس حقیقت کا ادراک ہونا چاہیئے، حضرت علامہ نے اسی ادراک کو بیدار کرنے کے لئے یہ مقدمہ تحریر فرمایا ہے......ہم امید رکھتے ہیں کہ حضرت علامہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی سیر حاصل تحریر فرمائیں گے......سارا عالم میلاد پاک کی خوشی میں سجایا گیا ہے...... ہم مانیں نہ مانیں ان کے وجود مبارک سے ہمارا وجود ہے.....وہ سارے عالم کے سرتاج ہیں......ان کے ظہور قدسی کا جشن عالم بالا میں اس وقت منایا گیا جب وہ دنیا میں تشریف نہ لائے تھے......کم و بیش ایک لاکھ ۲۴ ہزار انبیاء علیہم السلام اس جشن میں شریک تھے (۲)......پھر نبی نے اپنی اپنی امتوں میں جشن ولادت باسعادت منایا......اور آخری جشن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے منایا اور بھری محفل میں اس طرح آپ کی آمد آمد کا اعلان فرمایا:

ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ( )(۳)

---

(۱) مکتوبات امام ربانی، ج ۳، مکتوب نمبر ۶۴ صفحہ ۱۵

(۲) سورۃ آل عمران : ۸۱ (۳) سورۃ الصف : ۶

پھر جب سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو جشن ولادت منایا گیا...... سن ۹ ہجری میں غزوہ تبوک سے واپسی پر سرورِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ کے عم محترم حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ کے سامنے بھری محفل میں عربی میں منظوم مولود نامہ پیش کیا (۱)...... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں منبر بچھایا، آپ نے نعتیہ قصائد پیش کئے (۲)، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں سے نوازا...... یہ ساری باتیں احادیث میں موجود ہیں...... انھیں مثالوں کو سامنے رکھتے ہوئے جلیل القدر علماء و عرفاء نے جشن منایا......

محدث جلیل شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ محفل میلاد منعقد کرتے تھے اور کھڑے ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کرتے تھے (۳)...... عارف کامل حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز نے جس روز سرورِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرمائی اس روز اہل خانہ کو جشن منانے اور قسم قسم کے کھانے پکانے کا حکم دیا (۴) بیشک محفل عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرنا سنت الٰہی بھی ہے، سنت رسول بھی، سنت انبیاء بھی ہے، سنت صحابہ بھی ہے، سنت علماء و عرفاء بھی ہے...... اس سے کس کو انکار ہوسکتا ہے؟...... جو اللہ کو نہیں مانتا، جو رسولوں کو نہیں مانتا، جو علماء و صلحاء کو نہیں مانتا وہی انکار کرسکتا ہے...... مولیٰ تعالیٰ ہم کو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے ہمارا ظاہر و باطن سنت کے رنگ میں رنگ جائے، بیشک یہی اللہ کا رنگ ہے اور اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے؟ آمین بجاہ سیدالمرسلین رحمۃ للعالمین علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ وسلم۔

احقر محمد مسعود احمد

(۱۰ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ، ۹ جون ۱۹۹۵ء)

شب جمعۃ المبارک

۱۷/۲- سی، پی-ای-سی-ایچ-سوسائٹی

کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان)

---

(۱) ابن کثیر: میلاد مصطفےٰ ترجمہ اردو، ۲۹-۳۰ (۲) ابوداؤد شریف: ج ۲، ص ۳۳۶

(۳) اخبارالاخیار، کراچی، ص ۶۲۴ (۴) مکتوبات امام ربانی: دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عِید مِیلادُ النَّبِیِّ ﷺ کا بُنیَادِی مُقَدِّمَہ اور اُس پر

اَلعَلَّامَۃُ الحَسِیبُ النَّسِیبُ صَاحِبُ النُّطقِ وَالتَّمکِینِ سَحبَانُ الزَّمَانِ وَاصِفُ الحَقِّ

## مَولٰنَا السَّیِّدُ الشَّاہ تُرَابُ الحَقّ

بنُ المَولٰی السَّیِّد شَاہ حُسَینِ بنُ المَولٰی السَّیِّد شَاہ مُحیِ الدِّین

بنُ المَولٰی السَّیِّد شَاہ عَبدِاللہ بنُ السَّیِّد شَاہ مِیرَان الحَسَنِیُّ وَالحُسَینِیُّ

الحَیدَر آبَادِیُّ الدَّکَنِیُّ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِم کی تَقرِیظ و تَبصِرَہ!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاضل جلیل حضرت شیخ الحدیث و التفسیر علامہ مفتی ابوالفتح محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ" کا میں نے مطالعہ کیا جس میں مُتَّفِقَہ عَقَائِدِ حَقَّہ ہیں۔ جس میں ہر جملہ نور کا لمعہ اور ہر لمعہ نور کا بقعہ ہے۔ یہ مقدمہ تفصیلی عشق محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا اِجمال ہے۔ یہ مقدمہ انوارِ لَمعَاتِ مُحَمَّدِیَہ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا جَمَالُ ہے۔ یہ ہر مومن کے ایمان کو چمکادینے کا ایک خاکہ ہے جس میں مومن کے دل کو جِلا دینے کا سامان ہے۔ عیدِ میلادالنَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ سے متعلق ایسے ایمان افروز نکات کا مجموعہ کبھی کسی کی نظر سے نہ گزرا ہوگا۔ محققین کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہے۔ عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان کی ایسی راہیں کھولتا ہے جس سے اس دور میں اَہلِ علم بھی واقف نہیں۔ فاضلِ جلیل نے اس کتاب میں وہ بحرِ ذَخَّار جمع کردیا جس کا جواب نہیں۔ اس کے ایک ایک ورق سے تحقیق کی نا ختم ہونے والی راہیں کھلتی ہیں، ایک ایک ورق سے عِشقِ مُحَمَّدِی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کا

دریا بہتا نظر آتا ہے۔

سیدنا شیخ اکبر رضی اللہ عنہ و علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور اعلی حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے جگہ جگہ استدلال اور ان کے اشعار مبارکہ کو کتاب کے مضمون سے اس خوش اسلوبی سے ہم آہنگ کیا کہ جس میں علامہ موصوف کی ذات منفرد نظر آتی ہے۔

کتاب کے پڑھنے سے قاری کو اندازہ ہوگا کہ علوم ظاہری کے ساتھ ساتھ علوم باطنی پر علامہ موصوف کی جو گرفت اور مطالعہ ہے اس کا کما حقہ قاری کو جگہ جگہ احساس ہوگا۔

خدا کرے کہ موجودہ دور کے محققین، علماء اس کتاب کو اپنا رہنما اصول بنا کر مزید وہ راہیں کھولیں کہ جس کی طرف علامہ موصوف نے اشارے دیئے ہیں۔

آخر میں، میں یہ کہنے میں کوئی جھجھک محسوس نہیں کرتا کہ محدث کبیر علامہ موصوف کی ایک ایسی نادر کتاب پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں۔ مجھ جیسے ہیچمندان کی دسترس سے باہر ہے۔ یہ حضرت علامہ کی شفقت و مہربانی کہ مجھے حکم فرمایا تو چند سطریں میں نے لکھیں۔

حضرت علامہ اس فقیر پر نہایت مہربان اور نہایت شفیق و کریم ہیں۔ باکمال شفقت و مہربانی کے باوجود اس بلند مقام کے دارالعلوم امجدیہ تشریف لاتے ہیں اور اپنی بے شمار مستجاب دعاؤں سے نوازتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالی ان کا سایہ ہم پر سلامت رکھے، علم و فضل میں اور ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ النبی الکریم علیہ و علیٰ آلہ افضل الصلوۃ والتسلیم۔

احقر

ناظم دارالعلوم امجدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## مقدمہ عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی نویدِ مجید

کے بعض مضامین، نکات و رموز جسکو واصفُ الحق سحبان الزمان

السید الشاہ تراب الحق القادری سلمہ اللہ المقیت القوی نے مفہرس کردیا ہے قرارِ ذیل ہے

سَیِّد شاہ تراب الحق قادری

ناظم اعلیٰ دارالعلوم امجدیہ

و خطیب میمن مسجد، مصلح الدین گارڈن، کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

عِیۡدُ مِیۡلادُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا مُقَدِّمَہ اور اس پر
وَاصِفُ الرَّسُوۡل صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

جَنَاب عَلاَّمہ فہامہ قائل و فاعل عَالِمٌ وَعَامِلٌ فَاضِلٌ وَکَامِلٌ

## شیخ الحدیث والتفسیر فیض احمد اُوَیسی سَلَّمَہُ اللّٰہُ القَوِیّ

(مکتبہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ، بھاولپور والے)

کی تقریظ و تبصرہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم

اما بعد! کتاب عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ تصنیف لطیف جامع المعقول و المنقول حاوی الفُرُوع وَالاُصُول علامہ الشیخ مولانا محمد نصر اللہ خان صاحب (دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ) بَاصِرَہ نواز ہوئی۔ متعدد مقامات کے مطالعہ سے مشرف ہوا۔ اسمیں عقائد حقہ کا بھی بیان ہے۔ گویا اس کا ہر جملہ نور کا لَمۡعَہ اور ہر لَمۡعَہ نور کا بُقۡعَہ ہے۔ تفصیلی عشق کا اجمال اور یہ مقدمہ اَنۡوَارِ لَمعَاتِ مُحَمَّدِیَّہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کا جمال ہے جیسا کہ اس کے آغاز میں ہے۔ واقعی یہ ایک حقیقت ہے کہ عَلاَّمَہ مَمۡدُوۡحُ الصَّدۡرِ نے اُصُوۡلِ تَصَوُّف کو سامنے رکھ کر یہ مجموعہ تیار فرمایا ہے۔ علمی نکات و فنی تحقیقات سے پُر ہے۔

لطف یہ ہے کہ ہر مضمون کو قرآنی آیات اور احادیث کریمہ سے مزین کیا گیا ہے۔ مسئلہ وحدۃ الوجود کی جھلکیاں خوب سمجھائی گئی ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے اشعار موقعہ بموقعہ خوب لگتے ہیں پھر ان کی تشریح علامہ موصوف نے فرمائی سونے پر سہاگہ کا کام کر گئی۔ فقیر کو یکفندا نسخے (کتاب ھذا) حضرت موصوف مدظلہ نے

ارسال فرمائے۔ فقیر نے اہل علم و فضل کو تحفے کے طور پر جب یہ نسخہ پیش کیا تو اس کی ظاہری نفاست دیکھ کر گویا کہہ اٹھے ۔

هٰذَا كِتَابٌ لَوْ يُبَاعُ بِوَزْنِهٖ
ذَهَبًا لَكَانَ الْبَائِعُ مَغْبُوْنًا
أَوَ مَا مِنَ الْخُسْرَانِ أَنَّكَ آخِذٌ
ذَهَبًا وَ تَتْرُكُ جَوْهَرًا مَكْنُوْنًا

پھر جب ان حضرات سے ملاقات ہوئی تو کتاب کے مطالعہ سے متاثر ہو کر حضرت مصنف مدظلہ کے علمی کمالات کی داد دی اور تحسین و آفرین کے کلمات بار بار دھرائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولیٰ عَزَّ وَ جَلَّ بفضل حبیب اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُصَنِّف مدّظلّہ کے علم و عمل و عمر میں برکت دے اور آپ کی اولاد کو علمی، عملی دولت سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ
بہاولپور۔ پاکستان ۔ ۲ صفر المظفر ۱۴۱۷ھ
یوم الخمیس

بہاولپور، پاکستان
۲ صفر المظفر ۱۴۱۷
یوم الخمیس

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح
محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُقَدِّمَۂ عیدِ میلادالنبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے شیخ جَامِعَۂ فیضُ القُرآن کراچی
مفتی عَلَّامَہ مولانا اَبُوالحسان محمد رمضان گل تر چشتی قادری سَلَّمَہُ اللّٰہُ القَوِیُّ

کے تاثرات عالیہ اور
مُصَنِّفُ المُقَدِّمَۃ شیخُ الحَدِیْث اَبُوالفتح مُحَمَّد نَصرُاللّٰہ خان
کے حق میں آپ کے اظہار خیالات کا مَنظُومُ و مُنَظَّمُ تَبصِرَہ!

(مکتوب در خدمت شیخ الحدیث سراپا برکت مفتی مولانا)
محمد نصراللہ خان افغانی مُدَّظِلُّہُ العَالِیّ

ای بو الفتح مَخدُومِ ما سَرتاجِ اَصفِیَاء — اَیْ مَخزَنِ رِضَا و وَفَا، مَعدِنِ عَطَا
دلدادگانِ دین را درمان و غمگسار — ارباب بغض و کین را شمشیر برقبار
بحر العلوم قلذم (۱) حسنات و طیبات — شیخ الحدیث، شیخ تصوف و خوش صفات
ای پیکر جمال و مجسم کمال عشق — مردِ خدا، غَیُورُ و جَسُورُ و جَلَالِ عشق
ای پیر راہ حق و فقاہت (۲) کے ارجمند، — شاہین صفت فقیر، امیرون میں سربلند
ہو نائب محدث اعظم ابوالفضل — اس مولانا سردار کے انوار کی شکل
ملت کے دردمندوں کے تم ہی حبیب ہو — احمد رضا کے ذوق میں اَکمَلُ طبیب ہو،
لَارَیْبَ سالکوں کے اِمَامِ زمان ہو — اَسْلَاف صوفیا کے حقیقت نشان ہو
جامی و ابن عربی کے بے باک ترجمان — ہو ملحدوں کے سر پہ تم تلوار بے گمان
سوز درون عشق و جنون کے امین ہو — لاریب پیر روم کے تم جانشین ہو
تم راہ نما ہو غَوثِ وَرٰی (۳) کے صحیح غلام — اور مسلک توحید کے لاشبہ ہو امام

---

(۱) قلہذم - دریا، بزرگ -- قلذم - بفتحات چاہ (۲) فقاہت - علم شریعت کا دانا
(۳) وری - مخلوق-

تم سر دلبران ہو حسینوں کے تاجدار
تم عاشق رسول ہو عظمت کے شاہ سوار

ان ظلمتوں کے دور میں شمع اصول ہو
تم مفتی و محدث، ولی (۱) رسول ہو

سنگلاخ سرزمین پہ غنیمت تیرا وجود
کرتی ہیں تیرے ارتقاء کو رفعتیں سجود

دیباچہ میلاد دیکھا دنگ کردیا
جویان حق کے سینوں میں اک رنگ بھر دیا

ای تاجدار صوفیت، سردار شرع دین
تم رازدان راہ حقیقت ہو بالیقین

بدر (۲) المدرسین ہو علوم و فنون کے
اور صدر عارفین ہو جذب و جنون کے

شیر جماعت حقا، شرافت کے پاسبان
افغان و پاک و ہند میں مذہب کے دردمان

سرمایہ اسلاف و دلوں کا سرور ہو
محبوب و دلربا ہو تم نور و حضور ہو

ای سایہ کرم تیرا دائم کرم رہے
ای میر محترم تیرا شادان حرم رہے

ہر دم تیرا گلستان دور از خزان رہے
ہر طالب خیرات پہ فیض رسان رہے

ای مرشد عظیم تیرے آستان کی خیر
ای مفتی علیم تیرے خاندان کی خیر

نظرم کرم سے خار کو گل تر بنائے
ٹوٹے ہوؤں کو کرم سے قربت میں لائے

بچھڑے ہوؤں کو راستہ رب کا دکھائے
ای ناخدائے قوم یہ کشتی ترائے

تم میر کاروان ہو سلامت رہو سدا
تم بحر بیکران ہو صدبار مرحبا

ابوالحسان محمد رمضان گلشن چشتی قادری

از گلشن چشتی قادری

شیخ جامعہ فیض القرآن سیکٹر ۴ - ایس ٹی نارتھ کراچی۔
یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء بمطابق ۱۷ جمادی الاولی ۱۴۱۷ھ
یوم الثلثاء بعد العشاء، کراچی۔

---

قولہ ولی: رسول - ترکیب اضافی ہے۔ ولی بمعنی نزدیک یقال دارہ ولی داری ۱۲۔
(۲) بدر - چودھویں رات کا چاند۔ منہ نصرہ اللہ تعالی و نضرہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف المقدمہ کا القصیدۃ الیائیۃ جسمیں آپ نے آیاتِ کریمہ "فامن اوامسک" و "فاتبعونی" (جنکی تشریح المقدمۃ کے صفحہ ۱۵۶ اور ۱۶۷ پر ہے) کے تشریحی معانی کو اپنے امی مادری لہجہ میں منظم فرمادیا ہے۔

مصنف المقدمہ کے نزدیک یہ لہجہ افغانستان کے تمام لہجات میں فصیح و شیرین رہا تھا۔

هر څوک چه امداد کړي او دي حاجت روا کوي  امدادئے منطبق وي په سنت دنبوي
هغه ده چه امام دی او واجب ئے پیروي  عرب و عجم واړه اتفاق په دے لري
مشهوره مقوله ده دعربو واوره من  لیس لک بقدوۃ لاتاتسی

محبت و اتباع به کړے هر دم دهغ سړي  مشکل چه حل کوي دی او حاجت روا کوي
هر څوک چه امام جوړ سي او مشکل نه حل کوي  باور و کړه چه حق دامامت دی نه لري
ای وروره څوک چه تا ته هیڅ رنا نه ور کوي  نه واوره له ما واوره چه وے نه کړے پیروي
نازل محکه آیت سه په حبیب نبی وفي  نه واوره له ما واوره دا آیت ده قرآنی
آیت ده فرقانی چه نازل سوی دی لقد  قسم سره ده وبلی دی دا لام ده قسمی
چه کان لکم في رسول اللہ اسوۃ  حسنۃ راغلے ده بیا دا وحی جلي
آیت ده یوبیستم چه په احزاب کی ده جانی  هر دم ئے تلاوت کړه چه ته و کړزے ولی
اسوه که وګورے ته په صراح او قراح کی  پیشوا در مهمات ئے معنی کړے ده ذکی
خدای محکه مؤمنانو ته دا حکم ور کوي  نبی د تاسی واړو هر حاجت روا کوي
طاعت په تاسی فرض ده ددے پاک نبی صفی  له کفر هغه خلاص ده چه فرمان دده منی
هر څوک چه نبی نه ګڼي مشکلکشا ولي  منکر ددے آیت ده چه معنی ئے نه منی
بیا ګران هغه کسان دي چه ئے حق په جای کوي  راغلي په قرآن کی دغه نص ده ربانی
امام د کائناتو دی دموږ نبی حنفی  نو محکه دی د واړو هر حاجت روا کوي
او محکه مؤمنان تول پیروي دده کوي  محبوب ددوی امام دی او سنت دخپل نبی

محبوب ته خدای وې ویلي دي یا ایها النبي    امت ته خبر ورکړه چه هر یو م امتي
نازل په ما قرآن دی چه کلام ده رباني    نو هر یوم امت ده او هر یو م مقتدي
قل یا حبیبه دوی ته وویا دا وحی ربي    ان کنتم تحبون الله فاتبعوني
که تاسي محبت د الله غواړئ دائمي    نو فرض ده پیروي په تاسي فاتبعوني
حبیب د خدای حبیب دی او حبیب یې وي صفي    هر څوک چه خدای حبیب کړي حبیب یې حبیب وي
حبیب بیا د حبیب خپل اتباع په شوق کوي    کم څوک چه اتباع نه کوي کله حب لري
یحببکم الله بیا محکه وې ویلي دي ربي    بې حب اتباع کله ممکن ده ای حفي
دا شرط د اتباع یې ده فرض کړې ای ذکي    وجود د مشروط چا لیدلی بې شرطه حتمي
بیا شرط د اتباع ده محبت د پاک نبي    بې حب نبوي اتباع کله څوک لري
هر څه چه نعمتونه دي پیدا یا پیداسي    مالک د نعمتو دی پاک نبي او پاک نبي
عطاء د خدای ده فامنن او امسک مې ده وحي    نبي ته دا وحي ده او غني ته دا وحي
عطائنا هذا چه فرمایلي دي ربي    آیت فرقاني ده او سورت یې ده صادي
یو کم خلویښت، خلویښت دوه آیتونه قرآني    په صاد کې بیان کړې دي کلام الهي
یا ایها النبي دام عطاء ده ایثاري    در کړې م اختیار تاته کلي ده او جزئي
چه فامنن او امسک یې ده انعام ایثاري    اختیار و ارادت یې ده بغیر حساب
هر څه چه ور کوې چاته هر څمر ای نبي    یا هر څه چه ته اخلې له هر چا چه ای صفي
یا هر څه چه حاجت روا کوې د هر کم شي    یا هر څه چه ته غواړې له هر چا چه بندسي
دا کل دتا اختیار ده ته مالک یې د هر شي    خدای هیڅ کله له تا چه هیڅ پښتنه نه کوي
دا کل چه کائنات دي که کلیات دي که جزئي    مالک د کل عالم یې که جزئیات دي که کلي
وان له عندنا بیا لام قسمي    شاهد یې لزلفی ده بیا و حسن مآب
نصیر اعلان کوي هر څوک چه مینه زیاته وي    او د حبیب مینه لري دما حضور ته د راځي
ایمان م ده حقي او دما علم ده عیني    مشرب م ده قصي بیا رفاعي او قادري
آستان م ده افغان او دما قوم افغاني    اوباد د وي آباد د وي شاداب و دائمي
بلبل یې نصرالله که ته نغمه سرا طوطي    نه دائې ته نه ها بلکه حامد د خپل نبي

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عُنْوَان :

ہاں، یہ تو ہے کہ روزے کی مثل نہیں
پر یہ نہیں کہ کوئی شئی روزے کی مثل نہیں
روزے کے راز اور روزے دار کے راز و نیاز کا اِبْراز

# "اَسْرَارُ الصَّوْم"

اِعْلَمْ اَیَّدَکَ اللّٰهُ اَنَّ الصَّوْمَ هُوَ الْاِمْسَاکُ (۱) وَ الرِّفْعَةُ (ک) يُقَالُ صَامَ النَّهَارُ اِذَا ارْتَفَعَ قَالَ امْرُؤُالْقَيْسِ * اِذَا صَامَ النَّهَارُ وَ هَجَرَا * اَیْ اِرْتَفَعَ وَ لَمَّا ارْتَفَعَ الصَّوْمُ عَنْ سَائِرِ الْعِبَادَاتِ كُلِّهَا فِی الدَّرَجَةِ سُمِّیَ صَوْمًا (روز نیم شد ۱۲ منہ) وَ رَفَعَهُ سُبْحَانَهُ بِنَفْیِ الْمِثْلِيَّةِ عَنْهُ فِی الْعِبَادَاتِ كَمَا سَنَذْكُرُهُ وَ سَلَبَهُ عَنْ عِبَادِهٖ مَعَ تَعَبُّدِهِمْ (۲) بِهٖ وَ اَضَافَهُ اِلَيْهِ

---

(۱) قَوْلُهٗ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ هُوَ الْاِمْسَاکُ قَالَ فِی تَفْسِيْرِهٖ هُوَ الْاِمْسَاکُ عَنْ كُلِّ قَوْلٍ وَّ فِعْلٍ وَّ حَرَكَةٍ وَّ سُكُوْنٍ لَيْسَ بِحَقٍّ لِلْحَقِّ اھ ۱۲ اُنْظُرْ صفحہ ۴۷ ج۱ تَفْسِيْر الشَّيْخِ الْاَكْبَرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَرْضَاهُ عَنَّا ۱۲۔

(۲) قولہ تَعَبُّدِهِمْ - يُقَالُ تَعَبَّدَ تَعَبُّدًا پرستش نمود خدای را تَعَبَّدَ فُلَانًا بندهٔ خود ساخت او را و تَعَبَّدَ فُلَانٌ اَیْ تَكَلَّفَ فِی الْعِبَادَةِ - اِسْتِعْبَادٌ به بندگی گرفتن و مانند بنده گردانیدن ۱۲۔

سُبحانَهُ وَجعلَ جزاءَ مَنِ اتَّصفَ بِهٖ بِيَدِهٖ مِنْ اٰيَاتِهٖ وَالْحقُّ بِنفسِهٖ فِی نَفْیِ الْمِثْلِیَّةِ وَهُوَ فِی الْحقِیقَةِ تَرْکُ لَا عَمَلٌ وَنَفْیِ الْمِثْلِیَّةِ نَعتٌ سَلْبِیٌّ فَتَفَوَّتَ الْمُنَاسَبَةُ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اللّٰهِ قَالَ تَعَالٰی فِیْ حَقِّ نَفْسِهٖ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ (۱۱ الشّوری - ۴۲) فَنَفٰی اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ مِثْلٌ فَهُوَ سُبْحَانَهٗ لَا مِثْلَ لَہٗ بِالدَّلَالَةِ الْعَقْلِیَّةِ وَالشَّرْعِیَّةِ۔

۱۔ وَخَرَّجَ النَّسَائِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِیْ بِاَمْرٍ آخُذُہٗ عَنْکَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ فَنَفٰی اَنْ یُّمَاثِلَہٗ عِبَادَةٌ مِّنَ الْعِبَادَاتِ الَّتِیْ شَرَعَ لِعِبَادِهٖ وَمَنْ عَرَفَ اَنَّہٗ وَصْفٌ سَلْبِیٌّ اِذْ هُوَ تَرْکُ الْمُفْطِرَاتِ عَلِمَ قَطْعًا اَنَّہٗ لَا مِثْلَ لَہٗ اِذْ لَا عَیْنَ لَہٗ تَتَّصِفُ بِالْوُجُوْدِ الَّذِیْ یُعْقَلُ وَلِهٰذَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلصَّوْمُ لِیْ فَهُوَ عَلَی الْحَقِیْقَةِ لَا عِبَادَةٌ وَّلَا عَمَلٌ وَاسْمُ الْعَمَلِ اِذَا اُطْلِقَ عَلَیْهِ فِیْهِ تَجَوُّزٌ کَاِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْمَوْجُوْدِ عَلَی الْحَقِّ الْمَعْقُوْلِ عِنْدَنَا تَجَوُّزًا اِذْ مَنْ کَانَ وُجُوْدُہٗ عَیْنَ ذَاتِهٖ لَا تُشْبِہُ نِسْبَةُ الْوُجُوْدِ اِلَیْهِ نِسْبَةَ الْوُجُوْدِ اِلَیْنَا فَاِنَّہٗ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ۔

## اِیْرَادُ حَدِیْثٍ نَبَوِیٍّ اِلٰهِیٍّ :

۲۔ خَرَّجَ مُسْلِم فِی الصَّحِیْحِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : کُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَہٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّہٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ (۱) وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَرْفُثْ یَوْمَئِذٍ وَلَا یَسْخَبْ فَاِنْ سَابَّہٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَہٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ

---

(۱) یعنی روزہ اَزَانِ مَنست و بہ جزای آن من اَولٰی ترم۔ جزاء بمعنٰی پاداش - صلہ و عوض است و بمعنٰی مکافات و مُعَاوَضَہ نیز مے آید ۱۲ ۔ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَنَصَّرَہٗ۔

فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ (۱) بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِيَ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ اعْلَمْ اَنَّهٗ لَمَّا نَفَى الْمِثْلِيَّةَ عَنِ الصَّوْمِ كَمَا ثَبَتَ فِيْمَا تَقَدَّمَ مِنْ حَدِيْثِ النَّسَائِيِّ وَ الْحَقُّ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ لَقِيَ الصَّائِمُ رَبَّهٗ عَزَّ وَ جَلَّ بِوَصْفٍ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَرَاٰهُ بِهٖ فَكَانَ هُوَ الرَّائِيُّ الْمَرْئِيُّ فَلِهٰذَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ وَ لَمْ يَقُلْ فَرِحَ بِلِقَآءِ رَبِّهٖ فَاِنَّ الْفَرَحَ لَا يَفْرَحُ بِنَفْسِهٖ بَلْ يُفْرَحُ بِهٖ وَ مَنْ كَانَ الْحَقُّ بَصَرَهٗ عِنْدَ رُؤْيَتِهٖ وَ مُشَاهَدَتِهٖ فَمَا رَاٰى نَفْسَهٗ اِلَّا بِرُؤْيَتِهٖ فَفَرَحُ الصَّائِمِ لُحُوْقُهٗ بِدَرَجَةِ نَفْيِ الْمُمَاثَلَةِ وَ كَانَ فَرْحُهٗ بِالْفِطْرِ فِي الدُّنْيَا مِنْ حَيْثُ اِيْصَالُ حَقِّ النَّفْسِ الْحَيَوَانِيَّةِ الَّتِيْ تَطْلُبُ الْغِذَاءَ لِذَاتِهَا فَلَمَّا رَاٰى الْعَارِفُ اِفْتِقَارَ نَفْسِهِ الْحَيَوَانِيَّةِ النَّبَاتِيَّةِ اِلَيْهِ وَ رَاٰى جُوْدَهٗ بِمَا اَوْصَلَ اِلَيْهَا مِنَ الْغِذَاءِ اَدَاءً لِحَقِّهَا الَّذِيْ اَوْجَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ بِصِفَةِ حَقٍّ فَاَعْطٰى بِيَدِ اللهِ كَمَا يَرَى الْحَقَّ عِنْدَ لِقَائِهٖ بِعَيْنِ اللهِ فَلِهٰذَا فَرِحَ بِفِطْرِهٖ كَمَا فَرِحَ بِصَوْمِهٖ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ۔

## بَيَانُ مَا يَتَضَمَّنُهٗ هٰذَا الْخَبَرُ :

وَ لَمَّا كَانَ الْعَبْدُ مَوْصُوْفًا بِاَنَّهٗ ذُوْ صَوْمٍ وَ اسْتَحَقَّ اسْمَ الصَّائِمِ بِهٰذِهِ الصِّفَةِ ثُمَّ بَعْدَ اِثْبَاتِ الصَّوْمِ لَهٗ سَلَبَهُ الْحَقُّ عَنْهُ وَ اَضَافَهٗ اِلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهٗ لِيْ اَيْ صِفَةٌ

---

(۱) قَوْلُهٗ فَرِحَ كَكَتِفَ شادان و فيرنده فَرُوْحٌ كَصَبُوْرٌ فيرنده و شادان فَرْحَانٌ كَسَكْرَان شادان و فيرنده فُرْحَةٌ بِالضَّمِ شادمانی وفيريدگی فَرَحٌ محركة مِثْلُهٗ و مژدگانی - (زیرئی بہ پشتو زبان)۔ يُقَالُ لَكَ عِنْدِيْ فُرْحَةٌ اِنْ بَشَّرْتَنِيْ وَ يُفْتَحُ فِيْهِمَا ۱۲ منتهی الارب و صراح - مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

الصَّمَدَانِيَّةِ وَ هِيَ التَّنْزِيْهُ عَنِ الْغِذَاءِ لَيْسَ اِلَّا لِيْ وَ اِنْ وَصَفْتُكَ بِهٖ فَاِنَّمَا وَصَفْتُكَ بِاِعْتِبَارِ تَقْيِيْدٍ مَّا مِنْ تَقْيِيْدِ التَّنْزِيْهِ لَا بِاِطْلَاقِ التَّنْزِيْهِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لِجَلَالِيْ فَقُلْتُ وَ اَنَا اُجْزِيْ بِهٖ فَكَانَ الْحَقُّ جَزَآءَ الصَّوْمِ لِلصَّائِمِ اِذَا انْقَلَبَ اِلٰى رَبِّهٖ وَ لَقِيَهٗ بِوَصْفٍ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ هُوَ الصَّوْمُ اِذْ كَانَ لَا يَرٰى مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ اِلَّا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ كَذَا نَصَّ عَلَيْهِ اَبُوْ طَالِبِنِ الْمَكِّيُّ مِنْ سَادَاتِ اَهْلِ الذَّوْقِ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ (۷۵ يوسف - ۱۲) مَا اَوْجَبَ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْ هٰذِهِ الْحَالَةِ ثُمَّ قَوْلُهٗ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَهِيَ الْوُقَايَةُ مِثْلُ قَوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اَيْ اِتَّخِذُوْهُ وُقَايَةً وَ كُوْنُوْا لَهٗ اَيْضًا وُقَايَةً فَاَقَامَ الصَّوْمَ مَقَامَهٗ فِي الْوُقَايَةِ وَهُوَ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ - ۱۱ الشوریٰ ۳۶) وَ الصَّوْمُ مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ لَا يُقَالُ فِي الصَّوْمِ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَاِنَّ الشَّيْءَ اَمْرٌ ثُبُوْتِيٌّ اَوْ وُجُوْدِيٌّ وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَهُوَ مَعْقُوْلٌ عَدَمِيٌّ وَ وَصْفٌ سَلْبِيٌّ فَهُوَ لَا مِثْلَ لَهٗ لَا اَنَّهٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ فَهٰذَا الْفَرْقُ بَيْنَ نَعْتِ الْحَقِّ فِيْ نَفْيِ الْمِثْلِيَّةِ وَ بَيْنَ وَصْفِ الصَّوْمِ بِهَا ثُمَّ اِنَّ الشَّارِعَ نَهَى الصَّائِمَ وَ النَّهْيُ تَرْكٌ وَ نَعْتٌ سَلْبِيٌّ فَقَالَ لَا يَرْفُثْ (۱) وَ لَا يَسْخَبْ (۲) فَمَا اَمَرَهٗ بِعَمَلٍ بَلْ نَهَاهُ اَنْ يَّتَّصِفَ بِعَمَلٍ مَّا وَالصَّوْمُ تَرْكٌ فَصَحَّتِ الْمُنَاسَبَةُ بَيْنَ الصَّوْمِ وَ بَيْنَ مَا نَهٰى عَنْهُ الصَّائِمَ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يَّقُوْلَ لِمَنْ سَابَّهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ اِنِّيْ صَائِمٌ اَيْ تَارِكٌ لِّهٰذَا الْعَمَلِ الَّذِيْ عَمِلْتَهٗ اَنْتَ اَيُّهَا الْمُقَاتِلُ وَ السَّابُّ فِيْ جَانِبِيْ فَنَزَّهَ نَفْسَهٗ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ عَنْ هٰذَا الْعَمَلِ فَهُوَ مُخْبِرٌ اَنَّهٗ تَارِكٌ اَيْ لَيْسَ عِنْدَهٗ صِفَةُ سَبٍّ وَ لَا قِتَالٍ لِمَنْ سَابَّهٗ وَ قَاتَلَهٗ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ يُقْسِمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ

---

(۱) قَوْلُهٗ لَا يَرْفُثْ - رَفَثٌ مُحَرَّكَة جِمَاعٌ وَ فُحْش گُفْتَن و سخن زنان در جماع الْفِعْلُ مِنْ سَمِعَ ۱۲ ـ (۲) سَخَبٌ محركة بانگ و فرياد ۱۲ ـ

وَهُوَ تَغَيُّرُ رَائِحَةِ فَمِ الصَّائِمِ الَّتِیْ لَا تُوْجَدُ اِلَّا مَعَ التَّنَفُّسِ وَ قَدْ تَنَفَّسَ بِهٰذَا الْكَلَامِ الطَّيِّبِ الَّذِیْ اُمِرَ بِهٖ وَهُوَ قَوْلُهٗ اِنِّیْ صَائِمٌ فَهٰذِهِ الْكَلِمَةُ وَ كُلُّ نَفَسِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ فَجَاءَ بِالْاِسْمِ الْجَامِعِ الْمَنْعُوْتِ بِالْاَسْمَاءِ كُلِّهَا فَجَاءَ بِاسْمٍ لَا مِثْلَ لَهٗ اِذْ لَمْ يَتَّسِمْ اَحَدٌ بِهٰذَا الْاِسْمِ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فَنَاسَبَ كَوْنُ الصَّوْمِ لَا مِثْلَ لَهٗ وَ قَوْلُهٗ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ فَاِنَّ رِيْحَ الْمِسْكِ اَمْرٌ وُجُوْدِیٌّ يُدْرِكُهُ الشَّامُّ وَ يَلْتَذُّ بِهٖ السَّلِيْمُ الْمِزَاجُ الْمُعْتَدِلُ فَجَعَلَ الْخُلُوْفَ عِنْدَ اللّٰهِ اَطْيَبَ مِنْهُ لِاَنَّ نِسْبَةَ اِدْرَاكِ الرَّوَائِحِ اِلَى اللّٰهِ لَا تُشْبِهُ اِدْرَاكَ الرَّوَائِحِ بِالْمَشَامِّ فَهُوَ خُلُوْفٌ عِنْدَنَا وَ عِنْدَهٗ تَعَالٰى هٰذَا الْخُلُوْفُ فَوْقَ طِيْبِ الْمِسْكِ فِی الرَّائِحَةِ فَاِنَّهٗ رَوْحٌ مَوْصُوْفٌ لَا مِثْلَ لِمَا وُصِفَ بِهٖ فَلَا تُشْبِهُ الرَّائِحَةُ الرَّائِحَةَ فَاِنَّ رَائِحَةَ الصَّائِمِ عَنْ تَنَفُّسٍ وَ رَائِحَةُ الْمِسْكِ لَا عَنْ تَنَفُّسٍ مِّنَ الْمِسْكِ وَ لَنَا وَاقِعَةٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا كُنْتُ عِنْدَ مُوْسَى بْنِ مُحَمَّدٍ القباب بِالْمِنارة بحرمِ مَكَّةَ بِبَابِ الحزورةِ وَكَانَ يُؤَذِّنُ بِهَا وَ كَانَ لَهٗ طَعَامٌ يَتَاَذّٰی بِرَائِحَتِهٖ كُلُّ مَنْ شَمَّهٗ وَ سَمِعْتُ فِی الْخَبَرِ النَّبَوِیِّ اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰی مِمَّا يَتَاَذّٰی مِنْهُ بَنُوْ اٰدَمَ وَ نَهٰی اَنْ تُقَرَّبَ الْمَسَاجِدُ بِرَائِحَةِ الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَ الْكُرَّاثِ فَبِتُّ وَ اَنَا عَازِمٌ اَنْ اَقُوْلَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ اَنْ يُّزِيْلَ ذٰلِكَ الطَّعَامَ مِنَ الْمَسْجِدِ لِاَجْلِ الْمَلَائِكَةِ فَرَاَيْتُ الْحَقَّ تَعَالٰی فِی النَّوْمِ فَقَالَ لِیْ عَزَّ وَجَلَّ لَا تَقُلْ لَهٗ عَنِ الطَّعَامِ فَاِنَّ رَائِحَتَهٗ عِنْدَنَا مَاهِیَ مِثْلُ مَا هِیَ عِنْدَكُمْ فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ عَلٰی عَادَتِهٖ اِلَيْنَا فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا جَرٰی فَبَكٰی وَ سَجَدَ لِلّٰهِ شُكْرًا ثُمَّ قَالَ لِیْ يَا سَيِّدِیْ وَ مَعَ هٰذَا فَالْاَدَبُ مَعَ الشَّرْعِ اَوْلٰی فَاَزَالَهٗ مِنَ الْمَسْجِدِ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَ لَمَّا كَانَتِ الرَّوَائِحُ الْكَرِيْهَةُ الْخَبِيْثَةُ تَنْفِرُ (۱) عَنْهَا الْاَمْزِجَةُ الطَّبِيْعِيَّةُ السَّلِيْمَةُ مِنْ اِنْسَانٍ

---

(۱) قَوْلُهٗ تَنْفِرُ عَنْهَا - نَفَرَ نُفُوْرًا (ف ض) مَعْنَاهُ تَرْسِيْدَ وَ رَمِيْدَ وَ دُوْر گَرْدِيْدَ ۱۲-

وَ مَلَكٍ لِمَا يُحِسُّوْنَهٗ مِنَ التَّاَذِّی لِعَدَمِ الْمُنَاسَبَةِ فَاِنَّ وَجْهَ الْحَقِّ فِی الرَّوَائِحِ الْخَبِیْثَةِ لَا یُدْرِکُہٗ اِلَّا اللّٰہُ خَاصَّةً وَ مَنْ فِیْہِ مِزَاجُ الْقَبُوْلِ لَہٗ مِنَ الْحَیَوَانِ اَوِ الْاِنْسَانِ الَّذِیْ لَہٗ مِزَاجُ ذٰلِکَ الْحَیَوَانِ لَا مَلَکٌ وَ لِهٰذَا قَالَ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنَّ الصَّائِمَ اَیْضًا مِنْ کَوْنِہٖ اِنْسَانًا سَلِیْمُ الْمِزَاجِ یَکْرَہُ خُلُوْفَ الصَّوْمِ مِنْ نَفْسِہٖ وَ مِنْ غَیْرِہٖ وَ هَلْ یَتَحَقَّقُ اَحَدٌ مِنَ الْمَخْلُوْقِیْنَ السَّالِمِیْنَ الْمِزَاجِ بِرَبِّہٖ وَقْتًا مَّا اَوْ فِیْ مَشْهَدٍ مَّا فَیُدْرِکُ الرَّوَائِحَ الْخَبِیْثَةَ طِیْبَةً عَلَی الْاِطْلَاقِ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا وَ قَوْلِیْ عَلَی الْاِطْلَاقِ مِنْ اَجْلِ اَنَّ بَعْضَ الْاَمْزِجَةِ یَتَاَذّٰی بِرِیْحِ الْمِسْکِ وَ الْوَرْدِ وَ لَا سِیَّمَا الْمَحْرُوْرُ (۱) الْمِزَاجِ وَ مَا یَتَاَذّٰی مِنْہُ فَلَیْسَ بِطِیْبٍ عِنْدَ صَاحِبِ ذٰلِکَ الْمِزَاجِ فَلِهٰذَا قُلْنَا عَلَی الْاِطْلَاقِ اِذِ الْغَالِبُ عَلَی الْاَمْزِجَةِ طِیْبُ الْمِسْکِ وَ الْوَرْدِ وَ اَمْثَالِہٖ وَ الْمُتَاَذِّیْ مِنْ هٰذِہِ الرَّوَائِحِ الطَّیِّبَةِ مِزَاجٌ غَرِیْبٌ اَیْ غَیْرُ مُعْتَادٍ (۲) وَ لَا اَدْرِیْ هَلْ اَعْطَی اللّٰہُ اَحَدًا اِدْرَاکَ تَسَاوِی الرَّوَائِحِ بِحَیْثُ اَنْ لَّا یَکُوْنَ عِنْدَہٗ خُبْثُ رَائِحَةٍ اَمْ لَا هٰذَا مَا ذُقْنَاہُ مِنْ اَنْفُسِنَا وَ لَا نُقِلَ اِلَیْنَا اَنَّ اَحَدًا اَدْرَکَ ذٰلِکَ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنِ الْکُمَّلِ مِنَ النَّاسِ وَ عَنِ الْمَلٰٓئِکَةِ التَّاَذِّیْ بِهٰذِہِ الرَّوَائِحِ الْخَبِیْثَةِ وَ مَا انْفَرَدَ بِاِدْرَاکِ ذٰلِکَ طِیْبًا اِلَّا الْحَقُّ هٰذَا هُوَ الْمَنْقُوْلُ وَلَا اَدْرِیْ اَیْضًا شَاْنَ الْحَیَوَانِ مِنْ غَیْرِ الْاِنْسَانِ فِیْ ذٰلِکَ مَا هُوَ لِاَنِّیْ مَا اَقَامَنِیْ الْحَقُّ فِیْ صُوْرَةِ حَیَوَانٍ غَیْرِ اِنْسَانٍ کَمَا اَقَامَنِیْ فِیْ اَوْقَاتٍ فِیْ صُوَرِ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ ثُمَّ اِنَّ الشَّرْعَ قَدْ نَعَتَ الصَّوْمَ مِنْ طَرِیْقِ الْمَعْنٰی بِالْکَمَالِ الَّذِیْ لَا کَمَالَ فَوْقَہٗ حِیْنَ اَفْرَدَ لَہُ الْحَقُّ بَابًا خَاصًّا وَ سَمَّاہُ بِاسْمٍ خَاصٍّ

---

(۱) مَحْرُوْر - مرد گرم شده از خشم و مثل آن و مَحْرُوْرِیٌّ مِثْلُہٗ ۱۲۔

(۲) مُعْتَاد - معناه اماده کرده شده فَغَیْرُ مُعْتَادٍ مَعْنَاہُ غیر اماده کرده شده ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

يَطْلُبُ الْكَمَالَ يُقَالُ لَهٗ بَابُ الرَّيَانِ مِنْهُ يَدْخُلُ الصَّائِمُوْنَ وَ الرِّيُّ دَرَجَةُ الْكَمَالِ فِى الشُّرْبِ فَاِنَّهٗ لَا يَقْبَلُ بَعْدَ الرِّيِّ الشَّارِبُ شُرْبًا اَصْلًا وَ مَهْمَا قَبِلَ فَمَا ارْتَوٰى اَرْضًا كَانَ اَوْ غَيْرَ اَرْضٍ مِنْ اَرَضِيْنَ الْحَيَوَانَاتِ خَرَّجَ مُسْلِم مِنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّائِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَا يَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ وَ لَمْ يَقُلْ ذٰلِكَ فِى شَيْئٍ مِنْ مَّنْهِيِّ الْعِبَادَاتِ وَلَا مَامُوْرِهَا اِلَّا فِى الصَّوْمِ فَبَيَّنَ بِالرَّيَّانِ اَنَّهُمْ حَازُوْا صِفَةَ كَمَالٍ فِى الْعَمَلِ اِذْ قَدِ اتَّصَفُوْا بِمَا لَا مِثْلَ لَهٗ كَمَا تَقَدَّمَ وَ مَا لَا يُمَاثَلُ هُوَ الْكَامِلُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ وَالصَّائِمُوْنَ مِنَ الْعَارِفِيْنَ هُنَا دَخَلُوْهُ وَ هُنَاكَ يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ عَلٰى عِلْمٍ مِّنَ الْخَلَائِقِ اَجْمَعِيْنَ- اِنْتَهٰى عِبَارَتُهُ الشَّرِيْفَةُ ۱۲ منہ۔ فتوحات المکیۃ ج ۱۔ ص ۶۰۲-۶۰۳۔

## اَوَّلُ خُطْبَةِ عِيْدِ الْفِطْرِ وَ اِعْتِبَارُ الْفِطْرِ

## اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يُّفْتَتَحَ الْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِى الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) وَ فِى النتف التَّوَارُثُ فِى الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَايَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲۔ عَيْنِى شَرْحُ بداية ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنَزِّلِ الْحِكَمِ عَلٰى قُلُوْبِ الْكَلِمِ بِاَحَدِيَّةِ الطَّرِيْقِ الْاَمَمِ مِنَ الْمَقَامِ الْاَقْدَمِ وَاِنِ اخْتَلَفَتِ الْمِلَلُ وَ النِّحَلُ لِاخْتِلَافِ الْاُمَمِ وَ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَآئِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ بِالْقِيْلِ الْاَقْوَمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ (١) السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلاً اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ط يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (١ فاطر ٣٥))

اَوَ لَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقاً فَفَتَقْنٰهُمَا ط (وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ط اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (٣٠ الانبياء -٢١))

وَالْفِطْرُ اَلْفَتْقُ وَ مِنْهُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

١۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اللّٰهُ اَسْمَاعَ الْمُكَوَّنَاتِ فِيْ حَالِ اِيْجَادِهَا وَهِيَ حَالَةُ تَعَلُّقِ الْقُدْرَةِ بَيْنَ الْعَدَمِ وَ الْوُجُوْدِ بِقَوْلِهٖ كُنْ فَتَكَوَّنُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عِنْدَ هٰذَا الْخِطَابِ اِمْتِثَالاً لِاَمْرِ اللّٰهِ وَتِلْكَ كَلِمَةُ الْحَضْرَةِ۔

٢۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ اَسْمَاعَهُمْ بِهٖ وَ هُمْ فِي الْوُجُوْدِ الْاَوَّلِ قَوْلُهٗ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَقَالُوْا بَلٰى فَهٰذَا خُصُوْصٌ بِالْبَشَرِ وَ التَّكْوِيْنُ عُمُوْمٌ۔

٣۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ اَلْسِنَتَهُمْ بِقَوْلِهِمْ بَلٰى۔

۴۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ مِعَى الصَّآئِمِيْنَ مَا اَكَلُوْهُ يَوْمَ عِيْدِ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمُصَلّٰى۔

۵۔ وَ اَوَّلُ مَا فَتَقَ بِهٖ مِعٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ اَكْلُهُمْ زِيَادَةَ كَبِدِ النُّوْنِ۔ (فُتُوْحَاتِ مَكِّيَّه جلد اول صفحه ۵٦٨)

---

(١) اَلْاِفْطَارُ روزه کشادن وَ الْفِطْرُ اِسْمٌ مِّنْهُ بِالْكَسْرِ وَالتَّفْطِيْرُ روزه کشایانیدن وَالْفَطْرُ بِالْفَتْحِ آفریدن و آغاز کردن و شگافتن وَ مِنْهُ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - اَلْاٰيَةُ۔

## زَکوٰۃُ الْفِطْرِ وَ وَقْتُ اِخْرَاجِ الزَّکوٰۃِ

اَمَّا بعد فیاَیُّھا الْمؤمِنُون الْمُحِبُّوْنَ اِعلَموْا وَ عُوا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ زَکوٰۃَ الْفِطْرِ عَلٰی کُلِّ اِنْسَانٍ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی غَنِیٍّ اَوْ فَقِیْرٍ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِیْبٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ (جو برہنہ یعنی بے پوست) (۱)

۳۔ وَ رَوٰی اَبُوْ دَاؤُدَ بِسَنَدِہٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا وَکَانَ وَالِیاً عَلَی الْبَصْرَۃِ) فِیْ اٰخِرِ رَمَضَانَ عَلٰی مِنْبَرِ الْبَصْرَۃِ فَقَالَ اَخْرِجُوا صَدَقَۃَ صَوْمِکُمْ فَکَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَعْلَمُوْا (ای لم یفھموا) فَقَالَ مَنْ ھٰھُنَا مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ قُوْمُوْا اِلٰی اِخْوَانِکُمْ فَعَلِّمُوْھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الصَّدَقَۃَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِیْرٍ اَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ (۱) عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْکٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی صَغِیْرٍ اَوْ کَبِیْرٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِیٌّ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ) رَاٰی رُخْصَ السِّعْرِ قَالَ قَدْ اَوْسَعَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَلَوْ جَعَلْتُمُوْہُ صَاعًا مِّنْ کُلِّ شَیْءٍ کَذَا عَلٰی صَفْحَۃِ ۲۲۹ کتاب الزکوۃ سنن ابی داؤد۔

۴۔ وَ قَدْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ بِزَکوٰۃِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰی

---

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ کَانَ النَّاسُ یُخْرِجُوْنَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِیْبٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَلَمَّا کَانَ عُمَرُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) وَ کَثُرَتِ الْحِنْطَۃُ جَعَلَ عُمَرُ نِصْفَ صَاعٍ حِنْطَۃٍ مَکَانَ صَاعٍ مِنْ تِلْکَ الْاَشْیَاءِ ۱۲۔ صفحہ ۲۲۷ ابو داؤد کتاب الزکوۃ ۱۲۔

(۲) قولہ قَمْحٍ بِالْفَتْحِ گندم قُمْحَۃٌ بالضم زعفران و سپیچہ کہ بر شراب افتد و ورس و مقدار یک دھان از پسْت بالکسر آرد و غلہ بریان کہ بھندی ستو گویند ۱۲۔

قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰی (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) اَلْمُسَارَعَۃُ فِی اِیْصَالِ الرَّاحَاتِ اِلَی الْمُفْتَقِرِیْنَ اِلَیْہَا وَ حِیْنَئِذٍ یَخْرُجُ اِلَی الْمُصَلّٰی وَ ھُوَ قَوْلُہٗ قَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوَاکُمْ (۱) صَدَقَۃً ط

وَالْمُصَلِّیْ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَ ھُوَ خَارِجٌ اِلَی الْمُصَلّٰی فَذٰلِکَ خَیْرٌ لَہٗ وَ اَطْھَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

۵۔ وَ قَالَ الرَّاوِیُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ (وَ اٰلِہٖ) وَ سَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اَلْمُتَعَدِّیْ فِی الصَّدَقَۃِ کَمَانِعِھَا خَرَّجَہٗ اَبُوْ دَاؤُدَ (اَلْاِعْتِبَارُ فِی ذٰلِکَ) لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ وَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ (۲) فَاِذَا کَلَّفْتَھَا فَوْقَ طَاقَتِھَا اَعْلَلْتَھَا فَاَدّٰی ذٰلِکَ اِلٰی تَعْطِیْلِ خَیْرٍ کَثِیْرٍ فَکُنْتَ بِمَنْزِلَۃِ الْمَانِعِ مِنَ الْخَیْرِ فِیْ عَیْنِ مَا تُرِیْدُہٗ مِنَ الْخَیْرِ وَ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ النَّفْسَ اِنَّمَا ھِیَ بِھٰذِہِ الْجَوَارِحِ فَاِذَا تَعَطَّلَتِ الْاٰلَاتُ وَ ضَعُفَتْ (۳) عَنِ الْعَمَلِ

---

(۱) اِسْتِفَادَۃٌ مِّنْ اٰیَۃٍ قُرْاٰنِیَّۃٍ وَھِیَ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰیکُمْ صَدَقَۃً ط ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَ اَطْھَرُ ط فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ آیۃ ۱۲ المجادلۃ- ۵۸۔

(۲) اِنَّ لِعَیْنِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَّ لِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حقًا وَّ لِزُوْرِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَ لِاَھْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّہٗ۔ اَلْحَدِیْثُ فُتُوْحَاتِ مَکِیَّہ صفحہ ۵۴۹ ج ۲ (اَلْبَابُ الثَّامِنُ وَالْاَرْبَعُوْنَ وَ مِائَتَانِ فِی الذَّوْقِ)

(۳) ضَعُفَ - (ک ن) ضَعُفَ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ وَ الضَّمِ وَ ضَعَافَۃً وَ ضُعَافِیَۃً بِالضَّمِّ وَ تَخْفِیْفِ الْیَاءِ سُسْتْ گردید۔ یا- ضَعُفَ بِالْفَتْحِ سُسْتِی و سبکیٔ عقل وَ بِالضَّمِّ ناتوانیٔ بدن (ف) ضَعَفَھُمْ ضَعْفًا بِالْفَتْحِ زیادہ گردانید آنھارا پس جِھَت او و یارانِ وَیٔ دو چند گردید بر ایشان ۱۲ مِنْہُ نَصَرَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ نَصَرَہٗ۔

بِحَمْلِهَا الْاَوَّلَ عَلَى الشَّدَائِدِ مِنَ الْعَمَلِ كُنْتَ كَالْمَانِعِ عَنِ الْعَمَلِ وَ لَنَا فِیْ هٰذَا الْمَعْنٰی ۔

مَا يَفْعَلُ الصَّنَعُ (۱) النَّحْرِيْرُ (۲) فِیْ شُغُلٍ

اَلْاٰتُهٗ اَذِنَتْ فِيْهِ بِاِفْسَادٍ

وَالزِّيَادَةُ فِی الْحَدِّ نَقْصٌ مِّنَ الْمَحْدُوْدِ

## اِنَّمَا يَوْمُ الْفِطْرِ يَوْمُ الْجَوَائِزِ :

٦۔ وَخَرَّجَ الْبَيْهَقِیُّ بِسَنَدِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِیْ كُبْكُبَةٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّوْنَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِیْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلَائِكَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَاءُهٗ اَنْ يُوَفّٰى اَجْرُهٗ قَالَ مَلَائِكَتِیْ عَبِيْدِیْ وَ اِمَائِیْ قَضَوْا فَرِيْضَتِیْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَ عِزَّتِیْ وَ جَلَالِیْ وَ كَرَمِیْ وَ عُلُوِّیْ وَ ارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَاُجِيْبَنَّهُمْ فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَ بَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ۔

---

(۱) اَلصَّنَعُ - صِنْعٌ صَنَعٌ صَنَعُ الْيَدَيْنِ - ماہر در پیشہ باریک کار۔ چرب دست در پیشہ و کارخود۔ ۱۲۔

(۲) اَلنِّحْرِيْرُ - بِالْكَسْرِ كَقِنْدِيْلٍ وَ نِحْرٌ بِالْكَسْرِ زِيْرَكْ وَ مَاہِرْ - دانا - آزمودہ کار - مُتْقِن - تیز خاطر - بصیر در امور - بصیر در ہر امر ۱۲ ۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

٧- وَ رَوَى النَّوَاوِيُّ فَقَالَ وَ اَمَّا حَدِيْثُ يَوْمِ الْفِطْرِ يَوْمِ الْجَوَائِزِ فَهُوَ مَا رُوِيَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَ قَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَفْوَاهِ الطُّرُقِ وَ نَادَتْ يَامَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اُغْدُوْا اِلٰى رَبٍّ رَّحِيْمٍ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ وَ يُثِيْبُ عَلَيْهِ الْجَزِيْلَ اَمَرَكُمْ فَصُمْتُمْ وَ اَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبَلُوْا جَوَائِزَكُمْ فَاِذَا صَلَّوا الْعِيْدَ نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ ارْجِعُوْا اِلٰى مَنَازِلِكُمْ رَاشِدِيْنَ فَقَدْ غَفَرْتُ ذُنُوْبَكُمْ كُلَّهَا وَ يُسَمّٰى ذٰلِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْجَوَائِزِ
صفحہ ۱۴- النّواوی

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

## اَلْخُطْبَةُ الْاُوْلٰى لِعِيْدِ الْاَضْحٰى فِي الْعِظَةِ وَالْاِعْتِبَارِ وَ فِيْ اَحْكَامِ الْاُضْحِيَّةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۹ بار

(يُسْتَحَبُّ اَنْ يَفْتَتِحَ الْخُطْبَةَ الْاُوْلٰى بِتِسْعِ (۹) تَكْبِيْرَاتٍ وَ فِي الثَّانِيَةِ سَبْعٍ (۷) و فی النتف التَّوَارُثُ فِي الْخُطْبَةِ اِفْتِتَاحُهَا بِالتَّكْبِيْرِ وَ يُكَبِّرُ مِنْ حِيْنِ اَنْ يَّنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ (۱۴) وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَايَجْلِسُ عِنْدَنَا ۱۲- عینی شرح بدایة ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَيْسَ لِاَوَّلِيَّتِهٖ اِفْتِتَاحٌ كَمَا لِسَائِرِ الْاَوَّلِيَّاتِ الَّذِيْ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى وَالصِّفَاتُ الْعُلَى الْاَزَلِيَّاتُ الْكَائِنُ وَ لَا عَقْلٌ وَّ لَا نَفْسٌ وَلَا بَسَائِطُ وَلَا مُرَكَّبَاتٌ وَّلَا اَرْضٌ وَّلَا سَمٰوٰتٌ-

اَلْعَالِمُ فِي الْعَمَاءِ بِجَمِيْعِ الْمَعْلُوْمَاتِ- اَلْقَادِرُ الَّذِيْ لَا يَعْجِزُ عَنِ الْجَائِزَاتِ- اَلْمُرِيْدُ الَّذِيْ لَا يُقَصِّرُ فَتُعْجِزُهُ الْمُعْجِزَاتُ- اَلْمُتَكَلِّمُ وَ لَا حُرُوْفٌ وَلَا اَصْوَاتٌ- اَلسَّمِيْعُ الَّذِيْ يَسْمَعُ كَلَامَهٗ وَ لَا كَلَامٌ مَسْمُوْعٌ اِلَّا بِالْحُرُوْفِ وَالْاَصْوَاتِ وَالْاٰلَاتِ

وَالنَّغَمَاتِ۔ اَلْبَصِيْرُ الَّذِى رَاى ذَاتَهٗ وَلَا مَرْئِيَاتٌ مَّطْبُوْعَةُ الذَّوَاتِ۔ اَلْحَىُّ الَّذِى وَجَبَتْ لَهٗ صِفَاتُ الدَّوَامِ الْاَحَدِىِّ وَالْمَقَامِ الصَّمَدِىِّ فَتَعَالٰى بِهٰذِهٖ السِّمَاتِ الَّذِى جَعَلَ الْاِنْسَانَ الْكَامِلَ اَشْرَفَ الْمَوْجُوْدَاتِ وَ اَتَمَّ الْكَلِمَاتِ الْمُحْدَثَاتِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْبَرِيَّاتِ وَ سَيِّدِ الْجِسْمَانِيَاتِ وَ الرُّوْحَانِيَّاتِ وَ صَاحِبِ الْوَسِيْلَةِ فِى الْجَنَّاتِ الْفِرْدَوْسِيَّاتِ وَالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ فِى الْيَوْمِ الْعَظِيْمِ الْبَلِيَّاتِ الْاَلِيْمِ الرَّزِيَّاتِ۔ (۴۴۴) الفتوحات المكية ج ۳

اَمَّا بَعْدُ

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِىْ كَلَامِهِ الْمَجِيْدِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (۱۲۸) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (۱۲۹ توبة - ۹) وَقَالَ: اَلنَّبِىُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ط وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِىْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتَابِ مَسْطُوْرًا (۶ الاحزاب) وَ قَالَ تَعَالٰى مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ط وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّآ اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ (۳ الاحقاف ۴۶) فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (۵۶ الاحزاب ۳۳) وَ قَالَ تَعَالٰى : وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِىْ شَيْئًا وَّ طَهِّرْ بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (۲۶)

وَاَذِّنْ فِى النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ (۲۷) لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِىْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمَاتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (۲۸ الحج ۲۲)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

فَيَآ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْعَابِدُوْنَ الْمُطِيْعُوْنَ التَّابِعُوْنَ الْعَامِلُوْنَ بِاَوَامِرِ اللّٰهِ وَ اَوَامِرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

١ ـ فَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اِلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ قَالُوْا وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ وَ لَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَ مَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ خَرَّجَهُ الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ بِسَنَدِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا صفحہ ٦١٠ اشعّة اللمعات المجلّد الاوّل۔

٢ ـ وَ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ فِيْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَ قِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ خَرَّجَهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ فِيْ سُنَنِهِمَا ٦١٢ اَشعّة اللّمعات ج ١ باب الْاُضْحِيَّة كتاب الصّلوة۔

٣ ـ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَا كُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلٰثٍ لِكَيْ تَسَعَكُمْ جَآءَ اللّٰهُ بِالسَّعَةِ فَكُلُوْا وَادَّخِرُوْا وَ اْتَجِرُوْا اَلَا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ وَّ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَرَّجَهُ اَبُوْ دَاوٗدَ كتاب الضَّحَايَا ٣٨٩۔

۴ـ وَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ (رَضِیَ اللهُ عَنْهُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ بِیَوْمِ الْاَضْحٰی عِیْدًا جَعَلَهُ اللهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ اَرَاَیْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِیْحَةً (۱) اُنْثٰی اَفَاُضَحِّی بِهَا قَالَ لَا وَ لٰکِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِکَ وَ اَظْفَارِکَ وَ تَقُصُّ شَارِبَکَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَکَ فَتِلْکَ تَمَامُ اُضْحِیَتِکَ عِنْدَ اللهِ خَرَّجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ صفحه ۳۸۵

جمعها اضاحی بتشدید الیاء و تخفیفها ۱۲

---

(۱) قَوْلُهُ مَنِیْحَةً - مَنِیْحَة بمعنی سُتُوْرْ و ستور بضمتین است و استعمال این لفظ بر گاو و اشتر و اسپ آید۔ وَ مَنِیْحَةٌ کَسَفِیْنَةٌ سُتُوْرْ که پشم و شیر و بچه اش انعام کنند۔ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ وَ لِلْعَرَبِ اَرْبَعَةُ اَسْمَآءَ تَضَعُهَا مَوَاضِعَ الْعَارِیَةِ مَنِیْحَةٌ وَ عَرِیَّةٌ وَ اِفْقَارٌ وَ اِخْبَالٌ - اِسْتِمْنَاح عطا طلب کردن - کذا فی منتهی الارب و صراح بَابِ الْحَاءِ فَصْلِ الْمِیْمِ ۱۲ـ

وَ عَرِیَّةٌ کغَنِیَّةٌ خُرْمَا بُنْ بے بار و خُرْمَابُنْ که بارِ آن خورده باشند و درخت که میوهٔ آن را بمحتاجی دهند عَرَایَا جَمْعٌ وَ فِی الْحَدِیْثِ اِنَّهُ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا بَعْدَ نَهْیِهِ عَنِ الْمُزَابَنَةِ و آنچه جدا دارند از مُسَاوَمَتْ وقتِ فروختنِ خُرْمَا بُنْ و مکیل و بَادِ سَرْدْ وَ یُقَالُ اِنَّ عَشِیَّتَنَا هٰذِهِ الْعَرِیَّةُ وَ اِفْقَارْ دَرْوِیْش سَاخْتَنْ و عاریت دادن و مباح کردنِ پُشْتِ سُتُوْرْ را جِهَتِ برنشستن و بار کشی۔ فُقْرٰی کَصُغْرٰی اسم است ازان - و اِخْبَال اَخْبَلَهُ بعاریت داد شتر ماده را بَحَسَبِ طَلَبِ وَیْ یا بعاریت داد شیر آن تا بخورد و مُنْتَفِعْ شود به پشم وی یا اسپ بعاریت داد تا جهاد کند به سواری آن و نیز اخبال شتران را دو بخش کردن که نصف آن بر سال بچه آرند چنانچه زمین را دو قسم سازند برای زراعت که نصف یک سال مزروع گردد و نصف بسالِ دیگر ـ منتهی الارب۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ وَ رَسُوْلِهٖ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

۵۔ وَ قَالَ حَنَشٌ رَاَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ۳۸۵۔

٦۔ وَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ اَرْضَاهَا عَنَّا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَّ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّ يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ فَضَحّٰى بِهٖ (اَيْ اَرَادَ التَّضْحِيَةَ) فَقَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّيْ (اَيْ هَاتِيْ) الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيْهَا (یعنی تیز کن کارد را بسنگ) بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ فَاَخَذَهَا وَ اَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهٗ فَذَبَحَهٗ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ صفحہ ۳۸٦

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

۷۔ وَ عَنْ اَنَسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ سَبْعَ بَدَنَاتٍ (۱) بِيَدِهٖ قِيَامًا (حَالٌ مِّنَ الْمَفْعُوْلِ) وَ ضَحّٰى بِالْمَدِيْنَةِ بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ خَرَّجَهٗ اَبُوْدَاؤُدَ ۳۸٦

---

(۱) قَوْلُهٗ بَدَنَاتٍ - بَدَنَةٌ شتر و گاوِ قربانی کہ بمکّہ فرستند مُذَکّر و مُؤنّث درآن یکسان است بُدُنٌ جمع ۱۲۔ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهٗ۔

۸۔ وَ عَنْہُ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَحّٰی بِکَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ یَذْبَحُ وَیُکَبِّرُ وَیُسَمِّیْ وَیَضَعُ رِجْلَہٗ عَلٰی صَفْحَتِہِمَا (اَیْ جَانِبِ وَجْہِہِمَا) خَرَّجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ صفحہ ۳۸۶

۹۔ وَ قَالَ سَیِّدُنَا جَابِرٌ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ذَبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ الذَّبْحِ کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّہَہُمَا (اَیْ نَحْوَ الْقِبْلَۃِ) قَالَ اِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاہِیْمَ حَنِیْفًا (اَیْ مَائِلًا عَنْ جَمِیْعِ الْاَدْیَانِ اِلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ) وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَ بِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰہُمَّ مِنْکَ (اَیْ ہٰذِہِ الْاُضْحِیَّۃُ وَاصِلَۃٌ اِلَیَّ مِنْکَ) وَ لَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ۔ خَرَّجَ اَبُوْدَاوٗدَ ۳۸۶۔

۱۰۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّۃً اِلَّا اَنْ یَّعْسُرَ عَلَیْکُمْ (اَیِ الْمُسِنَّۃُ وَ لَمْ تَجِدُوْھَا) فَتَذْبَحُوْا جَذَعَۃً مِّنَ الضَّانِ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ صفحہ ۳۸۶

۱۱۔ وَ رَوَی الثَّوْرِیُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کلیب عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَالُ لَہٗ مُجَاشِعٌ مِّنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ (یعنی عزیز شد و گران قیمت شد) فَاَمَرَ مُنَادِیًا فَنَادٰی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّ الْجَزَعَ یُوَفّٰی مِمَّا یُوَفّٰی مِنْہُ الثَّنِیُّ خَرَّجَہٗ اَبُوْ دَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ ۳۸۷۔

# وَصْلٌ

جزعٌ محرکة : آنچہ پیش از ثَنِی باشد یعنی گوسپند و گاؤ بسال دوم درآمده باشده و اسپ بسال سوم۔ جِذعان و جذاع جمع۔ و ثَنِی آنچہ دندان پیش افگنده باشد ثَنِیٌّ فَعِیلٌ وَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ فِی الظِّلْفِ وَ الْحَافِرِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ فِی الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ ثُنْیَانٌ وَ ثُنْیَا جَمْعٌ ثَنِیَّةٌ مُؤَنَّثٌ ثَنِیَّاتٌ جَمْعٌ۔ ثَنِیَّةٌ - دو دندان پیش ثَنَایَا جمع - صراح و منتهی الارب

ثَنِیٌّ بفتحِ اول و کسرِ نون و تشدیدِ تحتانی بمعنٰی گاو و گوسپند و اسپ کہ در سال سوم باشد و اشتر شش سالہ از شروح نصاب۔ و در منتخب و کنز- گوسپند کہ پا در سال سوم نہاده باشد و شتر پنج سالہ کہ پا در ششم نہاده باشد- غیاث اللغات باب ثای مثلثہ صفحہ ۱۸۴۔

قَالَ الشَّیْخُ اَبُوالْحَسَنِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدُوْرِیُّ الْبَغْدَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَةَ ۴۲۸۔ فِی کِتَابِ الْاُضْحِیَّةِ (یَجْزِیْ مِنْ ذٰلِکَ کُلِّهِ الثَّنِیُّ فَصَاعِداً اِلَّا الضَّأْنُ فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْهُ یُجْزِیْ) قَالَ صَاحِبُ الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ الْاِمَامُ اَبُوبَکْرٍ عَلِیٌّ بِالْمَعْرُوْفِ بِالْحَدَّادِیِّ الْعَبَادِیُّ الْمُتَوَفّٰی سَنَةَ ۸۰۰ فِیْ شَرْحِ قَوْلِهٖ "فَاِنَّ الْجَذَعَ مِنْهُ یُجْزِیْ" یَعْنِیْ اِذَا کَانَ عَظِیْماً بِحَیْثُ اِذَا خَلَطَ بِالثَّنَایَا یَشْتَبِهُ عَلَی النَّاظِرِ مِنْ بَعِیْدٍ فَالْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ مَا تَمَّ لَهٗ سِتَّةُ اَشْهُرٍ وَ قِیْلَ سَبْعَةٌ وَ قَالَ فِی "الثَّنِیِّ" وَالثَّنِیُّ مِنْهَا وَ مِنَ الْمَعْزِ مَا لَهٗ سَنَةٌ وَ طَعَنَ فِی الثَّانِیَةِ وَ مِنَ الْبَقَرِ مَا لَهٗ سَنَتَانِ وَ طَعَنَ فِی الثَّالِثَةِ وَ مِنَ الْاِبِلِ مَالَهٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَ طَعَنَ فِی السَّادِسَةِ وَ یَدْخُلُ فِی الْبَقَرِ الْجَوَامِیْسُ لِاَنَّهَا مِنْ جِنْسِهَا وَ الذَّکَرُ مِنَ الضَّأْنِ اَفْضَلُ مِنَ الْاُنْثٰی اِذَا اسْتَوَیَا وَالْاُنْثٰی مِنَ الْبَقَرِ اَفْضَلُ مِنَ الذَّکَرِ اِذَا اسْتَوَیَا۔ اَلْجَوْهَرَةُ النَّیِّرَةُ صفحہ ۲۴۵ جلد ۲

وَ قَالَ الْغُنَیْمِیُّ الْمَیْدَانِیُّ السَّیِّدُ عَبْدُ الْغَنِیِّ تِلْمِیْذُ ابْنِ الْعَابِدِیْنَ صَاحِبِ

رَدُّ الْمختار فِی "الثَّنِیّ" وَ هُوَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَ حَوْلَیْنِ مِنَ الْبَقَرِ وَالْجَامُوْسِ وَ حَوْلٍ مِّنَ الضَّأْنِ وَالْمَعْزِ۔ اَلْمَیْدَانِیّ عَلَی الْجَوْهَرَةِ النَّیِّرَةِ صفحہ ۲۳۵ ج ۲۔

وَقَالَ الْعَیْنِیّ : وَاَمَّا الْمَعْزُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَہٗ سَنَةٌ وَّ طَعَنَتْ فِی الثَّانِیَةِ وَ اَمَّا الْبَقَرُ لَایَجُوْزُ اِلَّا مَا تَمَّتْ لَہٗ سَنَتَانِ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ سَوَاءٌ کَانَتْ عَظِیْمَةَ الْجُثَّةِ اَوْلَا وَ الْاِبِلُ فَلَا یَجُوْزُ فِی الْاُضْحِیَّةِ اِلَّا مَا قَدْ تَمَّتْ لَہٗ خَمْسُ سِنِیْنَ وَ طَعَنَتْ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ ذَکَرَهُ الْخِصَافُ عَنْ اَصْحَابِنَا فِی ضَحَایَاهُ۔
واحدہ ضحیۃ ۱۲

قال الشاعر ۔

اَلثَّنَایَا ابْنُ حَوْلٍ وَّ ضِعْفٍ
وَ ابْنُ خَمْسٍ مِّنْ ذَوِیْ ظِلْفٍ وَّ حِقٍّ

صفحہ ۱۸۶ عَیْنِی شَرْحِ هِدَایَة

اِنَّا اَعْطَیْنَاکَ الْکَوْثَرَ۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَ انْحَرْ۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ

۱۲۔ وَ عَنِ الْبَرَاءِ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰی صَلَاتَنَا وَ نَسَکَ نُسُکَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُکَ وَ مَنْ نَسَکَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْکَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَامَ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ نِیَارٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَاللّٰہِ لَقَدْ نَسَکْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَی الصَّلٰوةِ وَ عَرَفْتُ اَنَّ الْیَوْمَ یَوْمُ اَکْلٍ وَّ شُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَکَلْتُ وَ اَطْعَمْتُ اَهْلِیْ وَ جِیْرَانِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ عَنَاقًا (بزغالۂ مادہ) جَذَعَةً وَ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ شَاتَیْ لَحْمٍ فَهَلْ تَجْزِیْ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ وَ لَنْ تَجْزِیْ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَکَ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤدُ صفحہ ۳۸۷

۱۳۔ وَ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ضَحّٰی خَالٌ لِیْ یُقَالُ لَہٗ اَبُوبُرْدَةَ قبل

الصَّلٰوةِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاتُکَ شَاۃُ لَحْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ عِنْدِیْ دَاجِنًا (۱) جَذَعَۃً مِّنَ الْمَعْزِ فَقَالَ اِذْبَحْہَا وَلَا تُصْلِحُ لِغَیْرِکَ خَرَّجَہٗ ابوداؤد ۳۸۷۔

کَذٰلِکَ سَخَّرَھَالَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰیکُمْ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ (۳۷ الحج ۲۲)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَ نَبِیِّہٖ وَ رَسُوْلِہٖ وَ عَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اُمَّتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

۱۴۔ وَ قَالَ شَدَّادُ بْنُ اَوْسٍ خَصْلَتَانِ سَمِعْتُہُمَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَۃَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْیُحِدَّ اَحَدُکُمْ شَفْرَتَہٗ وَلْیُرِحْ ذَبِیْحَتَہٗ خَرَّجَہٗ ابوداؤد فِی سُنَنِہٖ صفحہ ۳۸۹

۱۵۔ وَعَنْ عُبَیْدِ بْنِ فَیْرُوْزَ قَالَ سَاَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ مَالَا یَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیِّ فَقَالَ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَصَابِعِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِہٖ وَ اَنَامِلِیْ اَقْصَرُ مِنْ اَنَامِلِہٖ فَقَالَ (اَیْ اَشَارَ) اَرْبَعٌ لَاتَجُوْزُ فِی الْاَضَاحِیِ الْعَوْرَآءُ بَیِّنٌ عَوَرُھَا۔ وَالْمَرِیْضَۃُ بَیِّنٌ مَرَضُہَا وَالْعَرْجَاءُ بَیِّنٌ ظَلْعُہَا وَالْکَبِیْرَۃُ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّیْ اَکْرَہُ اَنْ یَکُوْنَ فِی السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ مَا کَرِھْتَ فَدَعْہُ وَ لَاتُحَرِّمْہُ عَلٰی اَحَدٍ۔ خَرَّجَہٗ اَبُوْدَاؤدَ صفحہ ۳۸۷

---

(۱) قَوْلُہٗ دَاجِنًا - یُقَالُ شَاۃٌ دَاجِنٌ وَ رَاجِنٌ بِالرَّاءِ اَیْضًا اِذَا اُلِفَتْ وَ اسْتَاْنَسَتْ بِمَکَانٍ وَ کَذٰلِکَ غَیْرُ الشَّاۃِ وَ بِالْھَاءِ اَیْضًا مُدَاجَنَۃٌ مُدَاہَنَۃٌ اَبُوْدُجَانَۃ کُنِّیَتْ مردی از صحابۂ کرام (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ) ۱۲ صراح۔

۱۶۔ قَالَ يَزِيْدُ ذُوْ مِصْرٍ اَتَيْتُ عُتْبَةَ بْنَ عَبْدِ نِ السَّلَمِيَّ فَقُلْتُ يَا اَبَاالْوَلِيْدِ اِنِّیْ خَرَجْتُ اَلْتَمِسُ الضَّحَايَا فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا يُّعْجِبُنِیْ غَيْرَ ثَرْمَاءَ (التی سقطت اسنانها) فَكَرِهْتُهَا فَمَا تَقُوْلُ فَقَالَ اَفَلَا جِئْتَنِیْ بِهَا قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَجُوْزُ عَنْكَ وَ لَاتَجُوْزُ عَنِّیْ قَالَ نَعَمْ اِنَّكَ تَشُكُّ وَلَا اَشُكُّ اِنَّمَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُصْفَرَةِ وَالْمُسْتَاصِلَةِ وَالْبَخْقَاءِ (اَیِ الْعَوْرَاءِ) وَالْمُشَيَّعَةِ (اَیِ الْهَازِلَةِ) وَالْكَسْرَاءِ (اَیْ مَكْسُوْرَةِ الرِّجْلِ) فَالْمُصْفَرَةُ الَّتِیْ تَسْتَاصِلُ اُذُنُهَا حَتّٰی يَبْدُوَ صِمَاخُهَا وَالْمُسْتَاصِلَةِ الَّتِیْ يَسْتَاصِلُ قَرْنُهَا مِنْ اَصْلِهٖ وَالْبَخْقَاءُ الَّتِیْ تَبْخَقُ عَيْنُهَا وَالْمُشَيَّعَةُ الَّتِیْ لَاتَتْبَعُ الْغَنَمَ عَجَفًا (از لاغری) وَ ضُعْفًا وَالْكَسْرَاءُ الْكَسِيْرَةُ (اَیِ الْمَكْسُوْرَةُ الرِّجْلُ (۳۸۸-۳۸۷ ابوداؤد)

۱۷۔ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ نُعْمَانَ وَ كَانَ رَجُلَ صِدْقٍ (اَیْ صَادِقٌ) عَنْ عَلِیٍّ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ (اَیْ نَنْظُرَ وَ نَتَاَمَّلَ) الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّیَ بِعَوْرَآءَ وَلَامُقَابَلَةٍ (۱) وَ لَامُدَابَرَةٍ (۲) وَلَا خَرْقَاءَ (اَیِ الَّتِیْ فِیْ اُذُنِهَا ثَقْبٌ مُسْتَدِيْرٌ) وَلَاشَرْقَاءَ (اَیْ مَشْقُوْقَةَ الْاُذُنِ) قَالَ زُهَيْرٌ فَقُلْتُ لِاَبِیْ اِسْحَاقَ اَذَكَرَ عَضْبَاءَ

---

(۱) قَوْلُہٗ اَلْمُقَابَلَة - هِیَ الَّتِیْ قُطِعَ مُقَدَّمُ اُذُنِهَا یعنی گوسپند پاره گوش بریده از پیش او ۱۲۔ (۲) قَوْلُہٗ اَلْمُدَابَرَة - هِیَ الَّتِیْ قُطِعَ مِنْ دُبُرِهَا اَیْ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ هُوَ شِقٌّ فِی الْاُذُنِ ثُمَّ يُفْتَلُ ذٰلِكَ (ای تافتہ میشود) فَاِنْ اَقْبَلَ بِهٖ فَهُوَ اِقْبَالَةٌ وَ اِنْ اَدْبَرَ بِهٖ فَهُوَ اِدْبَارَةٌ وَالْجِلْدَةُ الْمُعَلَّقَةُ مِنَ الْاُذُنِ هِیَ اِقْبَالَةٌ وَ اِدْبَارَةٌ كَاَنَّهَا ذُوْ نُمْلَةٍ وَالشَّاةُ مُدَابَرَةٌ وَ مُقَابَلَةٌ وَ نَاقَةٌ ذَاتُ اِقْبَالَةٍ وَّ اِدْبَارَةٍ دَابَرْتُ الشَّاةَ وَ قَابَلْتُهَا صَاحِبِ اِدباره و صاحب اقبالہ گردانیدم آنرا۔ ۱۲ مِنْہُ نَصَرَهُ اللّٰهُ وَ نَصَرَهٗ۔

(اَیْ مَکْسُوْرَۃَ الْقَرْنِ) قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا الْمُقَابَلَۃُ قَالَ یُقْطَعُ طَرَفُ الْاُذُنِ (اَیْ مِنْ مُقَدَّمِهَا) فَقُلْتُ فَمَا الْمُدَابَرَۃُ قَالَ یُقْطَعُ مِنْ مُؤَخَّرِ الْاُذُنِ قُلْتُ فَمَا الشَّرْقَاءُ قَالَ تُشَقُّ الْاُذُنُ قُلْتُ فَمَا الْخَرْقَاءُ (گوسپند کہ در گوش وی شگاف کردہ باشد) قَالَ تُخْرَقُ اُذُنُهَا لِلسِّمَۃِ (اَیِ الْعَلَامَۃِ) (صفحہ ۳۸۸ خَرَّجَهُ ابو داؤد فِیْ سُنَنِہٖ) ۔

۱۸۔ وَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰی (جَمْعٌ وَ مُفْرَدُہٗ اَضْحَاۃٌ کَاَرْطٰی مُفْرَدُہٗ اَرْطَاۃٌ وَ بِهَا سُمِّیَ یَوْمُ الْاَضْحٰی) فِی الْمُصَلّٰی فَلَمَّا قَضٰی خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِہٖ وَ اُتِیَ بِکَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ هٰذَا عَنِّیْ وَ عَمَّنْ لَمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ ۔ خَرَّجَهُ اَبُوْدَاوٗدَ فِیْ سُنَنِہٖ ۳۸۸

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَسَلَّمَ۔

## هٰذَا

وَاعْلَمُوْا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ الْمُحِبُّوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ عَلَیْکُمْ مِّنْ فَجْرِ یَوْمِ عَرَفَۃَ اِلٰی اٰخِرِ اَیَّامِ التَّشْرِیْقِ تَکْبِیْرَۃً خَلْفَ کُلِّ مَکْتُوْبَۃٍ اِذَا اقْتَدَیْتُمْ بِمَنْ یَّجِبُ عَلَیْہِ وَ قَدْ اَوْجَبَ عَلٰی کُلِّ مَنْ مَّلَکَ نِصَابًا وَلَوْ غَیْرَ نَامٍ اَنْ یُّضَحِّیَ عَنْ نَّفْسِہٖ وَ عَنْ اَوْلَادِہِ الصِّغَارِ ضَانًا اَوْ شَاۃً اَوْ سُبُعَ بَدَنَۃٍ اَوْ بَقَرَۃٍ اَوْ جَامُوْسٍ سَلِیْمَۃً سَمِیْنَۃً غَیْرَ مَعْیُوْبَۃٍ اَیْ لَا تَکُوْنُ عُمْیَاءَ وَ لَا عَوْرَاءَ وَلَا عَرْجَاءَ وَ لَا ثَرْمَاءَ وَلَا عَضْبَاءَ وَ لَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا الْمُصْفَرَۃَ وَلَا الْمُسْتَاْصِلَۃَ وَلَا الْبَخْقَاءَ وَلَا الْکَسْرَاءَ وَلَا الْمُشَیِّعَۃَ وَلَا الْعَجْفَاءَ فَاِنَّہٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِّنُوْا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ بَارَکَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَکُمْ وَ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْکُمْ

اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاُمَّتِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اٰمِیْن بِحَقِّ الْاَمِیْنِ۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم

مُلاحظہ:
چونکہ مَمَالِکِ عَجم کے خُطَبَاء فُصَحَاء خطباتِ مُصْطَلَحہ پڑھنے سے پہلے تقاریر بھی کرتے ہیں۔ اور آیاتِ بَیِّنَہ و احادیث شریفہ پڑھتے ہیں۔ حاضرین کو سمجھاتے ہیں، مسائل بیان کرتے ہیں۔ اس لئے اس فقیر الیٰ حَبِیْبِ رَبِّہِ الْمُنِیْر نے خُطَبَاء، بُلَغاء و عُلَماءِ اَعلَامْ کے لئے خطبات عیدین ایسے طویل واضح لکھ دیئے ہیں جو آیاتِ بَیِّنَہ، احادیثِ شَافِیَہ کَافِیَہ نیز رسیدہ و رسانندہ علماءِ اَعْلَام کے مُلْہَمَہ کلماتِ بیّنہ پر مشتمل ہیں۔ پس خطباءِ کرام سے فقیر کی خواہش و گزارش یہ ہے کہ وہ ان خطبات عَالِیَہ سَنِیَّہ کو دل سے یاد کرلیں پھر ان مزبورہ مذکورہ خطبات مبارکہ کے بعض حصص و مسائل کو خطبات مصطلحہ سے پہلے تقاریر میں قوم کے سامنے قومی زبانوں میں بیان کردیا کریں اور بقدر سنت اپنے خطبات مصطلحہ میں پڑھ لیا کریں۔

اَیَّدَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ بِحَبِیْبِہِ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ۔

## اَلْخُطْبَۃُ الثَّانِیَۃُ لِعِیْدِ الْفِطْرِ وَلِعِیْدِ النَّحْرِ

### خطبہ ثانیہ برائے عیدِ الفطر و عیدِ الاضحیٰ

(وَ یُسْتَحَبُّ اَنْ یَفْتَتِحَ الْخُطْبَۃَ الْاُوْلٰی بِتِسْعِ تَکْبِیْرَاتٍ وَ فِی الثَّانِیَۃِ سَبْعٍ وَ فِی النتف اَلتَّوَارُثُ فِی الْخُطْبَۃِ اِفْتِتَاحُہَا بِالتَّکْبِیْرِ وَ یُکَبِّرُ مِنْ حِیْنِ اَنْ یَنْزِلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَرْبَعَۃَ عَشَرَ وَ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ لَایَجْلِسُ عِنْدَنَا۔ عَیْنِی شَرْح ہِدَایَۃ ج ۱ صفحہ ۱۰۳۲

(اللہ اکبر سات بار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ ط وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ

مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ ط وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ
فَلَا هَادِیَ لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَ
مَوْلٰينَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ط بِالْهُدٰی وَ دِيْنِ الْحَقِّ اَرْسَلَهٗ ط صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی
عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ اَبَدًا ط لَا سِيَّمَا عَلٰی اَوَّلِهِمْ
بِالتَّصْدِيْقِ ط وَاَفْضَلِهِمْ بِالتَّحْقِيْقِ ط اَلْمَوْلٰی الْاِمَامِ الصِّدِّيْقِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ
الْمُشَاهِدِيْنَ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا الْاِمَامِ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُ ط وَ عَلٰی اَعْدَلِ الْاَصْحَابِ مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَ الْمِحْرَابِ ط اَلْمُوَافِقِ رَاْيُهٗ
بِالْوَحْیِ وَالْكِتَابِ ط سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ غَيْظِ الْمُنَافِقِيْنَ اِمَامِ
الْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا الْاِمَامِ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عَلٰی جَامِعِ الْقُرْآنِ كَامِلِ الْحَيَاءِ وَالْاِيْمَانِ ط مُجَهِّزِ جَيْشِ
الْعُسْرَةِ فِیْ رِضَی الرَّحْمٰنِ ط سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ
عَلٰی اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ط اِمَامِ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ ط حَلَّالِ الْمُشْكِلَاتِ وَ
النَّوَائِبِ دَفَّاعِ الْمُعْضِلَاتِ وَ الْمَصَائِبِ اَخِ الرَّسُوْلِ وَ زَوْجِ الْبَتُوْلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا
الْاِمَامِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِمَامِ الْوَاصِلِيْنَ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلٰينَا الْاِمَامِ اَبِی
الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ط كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ ط وَ عَلٰی ابْنَيْهِ
الْكَرِيْمَيْنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ الْقَمَرَيْنِ الْمُنِيْرَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الزَّاهِرَيْنِ الْبَاهِرَيْنِ
الطَّيِّبَيْنِ الطَّاهِرَيْنِ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا ط وَ عَلٰی اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ الْبَتُوْلِ الزَّهْرَاءِ فِلْذَةِ كَبِدِ خَيْرِ الْاَنْبِيَاءِ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ سَلَامُهٗ عَلٰی اَبِيْهَا الْكَرِيْمِ وَ عَلَيْهَا وَ عَلٰی بَعْلِهَا وَ ابْنَيْهَا ط وَ
عَلٰی عَمَّيْهِ الشَّرِيْفَيْنِ الْمُطَهَّرَيْنِ مِنَ الْاَدْنَاسِ سَيِّدَيْنَا اَبِیْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَ اَبِیْ

الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا وَ عَلٰی سَائِرِ فِرَقِ الْاَنْصَارِ وَ الْمُہَاجِرَۃِ وَ عَلَیْنَا مَعَہُمْ یَا اَہْلَ التَّقْوٰی وَ اَہْلَ الْمَغْفِرَۃِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ ط اَللّٰہُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ ط رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَاجْعَلْنَا مِنْہُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ط رَبَّنَا یَا مَوْلٰنَا وَلَاتَجْعَلْنَا مِنْہُمْ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط عِبَادَ اللّٰہِ ط رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النحل ۱۶ : ۹۰) ط وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَ اَوْلٰی وَاَجَلُّ ط وَ اَعَزُّ وَ اَتَمُّ وَاَہَمُّ و اعظمُ واَکْبَرُ ط (اللّٰہ اکبر ۱۴ بار)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## (مَسَائِلِ خُطَبَاتِ عِیْدَیْنِ وَ جُمُعَہ)

خُطَبَاتِ عِیدین نماز کے بعد ہیں لہٰذا یہ سُنّت ہیں۔ واجب ہوتے تو نماز سے مُقدّم ہوتے۔ عید کا خطبہ اگر نماز سے پہلے پڑھا گیا تو اِسَاءَت کے ساتھ جائز ہے اور اِعادہ ضروری نہیں۔ شیخ ابو الحسن محرّرِ مذہب نعمانی، ابو حنیفہ ثانی نے قدوری میں لکھا "وَ یَخْطُبُ قَائِماً عَلٰی طَہَارَۃٍ" کہ خطیب حالت وضو میں کھڑے ہوکر خطبہ پڑھے۔ اس کی توضیح و تشریح عَلّامہ امام ابو بکر بن علی یوں کرتے ہیں "بِذٰلِکَ وَرَدَ النَّقْلُ الْمُسْتَفِیْضُ وَالْخُطْبَۃُ لَیْسَتْ بِوَاجِبَۃٍ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ تَتَقَدَّمُ عَلَیْہَا وَلَوْ کَانَتْ شَرْطاً لَتَقَدَّمَتْ عَلٰی صَلٰوۃٍ کَالْجُمُعَۃِ وَ ہِیَ سُنَّۃٌ فَاِنْ تَرَکَہَا کَانَ مُسِیْئاً وَ اِنْ خَطَبَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ اَجْزَاءَہُ مَعَ الْاِسَاءَۃِ وَلَاتُعَادُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (اَلْجَوْہَرَۃُ النَّیِّرَۃِ ج ۱

۔ صفحہ ۱۲۱) اور صَاحِب اللُّبَابُ فرماتے ہیں "وَهِيَ (الخطبة) سُنَّةٌ فَلَوْ تَرَكَهَا اَوْ قَدَّمَهَا جَازَتْ مَعَ الْإِسَاءَةِ۔ (ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوهرة النيرة)

عید کے خطبے تکبیر سے شروع ہوتے ہیں اس طور پر کہ عِیْدَیْنِ کے پہلے خطبے کے آغاز سے پہلے، خطیب منبر پر کھڑے کھڑے ۹ بار اور دوسرے خطبے کے آغاز سے پہلے ۷ بار "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے۔ پھر دوسرے خطبے کے اختتام پر حالت قیام میں ہی ۱۴ بار "اللہ اکبر" کہے۔ دو خطبوں میں فصل کرے اس طور پر کہ خطیب پہلے خطبے کے بعد منبر پر بیٹھ جائے۔ بیٹھنے میں تین آیات پڑھنے کا وقفہ ہو۔ قدوری کا ارشاد ہے "يَخْطُبُ الْإِمَامُ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۱۴ الجوهرة النيرة)

دونوں خطبے مختصر ہوں۔ قرآنی سورتوں، طوالِ مُفَصَّل میں سے کسی طویل سورۃ سے خطبوں کے کلمات نہ بڑھیں اور طوالِ مفصل بقول اَصَح سورۃ الحُجُرَاتِ سے شروع ہوجاتے ہیں اور بقول الذرماری "اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا" سے پس مناسب یہ ہے کہ دونوں خطبات کے کلمات ۵۶۸ کلمات سے نہ بڑھیں۔

خطیب خطبہ بلند آواز سے پڑھے لیکن دوسرے خطبے میں اس کی آواز بہ نسبت پہلے خطبے کی آواز سے پست ہو۔ خطیب خطبہ کھڑے ہو کر پڑھے اور باوضو رہے۔ قدوری کا ارشاد ہے "وَيَخْطُبُ قَائِماً عَلٰى طَهَارَةٍ" امام ابوبکر علی حدادی عبادی اس کی دلیل یوں بیان کرتے ہیں کہ "لِاَنَّ الْقِيَامَ فِيْهَا مُتَوَارِثٌ" کہ خطبے میں قیام متوارث رہا ہے۔

خطیب خطبے میں حمد و ثناء پڑھے۔ سَرْوَرِ دُوْ سَرا عَلَيْهِ التَّحِيَّةُ وَالثَّنَاءُ پر درود و سلام کہے۔ قرآن پاک کی کم سے کم چھوٹی تین آیتوں کی یا ایک بڑی آیت کی قرآءت کرے۔ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرے۔ جامع و شائستہ بلیغ و فصیح و خوبصورت کلمات مسنونہ سے بزرگوں کا تذکرہ کرے (جیسا کہ ہمیشہ سے پاکیزہ دستور و آراستہ طریقہ رائج رہا

ہے۔ خطباء کرام اپنے خطبوں میں خلفاء راشدین اور اہل بیت کا ذکر و چرچا کرتے اور ان کی یاد مناتے چلے آرہے ہیں) احکام سکھائے۔ مومنین و مومنات کے لئے دعا کرے۔

وَ لِلّٰهِ دَرُّ النَّاظِمِ الْفَاهِمِ

فِیْ خُطْبَةٍ اَرْكَانُهَا قَدْ تُعْلَمُ
خَمْسٌ تُعَدُّ يَا اَخِیْ وَ تُفْهَمُ

حَمْدُ الْاِلٰهِ وَالصَّلٰوةُ الثَّانِیْ
عَلٰی نَبِیٍّ جَآءَ بِالْقُرْآنِ

وَصِيَّةٌ ثُمَّ الدُّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَ آيَةٌ مِّنَ الْكِتَابِ الْمُسْتَبِيْنِ

قدوری کا ارشاد ہے "يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ" اِمَامُ اَبُوبَكْرِ بْنُ علی اس کی تشریح یوں کرتے ہیں "وَ مِقْدَارُهُمَا سُوْرَةٌ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ وَ مِقْدَارُ مَايَقْرَأُ فِيْهَا مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُ آيَاتٍ قِصَارٍ اَوْ آيَةٌ طَوِيْلَةٌ وَ قِرَآءَةُ الْقُرْآنِ فِی الْخُطْبَةِ سُنَّةٌ عِنْدَنَا وَ قَالَ الشَّافِعِیُّ وَاجِبَةٌ قَالَ الخجندی اَلسُّنَّةُ فِی الْخُطْبَةِ اَنْ يَّحْمَدَ اللّٰهَ وَ يُثْنِیْ عَلَيْهِ وَ يُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَعِظَ النَّاسَ وَ يَقْرَاءَ الْقُرْآنَ وَ يَدْعُوَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ يَكُوْنُ الْجَهْرُ فِی الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ دُوْنَ الْاُوْلٰی (صفحہ ۱۱۴ ج ۱ الجوهرة النيرة)

عید الفطر کے خطبہ میں خطیب احادیث کریمہ کی روشنی میں صدقہ فطر کا وجوب بیان کرے۔ اس کے احکام سکھائے اس طور پر کہ یہ صدقہ کس پر واجب ہے۔ کس کو دیا جاتا ہے؟ کب واجب ہوتا ہے؟ کتنا واجب ہوتا ہے؟ کس چیز سے دیا جاتا

ہے ؟ اور یہ کہ اگر قیمت کی صورت میں ادا کرنا چاہے تو کتنی قیمت ہونی چاہیے۔
امام ابوبکر بن علی حدادی فرماتے ہیں "وَهِيَ خَمْسَةٌ عَلٰى مَنْ تَجِبُ وَلِمَنْ تَجِبُ وَ مَتٰى تَجِبُ وَ كَمْ تَجِبُ وَمِمَّا تَجِبُ۔ (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ اَلْجَوْهَرَةُ النَّيِّرَة)
اور عید الاضحی کے خطبوں میں خطیب لوگوں کو قربانی کے احکام اور تکبیراتِ تشریق سکھائے۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں "وَيَخْطُبُ بَعْدَهَا خُطْبَتَيْنِ يُعَلِّمُ النَّاسَ فِيْهِمَا الْاُضْحِيَّةَ وَ تَكْبِيْرَ التَّشْرِيْقِ" (دیکھو ج ۱ صفحہ ۱۲۱ الجوہرۃ النیرۃ)

## مَسَائِلِ خُطُبَاتِ جُمُعَہ

جمعہ کا خطبہ واجب ہے اس لئے نماز سے پہلے پڑھا جاتا ہے۔ یہ خطبے بالحمد تحمید سے ہی شروع ہوجاتے ہیں۔ کیوں کہ حمد الٰہی سے پہلے تنہا اعوذ آہستہ پڑھا جاتا ہے۔
خطبہ جمعہ کے فرائض (۱) دو ہیں۔
۱۔ خطبہ زوال آفتاب کے بعد شروع ہو۔
۲۔ نماز سے پہلے ہو۔
اس خُطِبے کے سُنَنُ وہی ہیں جو خُطُبَاتِ عیدین کے ہیں۔ خطیب کا پاک ہونا۔ کھڑے ہو کر خطبہ دینا۔ خطیب کا بجانب قوم متوجہ ہونا۔ خطبہ شروع کرنے سے پہلے خطیب کا منبر پر بیٹھ جانا۔ شایان شان حمد و ثنا پڑھنا یعنی قرآن و حدیث کی زبان میں

---

(۱) فرائض جمع ہے فریضۃ کی۔ اس کے معنیٰ ہیں فرمودہ خدا۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهُ۔

حمد و ثنا کا پڑھنا۔ شہادت کے دونوں کلمے پڑھنا۔ سَرورِ دو سَرا عَلَیہِ التَّحِیَّۃُ وَالثَّناءُ پر درود و سلام پڑھنا۔ وعظ و تذکرہ (۱) کرنا۔ قرآن کریم کے آیات کی قرآءۃ کرنا کم از کم تین چھوٹی آیتوں کا پڑھنا اور یا ایک بڑی آیت۔ دو خطبوں کے درمیان بیٹھ جانا۔ دوسرے خطبے میں حَمدُ و ثنا کا اِعادَہ کرنا۔ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا کرنا۔ دونوں خطبوں میں اختصار کرنا کہ ان کے کلمات طوال مفصل میں سے کسی بڑی سورت سے نہ بڑھیں۔ یہ سب سنن ہیں۔

شیخ اَبُو الحَسَنِ اَحمَدُ بنُ مُحَمَّدِنِ البَغدَادِی جمعہ کے شرائط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"وَمِنْ شَرَائِطِهَا الْخُطْبَةُ قَبْلَ الصَّلٰوةِ" اور جمعہ کے شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ خطبہ نماز سے پہلے ہو۔ اِمَام حدادی عبادی ابوبکر بن علی صاحب جوہرہ نیرہ فرماتے ہیں "ثُمَّ لِلْخُطْبَةِ شَرْطَانِ اِحْدٰیهُمَا اَنْ تَكُوْنَ بَعْدَ الزَّوَالِ وَالثَّانِى بِحَضْرَةِ الرِّجَالِ وَلَوْ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ اَوْ قَبْلَ الزَّوَالِ لَاتَجُوْزُ الْجُمُعَةُ۔ (دیکھو ۱۱۴ ج ۱ الجوھرۃ النیرۃ)

۔ قدوری فرماتے ہیں "یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ یُفْصِلُ بَیْنَهُمَا بِقَعْدَةٍ خطیب دو خطبے پڑھے دونوں کے درمیان بیٹھ جائے تاکہ دونوں میں فصل ہو۔ علامہ بَدرُ الدِّین عینی فرماتے ہیں "اَلْخُطْبَةُ یَشْتَمِلُ عَلٰى فُرُوْضٍ وَّ سُنَنٍ اَمَّا الْفَرْضُ فَشَیْاٰنِ الْوَقْتُ وَ هُوَمَا بَعْدَ الزَّوَالِ وَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ حَتّٰى لَوْ خَطَبَ قَبْلَ الزَّوَالِ اَوْ بَعْدَ الصَّلٰوةِ لَایَجُوْزُ۔

وَ اَمَّا السُّنَنُ فَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلطَّهَارَةُ حَتّٰى كُرِهَ مِنَ الْجُنُبِ وَالْمُحْدِثُ وَ قَالَ اَبُوْ یُوْسُفَ وَالشَّافِعِیُّ لَایَجُوْزُ مِنْهُمَا وَالْقِیَامُ وَاِسْتِقْبَالُ الْقَوْمِ بِوَجْهِهٖ وَالْقُعُوْدُ قَبْلَ

---

(۱) تَذکِرَہ - آنچہ بدان حاجت بیاد آید۔ ۱۲ مِنْهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ نَصَرَهُ۔

الْخُطْبَتَيْنِ قَالَهُ اَبُوْ يُوْسُفَ۔ وَالْبِدَايَةُ بِالْحَمْدِ لِلّٰهِ وَالثَّنَاءُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ وَ كَلِمَتَا الشَّهَادَةِ وَالصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْمَوْعِظَةُ وَالتَّذْكِرَةُ وَ قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ وَ تَارِكُهَا مُسِيْئٌ وَ قَالَ الشَّافِعِيُّ (رض) لَا يَجُوْزُ وَ قَدْرُهَا ثَلٰثُ آيَاتٍ وَ الْجُلُوْسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَ اِعَادَةُ التَّحْمِيْدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِى الْخُطْبَةِ الثَّانِيَةِ وَ زِيَادَةُ الدُّعَاءِ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فِى الثَّانِيَةِ وَ تَخْفِيْفُ الْخُطْبَتَيْنِ بِقَدْرِ سُوْرَةٍ مِّنْ طِوَالِ الْمُفَصَّلِ۔

وَ اَمَّا الْخَطِيْبُ فَمِنَ السُّنَّةِ فِيْهَا طَهَارَتُهُ وَاسْتِقْبَالُهُ بِوَجْهِهٖ اِلَى الْقَوْمِ وَ تَرْكُ السَّلَامِ مِنْ وَّقْتِ خُرُوْجِهٖ اِلٰى دُخُوْلِهٖ فِى الصَّلٰوةِ وَ تَرْكُ الْكَلَامِ (ج ۱ صفحہ ۹۹۵ عینی شرح ہدایۃ)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ وَفَّقَ عَبْدَهٗ اَبَا الْفَتْحِ مُحَمَّد نَصْرُ اللّٰه خَانَ بْنَ خُوْش كِيَار خَان بن حَكِيْم خان بن شَادِىْ خان السُّنِّىْ پدرى الخروتىّ السّرْ رَوْضَوِىّ الْاَفْغَانِىّ۔

فَصَّ خِتَام "التَّمْهِيْدُ الْمَهِيْدُ بِالتَّوِيْدِ الْمَجِيْدِ مَعَ زِيَادَةِ خُطْبَاتِ الْعِيْدَيْنِ وَ مَسَائِلِهَا عَلَيْهِ بِالْاِخْتِتَامِ وَ يَسَّرَهٗ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَيِّاٰتِهٖ مُتَقَلِّبَةً بِالْحَسَنَاتِ وَ انْفَعْ بِجَمِيْعِ مُصَنَّفَاتِهٖ وَ تَالِيْفَاتِهٖ وَالْمَرْجُوُّ مِمَّنْ يَنْتَفِعُ بِهَا اَنْ لَّا يَنْسَانِىْ مِنْ اَدْعِيَتِهِ الْخَيْرِيَّةِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى هَادِى الْاُمَمِ وَ مُمِدِّ الْهِمَمِ مِنْ خَزَائِنِ الْجُوْدِ وَ الْكَرَمِ مَظْهَرِ اللّٰهِ الْاَتَمِّ بَلِ اسْمِهِ الْاَعْظَمِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ لَاسِيَّمَا الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ وَ عَلٰى اَوْلِيَاءِ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ رَبِّ لَقَدْ سَبَقَتْ رَحْمَتُكَ غَضَبَكَ فَارْحَمْنِىْ وَ تَقَبَّلْ مِنِّىْ هٰذَا الْمَرْقُوْمَ قَبُوْلاً حَسَناً وَ انْفَعْ بِهٖ عِبَادَكَ وَاجْعَلْهُ لِىْ وَسِيْلَةً يَوْمَ الْحِسَابِ وَ اعْصِمْنِىْ بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْهُ كَاسْمِهِ التَّوِيْدُ الْمَجِيْدُ۔ آمِيْن بِحَقِّ حَبِيْبِكَ الْاَمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِی لِمَا تُحِبُّہٗ وَ تَرْضَاہُ وَاجْعَلْ اُخْرَایَ خَیْراً مِّنْ اُوْلَایَ قَائِلاً وَّ مُعْتَقِداً وَّ مُتَمِّماً لِّکِتَابِیْ وَ مُخْتَتِماً اِیَّاہُ بِمَا قَالَہُ الْعَلَّامَۃُ الْجَامِیُّ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِیُّ فِیْ کُلِیَّاتِہٖ

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ
صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِہٖ

صُبْحِ ہُدٰی تَافْتْ اَزْ جَبِیْنِ مُحَمَّدْ — عَرْصَۂِ دُنْیَا گِرِفْتْ دِیْنِ مُحَمَّدْ
گَشْتْ بَفَحْوَایِ مَارَمِیْتَ ہُوَیْدَا — سِرِّ یَدُ اللّٰہْ زِ آسْتِیْنِ مُحَمَّدْ
اَزْ پَسْ وُ اَزْ پِیْشْ ہَرْ چِہ بُوْدَہ وُ بَاشَدْ — دِیْدَہْ عِیَانْ چَشْمِ تِیْزْ بِیْنِ مُحَمَّدْ
طَوْقْ بِگَرْدَنْ سِرَانْ ہَرْ دُوْ جَہَانْ اَسْتْ — حَلْقَۂ گِیْسُوْیِ عَنْبَرِیْنِ مُحَمَّدْ
نَقْدِ ہَمَہ کَائِنَاتْ آمَدَہْ قَاصِرْ — اَزْ ثَمَنِ گَوْہَرِ ثَمِیْنِ مُحَمَّدْ
تَخْتْ نِشَانَانِ تَاجْ بَخْشْ کَشِیْدَہْ — بَاجِ گَدَایَانِ رَاہْ نَشِیْنِ مُحَمَّدْ
غَیْرِ جَہَانْ آفَرِیْنْ کَسْ نَشْنَاسَدْ — دَرْ دُوْ جَہَانْ حَدِّ آفَرِیْنِ مُحَمَّدْ

لَیْسَ کَلَامِیْ یَفِیْ بِنَعْتِ کَمَالِہٖ
صَلِّ اِلٰھِیْ عَلَی النَّبِیِّ وَ آلِہٖ


پتہ : مولینا احمد رضا خان
کوٹھی :77 - B بلاک -8
گلشن اقبال، کراچی۔
فون :4976783

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e- Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist
of
Supreme Court of Afghanistan

## یگانہ دوگانہ نمازِ اِستخارہ اور
## غوث اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنّا کے فرمودہ اَدعیہ خیریّہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اگر کوئی شخص دائمی غم و اندوہ میں مبتلاء ہو یا کسی سختی میں گھر جائے تو اس سے چھٹکارہ پانے کے لئے اس شخص کو چاہیئے کہ غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنّا کا نامِ نامی یاد کرے۔ آپ کو پکارے اور فریاد کرے تو فریاد رسی ہوگی اور اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو قادری اِرشاد کے مطابق دوگانہ نمازِ اِستخارہ پڑھے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ کا نامِ پاک لے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَ اَرضَاہُ عَنّا کو پکارے۔ حُسنِ نیّت ہو تو اس کی حاجت روا ہوگی۔ یہ دوگانہ ناقابل رَدّ ہے۔ قبولیّت میں یگانہ ہے۔

ولی کامل سیّدنا شیخ ابو الحسن علیؒ خباز شیخ ابوالقاسم عمر بزاز سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیّدنا شیخ عَبدُالقادِر محی الدّین رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنا کو فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ سے کسی دائمی غم و اندوہ میں فریاد رسی چاہے تو اس کا وہ غم دور کرلیا جائے گا اور جو شخص کسی مشکل میں میرے نام کے ساتھ مجھے پکارے تو وہ اس سے کھول دی جائے گی اور جو شخص میرے واسطے سے اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے حاجت روائی چاہے تو اس کی وہ حاجت روا کی جائے گی اور جو شخص دوگانہ نماز پڑھے ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد گیارہ بار (۱۱) سورۂ اِخلاص پڑھے، رسول اللہ صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلّم پر درود پڑھے، سلام کہے اور آپ صَلّی اللہ علیہ وآلہٖ وَسَلّم کا ذکر کرے پھر گیارہ (۱۱) قدم بجانب عراق چلے اور میرا نام یاد کرے، اپنی حاجت بیان کرے تو بے شک اس کی حاجت روا کی جائے گی۔ اِمامِ یافعی رَضِیَ اللہُ عَنہُ وَاَرضَاہُ عَنّا اس کو یوں روایت کرتے ہیں:

قَالَ اَبُوالْحَسَنِ سَمِعْتُ الشَّیْخَ اَبَا الْقَاسِمِ عُمَرَ الْبَزَّازَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ سَیِّدِی الشَّیْخَ مُحْیِ الدِّیْنِ عَبْدَ الْقَادِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ یَقُوْلُ مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَ مَنْ نَادٰی بِاسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَ مَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ وَ

مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بَعْدَ الْفَاتِحَةِ سُوْرَةَ الْإِخْلَاصِ إِحْدٰى عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَ يَذْكُرُهٗ ثُمَّ يَخْطُوْ إِلٰى جِهَةِ الْعِرَاقِ إِحْدٰى عَشَرَ خُطْوَةً وَّيَذْكُرُ اسْمِيْ وَ يَذْكُرُ حَاجَتَهٗ فَإِنَّهَا تُقْضٰى۔

(الْحِكَايَةُ الرَّابِعَةُ وَالْخَمْسُوْنَ بَعْدَ السِّتِّ الْمِئِيْنَ۔ خلاصۃ المفاخر)

جَنَابِ اِمَامِ ہُمَامُ وُ ہُمَامُ احمد رِضَا خَانَ افغانِی ثمّ البریلوی قُدّس سرّہ السّامی غوث پاک کی جَنابْ میں غوث پاک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا کی حَمْدُ وُ مَنْقَبَتْ بیان کرتے اور اس مذکور یگانہ نماز استخارہ کی تاثیریوں پیش کرتے ہیں۔

تُوْ ہَےْ وہ غَوْث کہ ہر غوث ہے شَیْدَا تیرا
تو ہے وہ غَیْثْ کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا

تجھ سے اور دَہْرْ کے اَقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادِم تیرا چیلا تیرا

کس گلستان کو نہیں فصل بَہَاری سے نیاز
کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا

رَاْج کِسْ شہر میں کرتے نہیں تیرے خُدَّامْ
باج کِسْ نَہْرْ سے لیتا نہیں دریا تیرا

بَحْرُ و بَرّ شَہْرُ و قُرٰی سَہْلُ و حَزْنُ دَشْتُ و چَمَنْ
کون سے چک پہ پہنچا نہیں دَعْوٰی تیرا

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

جو وَلی قبل تھے یا بَعْد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دِلْمیں میری آقا تیرا

حُسْنِ نِیَّتْ ہو خطاءٔ پھر کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہَےْ یَگَانَہْ ہے دُوْگَانَہْ تیرا

## یَگانہ دُوگانہ نمازِ اِسْتِخَارَہ اور
## خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَاَرْضَاہُ عَنَّا کی اَدْعِیَۂ خَیْرِیَّۃْ

خَاتَمُ فَصِّ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃْ سَیِّدُنَا الشَّیْخُ الْاَکْبَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَ اَرْضَاہُ عَنَّا نے اپنی مُقَدَّس تصنیف فُتُوحَاتِ مَکِّیَّہْ کی جلد اَوّل (۵۳۷ - ۵۳۸) میں نماز استخارہ پڑھنے کا مسنون طریقہ اور اس کے تاثیرات و فوائدِ کثیرہ مُفَصَّل بیان فرمادیئے ہیں۔ مضمون کا خُلاصَہْ یوں ہے۔ فرمایا ! حدیث میں وارد ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کو اِستخارہ ایسے اِہتمام کیساتھ سکھاتے

تھے جس طرح قرآنی سورت سکھاتے تھے اور اِستخارہ کے لئے دوگانہ نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔

نمازِ اِستخارہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دوگانہ نماز استخارہ کی نیّت کر کے نماز شروع کرے۔ پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد وَرَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ط مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ط سُبْحَانَ اللّٰہِ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (آیۃ ۶۸-القصص - ۲۸) یا قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھے۔ سلام کے بعد وہ مسنون و ماثور دعا پڑھے جس کے لئے نماز استخارہ پڑھی جو بعد میں مکتوب و مسطور ہے۔ یہ خیال رہے کہ دُعاءِ مسنون میں کلمہ "اَنَّ" کے بعد "ھٰذَا الْاَمْرَ" کی جگہ بہتر، بریع، جامع اور فصیح کلمات میں اپنی حاجت پیش کرے اور اس کے بعد اپنا وہ کام شروع کرے جس کے حصول کا وہ ارادہ رکھتا ہے۔ اس میں طالب خیر کے لئے اللہ کے نزدیک خیر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کے لئے اسباب پیدا کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ کام پورا حاصل ہو رہے گا اور اس کا انجام بھی محمود رہے گا اور اگر اس کام کے حصول میں کوئی رکاوٹ و مانع پیش آیا، یا اس کے حصول کے پورے یا کچھ اسباب کا حصول مُتَعَسِّر یا مُتَعَذِّر ہوا تو مستخیر جان لے کہ اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کام کے حصول میں اگر خیر ہوتی تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے اسبابِ حصول کو پیدا کرتا، اسان اور مؤثر بنادیتا اور پیدا نہ کئے تو مستخیر یقین کرلے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے اس کام کا ترک اختیار کردیا ہے تو وہ اس کے ترک پر ہی راضی رہے۔ اس کے عدم حصول کو مولم و ناگوار نہ سمجھے کہ عن قریب اس کے ترک کا انجام اس کے حق میں بہتر و محمود رہے گا۔

جناب خَاتَمُ نَفَسِ الْوِلَایَۃِ الْمُحَمَّدِیَّۃِ نے اَھْلُ اللّٰہ کے لئے مذکورہ نمازِ اِستخارہ پڑھنے کے بعد ماثور دعاء مانگنے میں حاجت بیان کرنے میں مقدس الہامی کلمات کی تلقین فرمائی ہے۔ فرمایا اَھْلُ اللّٰہ کو چاہیئے کہ چوبیس گھنٹوں میں ایک خاص وقت معیّن کرلے۔ اس میں روز مرہ نماز استخارہ پڑھا کریں۔ ذکر حاجت کے وقت اپنی حاجت مزبورہ الہامی کلمات میں بیان کیا کریں۔

فَاِنَّہٗ اِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ مَا یَتَحَرَّکُ بِحَرَکَۃٍ وَلَا یَتَحَرَّکُ فِیْ حَقِّہٖ بِحَرَکَۃٍ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْھَا خَیْرٌ مُحَقَّقٌ فِعْلًا اَوْ تَرْکًا جَرَّبْتُ ھٰذَا دَائِمًا۔

میں نے آزمایا ہے مذکورہ صورت میں یہ دوگانہ پڑھنا یگانہ ہے۔

دعاء یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْهِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَهْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ مِنْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَ یَسِّرْهُ لِیْ وَ رُحْنِیْ بِهٖ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْهِ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ غَیْرِیْ وَ جَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْهِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَ فِیْ حَقِّ اَهْلِیْ وَ وُلْدِیْ وَ مَا مَلَکَتْ (ص) یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰی مِثْلِهَا مِنَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ دُنْیَایَ وَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ (ص) فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَ اصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَ اَقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ یہ فقیر اِلٰی حَبِیْبِ رَبِّہِ الْقَدِیْرِ شیخ الحدیث ابو الفتح محمد نصر اللہ نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی ہمیشہ سے شیخینِ کریمین کے ستھرے پاکیزہ ارشاد پر یقین رکھتا ہے اور اس پر عامل رہا ہے جس کی تاثیر و اثر یہ رہا کہ فقیر تھا سرکار بنادیا تو سرکار بنا، بے نوا تھا بادشاہ بنایا تو بادشاہ بنا بلکہ ان سے اس سے بھی زیادہ پالیا ہے (رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ اَرْضَاهُمَا عَنَّا) اور مزید امیدوار ہوں۔

شر کبھی نہیں دیکھا جو دیکھا یا پایا تو خیر ہی خیر رہا۔ لہٰذا تمام ان مُحِبِّیْنَ و مُحِبَّاتْ سے جو ساداتِ شیخینِ کریمین رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ اَرْضَاهُمَا عَنَّا کے پاک دامن سے وابستہ ہیں اور مذہب و مشرب میں میرے ہم نوا و ہم نظر ہیں خواہش رکھتا ہوں کہ ہمیشہ اس مُقَدَّسْ عمل کو خلوصِ نیّت سے اپنا لیں۔ جو ان سے وابستہ ہوا عزیز رہا جس نے انکا اِتِّبَاعْ کیا محبوب بنا۔

لطف اُن کا عام ہو ہی جائے گا ۔۔۔ شاد ہر ناکام ہو ہی جائے گا
جان دیدو وعدۂ دیدار پر ۔۔۔ نقد اپنا دام ہو ہی جائے گا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی دِیْنِیْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰی نَفْسِیْ وَ وُلْدِیْ وَ اَهْلِیْ وَ مَالِیْ۔ آمِیْن بِحَقِّ اسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عیدِ میلادِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مقدمہ اور علماءِ اٹک کے نامور محققین و مدققین علماءِ کرام (حفظہم اللہ من شر اللئام) کے تاثراتِ عالیہ، تقریظ و تبصرہ!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول محدثِ شہیر برادرِ کبیر محافظِ دینِ حنیف شریکِ اسباقِ حدیث حضرتِ شیخ طریقت علامہ مفتی ابو الفتح جناب محمد نصر اللہ خان صاحب افغانی مدظلہ النورانی کی تصنیف "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ حضرتِ موصوف ہی کے مریدِ خاص عزیز باِخلاص اسم بامسمیٰ، ہمارے علاقہ کی جانی پہچانی شخصیت فاضلِ محترم ابو الکرم مولانا نور احمد صاحب قادری سلمہ الکریم کے ذریعے نظر نواز ہوئی اور مصنفِ مکرم کی طرف سے اس پر تقریظ لکھنے کا حکم بھی ملا۔ جسکی تعمیل فقیر نے اس وجہ سے ضروری سمجھی کہ حضرت علامہ فقیر کے دورہ حدیث کے بزرگ استاد بھائی ہیں۔ لہٰذا انکی خوشی میری اپنی خوشی ہے تو اس سلسلہ میں ذیل کے چند الفاظ حاضر ہیں جنہیں لکھتے ہوئے مجھے مسرت محسوس ہو رہی ہے۔

الحمد للہ رب العلمین کہ حضرت کی کتاب اپنے موضوع پر بلاشبہ مستطاب، لاجواب، اور "آفتاب آمد دلیلِ آفتاب" کا بہترین مصداق ہے۔ اس میں شریعت، طریقت، معرفت و حقیقت کے بحورِ ناپیدا کنار کو گویا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ اور عشقِ حبیبِ کبریا سیدنا محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کا جو درسِ پاک سچے عاشقوں نے اپنے اپنے رنگ میں آج تک دیا ہے اور محبت و الفت کا جو شاندار محل شمعِ نبوت کے پروانوں نے عقیدت و محبت کے تابناک موتیوں سے تعمیر کیا ہے یہ بنیادی مقدمہ اسی کا ایک چمکدار مینار ہے۔

درحقیقت یہ کتاب حضرتِ علامہ جامی قدس سرہ السامی، حضرتِ شیخ اکبر قدس سرہ السامی، مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرتِ بریلوی قدس سرہ النورانی سمیت کتاب میں مذکور جملہ قابلِ قدر ہستیوں کے،

مُصنّفِ مُکرّم کے جملہ اَساتذۂ کرام، مشائخِ عظام و والدِ گرامی اور بالخصوص نبراس المحدثین، مرشدِ عالَم، محدّثِ اعظم پاکستان حضرتِ علّامہ محمد سردار احمد صاحب علیہ رحمۃ المنّان ورحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مبارک وسیلہ سے مصنّفِ جلیل پر سُلطانِ کونین سیّد الثقلین و سلطانی الدارین حضور پُر نور شافعِ یوم النشور سیّدنا محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبےٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات الیٰ یوم الجزاء کا خصوصی انعام و احسان ہے

اور اس سے مستفید و مستفیض ہونا علماءِ کرام اور محققینِ عظام کا کام ہے کیونکہ اس کے مضامینِ عالیہ کی اونچائی عام قاری کی رسائی سے بہت ہی بلند ہے تاہم عشقِ رسول کی نعمت سے بہرہ ور ہونے والا ہر مسلمان اپنے ہم مسلک علماءِ کرام کی مدد سے اس کتاب سے فیض یاب ہونے میں ضرور کامیاب ہو سکتا ہے۔

آخر میں فقیر اپنے برادرانِ عزیز مبلّغِ اسلام علّامہ صاحبزادہ ابو الوفا خان محمد خان صاحب حیدر صدرِ عالمی حزبُ المشائخ، صاحبزادہ ابو الفیض قاری غلام محمد خان صاحب قائدِ عالمی وحدتِ اسلامیہ و صاحبزادہ الحاج ابو الاخلاص محمد عبد الرحمٰن خان صاحب متولّی آستانہ عالیہ لنگر شریف کی طرف سے اس مبارک کتاب کے سلسلہ میں ھدیۂ تبریک پیش کرنے کے ساتھ ساتھ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ جامعِ شریعت و طریقت مصنّفِ کتاب حضرتِ علّامہ افغانی صاحب کو عمرِ خضر، شوکت سکندری عطا فرما کر اُن کے فیضان کو چار دانگ عالَم میں عام فرمائے۔ اور خاص طور پر ان کی توجہ افغانستان اور سرحد کے پشتون بھائیوں کی طرف مبذول فرما کر انہیں بھی فیضیاب فرمائے آمین

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

راقم الحروف
فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی
مہتمم و شیخ الحدیث مرکزی دار العلوم جامعہ غوثیہ معینیہ رضویہ ریاض الاسلام فیض آباد شریف، اٹک، پاکستان

عالمی مرکزی وحدتِ اسلامیہ
(رجسٹرڈ) اٹک پاکستان

فقیر ابو النصر محمد ریاض الدین حنفی
قادری چشتی نقشبندی سہروردی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتابِ موسومہ عیدِ میلادُ النّبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور اُس کے بارے میں بنارس کے علماء و فضلاء عارفین و کاملین کے تأثرات و تبصرے، تقریظات و نظریے

وَقَاھُمُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْبَلِیَّاتِ ـــــ اَبَداً اَبَداً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم!

حضرت علّامہ ابو الفتح محمد نصر اللہ خان افغانی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف لطیف عیدِ میلادُ النّبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ میں نے اپنی کم علمی کے باوجود بہت ہی ذوق و شوق سے مطالعہ کیا جسے پڑھ کر ایسا محسوس ہوا کہ اس کتاب کے مصنف نے عشقِ رسول ﷺ کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر گوہرِ نایاب کے انوار بکھیر دیئے یہ کوئی معمولی کام نہیں ہے جسے ہر عالم و فاضل اپنی رشحاتِ قلم سے تصنیف کرے امام الانبیاء حضورِ پُر نور رحمت للعالمین ﷺ کا ذکرِ مراتب ربّ العالمین جلّ جلالہ کے منشاء و مقصود کے مطابق سپردِ قلم کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے علّامہ موصوف کی تحقیقِ دقیق اور کاوشِ بسیار کا اندازہ مذکورہ کتاب کے مضامین سے بخوبی ہوتا ہے ہر ہر مضامین اپنے اندر ایک بحرِ ذخّار سمیٹے ہوئے ہے جس میں علّامہ موصوف کی ذاتِ گرامی منفرد نظر آتی ہے۔

از منہ حال و قریب جو کہ بہت ہی پُر فتن دور سے گذر رہا ہے ایسے موقع پر علّامہ موصوف نے عیدِ میلادُ النّبی ﷺ کے پُر انوار موضوع پر قلم اٹھا کر عالمِ اسلام پر احسانِ عظیم کیا ہے دشمنانِ رسول ﷺ کی دریدہ دہنی کیلئے مذکورہ کتاب شمشیرِ بے نیام ہے اور جو لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اُن کے لئے تجدیدِ ایمان کا ذریعہ ہے اور علماءِ کاملین و

عاملین و جلیل القدر مبلغین حضرات کیلئے ایک نسخہ لاجواب ہے جس سے وہ حضرات ہمہ وقت استفادہ حاصل کرتے رہیں گے۔ مذکورہ کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مضامین میں طول نہیں کھینچا گیا ہے پوری کی پوری کتاب آیات قرآن کی تفسیر و شواہد، حدیث قدسی و حدیث نبوی علیہ السلام سے براہین و دلائل اور علمائے حق کی تشریح و توضیح نیز عاشق رسول علیہ السلام کی محبت سے لبریز نعت شریف منظوم و منثور کو مثل گلدستہ عرفان سجادیا ہے در حقیقت مذکورہ تصنیف موجودہ صدی کی ایک ایسی واحد اور بے مثال دینی دستاویز ہے کہ انکار کرنے والے کیلئے راہ فرار نہیں اور نہ ہی اسے فراموش کیا جاسکتا ہے۔

كُنْتُ كَنْزاً مخفياً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ.

حدیث قدسی کے مصداق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب چاہا کہ اپنی خدائی کو ظاہر کروں پس نور وحدت سے نور محمدی علیہ السلام کو وجود میں لایا اور آپ علیہ السلام کو وہ مراتب عطاء کیئے کہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ گویا اپنے حبیب و محبوب علیہ السلام کی ذات بابرکات کیلئے اللہ رب العزت نے کائنات عالم کو سجادیا در حقیقت محمد علیہ السلام نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ اس کا استدلال لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ حدیث قدسی ہے ہم نے مذکورہ کتاب سے اقتباس تحریر کیا ہے جسے علامہ موصوف نے موتی کی طرح پرویا ہے اخذ کیئے ہوئے یہ چند سطور میں نے حضور شفیع المذنبین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے شاید میرے لئے شفاعت کا ذریعہ ہے اور رب العالمین کی بارگاہ میں سرفرازی نصیب ہو!

علامہ موصوف کی مذکورہ تصنیف ایک ایسی نادر کتاب ہے کہ میں اس پر تبصرہ کرنے کے لائق نہیں ہوں اور مجھ ناچیز کی دسترس سے باہر ہے میرے دوست گرامی صوفی عبدالغنی شاہ کے بے حد اصرار پر کہ کتاب عید میلاد النبی علیہ السلام کا بنیادی مقدمہ میں نے آپ کو عطیہ کیا ہے لہٰذا اس سلسلے میں اپنے قیمتی تاثرات سے نوازیں اور اسے اختصار میں تحریر کردیجئے اس لئے میں نے بصد احترام یہ چند پیراگراف تحریر کرنے کی سعادت حاصل کی

ہے میری بھی ایک استدعا ہے کہ نوشتہ ھذا میں اگر کوئی خطا سرزد ہوگئی ہو تو آپ درگذر کریں ہمیں امید ہے کہ یہ تحریر حقیر رایگاں نہیں جائیگی۔ آمین

بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْمِ
وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ۝

| سکریٹری | تحریر و ترتیب |
| --- | --- |
| | عَبْدُ الرَّقِیْبُ صِدِّیْقِی |
| احقر الحاج مُحَمَّدْ فَارُوْق وَحِیْدِی | نائب سکریٹری ادارہ ھذا |
| 9.9.98 | |

خط و کتاب کا پتہ درج ذیل ہے
الحاج محمد فاروق صاحب وحیدی
B. 3/317 شیوالہ روڈ وارانسی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ نصر اللہ خان افغانی مدظلہ العالی، کا بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ نظر سے گزرا اور باعث بہجت قلب و سرور جان ہوا، یہ تحریر پر تنویر ذات پاک مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فضائل و کمالات اور انوار و لمعات پر ایک صحیفہ بیش بہا ہے جس سے ایک طرف تو مصنف کے عشق رسول ﷺ کا پتہ چلتا ہے دوسری طرف تبحر علمی و دقت نظری کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے کیوں نہ ہو کہ مصنف علام، خرمن امام احمد رضا قدس سرہ کے خوشہ چین ہیں اور اعاظم علمائے اہلسنت مثلاً شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا سردار احمد و صدر العلماء حضرت علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی و مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری اڑیسوی اور شمس العلماء حضرت علامہ مولانا محمد نظام الدین الہ آبادی علیہم الرحمۃ والرضوان کے ارشد تلامذہ سے ہیں۔ پوری کتاب دلائل و براہین سے مزین ہے جو قاری کو اپنی طرف متوجہ کیے بغیر نہیں رہتی۔ کتاب کے آخر میں مصنف علام کی سوانح حیات بھی شامل ہے جو مصنف کے مختصر تعارف پر مشتمل ہے، کتاب کمپیوٹر کی دیدہ زیب طباعت کا ایک حسین نمونہ ہے کاغذ نہایت عمدہ اور پوری کتاب دو کلر میں چھپی ہے، گویا کہ یہ بنیادی مقدمہ عید میلاد النبی ﷺ ظاہری و باطنی ہر طرح کی خوبیوں کا جامع ہے، اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیے تاکہ دعوت حق کو عام سے عام تر کیا جا سکے،

محمد عبد المبین نعمانی قادری

محمد عبد المبین نعمانی قادری خادم رضا
اسلامک مشن مدنپورہ، بنارس انڈیا

۲۸ ربیع الآخر ۱۴۱۹ھ

21 - 8 - 98

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور عالم و عامل، کامل و فاضل مناظر بے بدل ولی و تقی جناب محمد حسن علی قادری رضوی بریلوی ڈائریکٹر و بانی بزم انوار رضاء اہل السنۃ و خطیب جامع مسجد فریدی بلدیہ۔ چوک غوثیہ رضویہ مدینہ ٹاؤن شہر میلسی ڈویژن پنجاب کے دو تقاریظ

## تقریظ اوّل!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی حبیبہ الکریم

گرامی منزلت فیضد رجت شیخ الحدیث مدظلہ

محقق ذیشان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نصر اللہ خان صاحب

ہدیۂ سلام مسنون۔ ادعیۂ خلوص مشحون۔ آپ سے ڈیڑھ سال قبل سیدی آقائے نعمت امام اہلسنت حضور محدث اعظم پاکستان قدس سرہ کے عرس مبارک میں فیصل آباد میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا یہ فقیر اور حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب مدظلہ عالی دونوں آئے تھے۔ پھر جناب نے فقیر کا پتہ لیا۔ اور میلسی فقیر کے نام "عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ" کی چند کاپیاں ارسال فرمادیں فقیر اس وقت مدینہ طیبہ سرکار اعظم ﷺ میں حاضر تھا شکریہ کا خط لکھ نہ سکا نہ کتب کی وصولی کی اطلاع تحریر کر سکا۔ بہر کیف آپکی ارسال فرمودہ کتب موصول ہوگئیں تھی اور اکثر پیش نظر رہتی ہیں۔ مولیٰ عزوجل آپکو بہتر سے بہتر جزاء و اجر عظیم عطا فرمائے آمین۔ ماشاء اللہ آپکی یہ ایمان افروز روح پر کیف اور کتاب شید ایان رسول، اہلسنت والجماعت کے عوام و خواص کیلئے ایک انمول یادگار تحفہ و نعمت کبرای ہے اکثر پڑھتا رہتا ہوں دعا کرتا ہوں۔ پچھلے دنوں حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق صاحب قادری رضوی زید مجدہ نے بذریعہ مکتوب یہ اطلاع دی تھی کہ مولوی زبیر حیدر آبادی کی "مغفرت ذنب" کا جواب بھی آپ تحریر فرمارہے ہیں ضرور اور جلد مطلع فرمادیں۔

والسلام الفقیر محمد حسن علی الرضوی

۲۲؍ ذوالحجہ

## تَقْرِیْظِ دُوم!

### بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بعد فاضلِ ذیشان فاضلِ محقق حضرتِ شیخ الحدیث، شیخ التحقیق علامہ مولانا محمد نصیر اللہ صاحب افغانی مدظلہ العالی تلمیذِ ارشد سیدی سندی امام اہلسنت حضور محدثِ اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ والرضوان کی کیف و سرور اور مثالی تحقیق و تدقیق، دلائل و شواہد سے بھرپور کتابِ لاجواب "عیدِ میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ" کی زیارت و مطالعہ کا شرف حاصل کیا بار بار پڑھنے پر ہر بار ایک نیا ذوق اور کیف و سرورِ روحانی حاصل ہوا بلاشبہ و بلا مبالغہ جلیل القدر عظیم المرتبت مصنف پر امام اہلسنت سیدنا اعلحضرت فاضلِ بریلوی اور آقائے نعمت حضور محدثِ اعظم پاکستان قدس سرہما کا روحانی تصرف سایہ افگن ہے یہ عظیم شاہکار کتاب مدتوں یادگار و ناقابلِ فراموش رہے گی اور جمہورِ اہلسنت کیلئے مشعلِ راہ و مینارۂ نور ثابت ہوگی مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وسیلۂ جلیلہ سے اور حضور پر نور سرکارِ غوثیت و سیدنا مجددِ اعظم سرکارِ اعلحضرت اور سیدنا محدثِ اعظم قبلہ سیدی شیخ الحدیث قدست اسرارھم کے صدقہ اس عظیم تصنیفِ لطیف کو مقبولِ خاص و عام فرمائے آمین اور مصنفِ جلیل کو بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے آمین۔

الفقیر محمد حسن علی الرضوی غفرلہٗ میلسی ملتان

نحمده ونصلی علی حبیبه الکریم

محکمہ شرعیہ عالیہ سنیہ حنفیہ

عید میلاد النبی ﷺ کا بنیادی مقدمہ اور اس پر

پیر طریقت سید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی مفتی اعظم کرناٹکا

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ چشتیہ پیر صادیہ کھاریہ حضرت لکڑ شاہ ولی مسجد

الجامعۃ الحقانیۃ عربک کالج . کاٹن پیٹ مین روڈ . بنگلور سٹی . الہند کی تقریظ و تبصرہ

حوالہ نمبر    فون نمبر ۶۰۰۷۶۷    تاریخ    ماہ    ۱۴۲۰ھ


**Islamic Research & Spritual Centre**    Phone: 600767

Mufti Haji Peer Qazi Syed Shah Muhammad Hasan Shamsul Haq qadri Chisthi

**Sajjada Nasheen,Nazim-E-Aala Madrasa-E-Haqqania Arabia**

KHANQAH-E-ARABIA QADIRIAH HAQQANIA

HAZRATH LAKKAD SHAH MASJID

No.140,COTTONPET MAIN ROAD

BANGLORE 560 053


Ref.No.    Dated. 15 / 5 / 1999

28/3 ۱۴۲۰ھ

اغثنی یا غریب نواز    بسم اللہ الرحمن الرحیم    اغثنی یا دستگیر

محترم المقام فضیلۃ الشیخ علامہ عالم معقولات و منقولات ۔ شیخ الحدیث الشاہ محمد نصر اللہ خانصاحب زاد اقبالہ ۔ بیشمار سلام و رحمت ۔ مزاج ہمایوں ؟ الحمدللہ آپکی تصنیف کردہ عید میلاد النبی علیہ السلام بنیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا ۔ ماشاء اللہ خوب سے خوب تر ہے ۔ جسکے لئے آپنے قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل ثبوت کے ساتھ پیش کیا ماشاء اللہ آپ قابل مبارکباد ہیں، آئندہ بھی زندگی کے مخصوص لمحات میں اپنی دینی، قلبی روحانی کاوشوں کو بروئے کار لاکر قوم و ملت کو مشکور فرمائیں۔

جو کام بنیادی مقدمہ کا آپ نے کیا۔ وہ تاریخی خدمات ملت اسلامیہ کیلئے سنگ میل کا کام دیگی۔ دعاگو کے پاس صوفی باصفاء عبدالعزیز صاحب چشتی، صابری کراچی سے انڈیا کے مختلف شہروں کے مزارات کی حاضری دیگر بنگلور پہنچے۔ ملاقات سے خوشی ہوئی۔ دعاگو نے اپنے بزرگوں کی قدیم مسجد کا ۹، مئی ۹۹ء کو مسجد الحسن کا سنگ بنیاد رکھوایا۔ جسمیں ملک وملت کے سجادگان وسیدزادگان، دانشوران، عمائدین شہر تشریف لائے۔ تقاریری پروگرام ہوا۔ اسکی مصروفیت سے فارغ ہوا۔ دعاگو بھی پیشتر سوات کا ننہالی ہے فرنٹیر نارتھ ویسٹ کا ہے ہمارے بزرگان دین بنگلور تشریف لاکر ملک وملت کی تعلیمی روحانی خدمات انجام دیتے رہے۔ مدرسہ حقانیہ عربیہ سو سال سے خدمات انجام دے رہا ہے۔

دعا ہے کہ رب قدیر بطفیل سید المرسلین علیہ السلام کے آپکی اس دینی خدمات جلیلہ کو قبول فرما کر شرف عامہ تامہ عطا فرمائے۔ وہابیت، تجدیت، بدمذہبوں کو راہ راست پر لائے۔ آمین۔ ثم آمین۔

آئندہ بھی جو تصانیف فرمائے، قادریہ اکیڈمی کو ارسال فرما کر مشکور فرمائینگے۔

والسلام مخلص دعاگو ودعاجو

الفقیر قادری شریعت پناہ السید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی

سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ میر صادقیہ حقانیہ

مکان حضرت لنگر شاہ اولیاء۔

السید شاہ حسن محمد شمس الحق قادری حقانی

140 کاٹن پیٹ مین روڈ بنگلور 53

بندہ نے بھی بنیادی مقدمہ کا مطالعہ کیا۔ جس پر قلبی مبارکباد قبول فرمائیں

والسلام مخلص

پیرزادہ قاری سید شاہ محمد حبیب الرحمن قادری

پیرزادہ قاری سید شاہ محمد حبیب الرحمن قادری

چیف قاضی کمیٹی نمبر 8

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى حَبِيۡبِهِ الرَّؤُفِ الرَّحِيۡمِ

## اِس فَقِیر کے اَسَاتِذَہ، اُن کا اِفَاضَہ اور اُن سے اِس فَقِیر کا اِستِفَاضَہ و اِستِفَادَہ

## اُن کا اِجمَالِی بَیَان و تَذکِرَہ

سمجھ دار وہ ہے جس نے کَلَامِ مُتَکَلِّم یعنی کہنے والے کے کہے کے مرادی مَعَانِی جان لیے نہ وہ کہ جس نے صرف کَلَام کے مَعَانِی بطورِ حصر و قصر سمجھ لیے ہوں۔ لِاَنَّ فَهۡمَ كَلَامِ الشَّخۡصِ الۡمُتَكَلِّمِ مَا هُوَ بِاَنۡ يَّعۡلَمَ وُجُوۡهَ مَا تَتَضَمَّنُهٗ تِلۡكَ الۡكَلِمَةُ بِطَرِيۡقِ الۡحَصۡرِ مِمَّا تَحۡوِيۡ عَلَيۡهِ مِمَّا تَوَاطَا عَلَيۡهِ اَهۡلُ هٰذَا اللِّسَانِ وَاِنَّمَا الۡفَهۡمُ اَنۡ يَّفۡهَمَ مَا قَصَدَهُ الۡمُتَكَلِّمُ بِذٰلِكَ الۡكَلَامِ هَلۡ قَصَدَ جَمِيۡعَ الۡوُجُوۡهِ الَّذِيۡ يَتَضَمَّنُهَا ذٰلِكَ الۡكَلَامُ اَوۡ بَعۡضَهَا فَيَنۡبَغِيۡ اَنۡ تُفَرِّقَ بَيۡنَ الۡفَهۡمِ لِلۡكَلَامِ وَ الۡفَهۡمِ عَنِ الۡكَلَامِ وَ هُوَ الۡمَطۡلُوۡبُ (باب ۳۶۶، ص ۳۲۷، الفتوحاتِ مکیہ شریفہ)

یعنی کلامِ متکلم کا سمجھنے والا وہ نہیں جو اس کلام کے وہ تمام معانی بطریق حصر و قصر جان لے جن پر اہل زبان کا اتفاق ہے بلکہ سمجھدار و سمجھنے والا کامل وہی ہے جو کلامِ متکلم کے مرادی معانی سمجھ لے پس چاہیے کہ تو فرق کرلے درمیان کلام متکلم کے معانی سمجھنے میں اور متکلم کے اپنے اس کلام سے مرادی معانی سمجھنے میں اور یہی مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اِرشاد و اِعلان ہے: وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ (آیت ۲۸۲۔ البقرہ ۲) اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے

نیز اللہ تعالیٰ نے اِرشاد و اِعلان فرمایا: وَ يَزِيۡدُ اللّٰهُ الَّذِيۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًى ؕ وَ الۡبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيۡرٌ عِنۡدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ مَّرَدًّا (الآیہ ۷۶۔ مریم ۱۹)

اور جنہوں نے ہدایت پائی اللہ انہیں اور ہدایت بڑھائے گا اور باقی رہنے والی نیک باتوں کا تیرے رب کے یہاں سب سے بہتر ثواب اور سب سے بہتر بھلا انجام۔

سیدِ دوسرا علیہ التحیۃ و الثناء کا اِرشاد و اِعلام ہے وَ مَنۡ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ اَوۡرَثَهُ اللّٰهُ عِلۡمَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ اور جس نے عمل کیا اپنے علم پر اللہ نے اسی کو وارث بنالیا ان اشیاء کے علم کا جن کا علم اسے نہ تھا۔ اور سیدنا علی شیرِ خدا کا اِرشادِ گرامی ہے اَلۡعِلۡمُ مَقۡرُوۡنٌ بِالۡعَمَلِ وَ الۡعِلۡمُ يَهۡتِفُ بِالۡعَمَلِ فَاِنۡ اَجَابَهٗ وَ اِلَّا ارۡتَحَلَ یعنی علم عمل کے ساتھ پیوست ہے اور علم عمل کو آواز دیتا ہے (کہ ساتھ رہ) تو اگر اس نے قبول کیا فبہا و نعمت ورنہ علم کوچ کر روانہ ہو جاتا ہے۔عہ

### فصلِ اوّل

میرے اَسَاتِذَہ کرام تقویٰ کے زیور سے شایستہ تھے اور علم و عمل کے پیراستہ لباس میں ملبوس و آراستہ۔ اس فقیر نے سیدنا و مولانا

عہ وقال العلم عند ما يقتضي العمل ولا بد وإلا فليس بعلم وإن ظهر بصورة علم، قاله سيدنا الشيخ الأكبر رضي الله عنه في الفتوحات المكية ج ۳ صفحہ ۳۲۴ باب ۳۶۶ بیروت لبنان

صدر المدرسین جناب سید غلام جیلانی قدس سرہ السامی سے استفاضہ اس وقت کر لیا جبکہ الہ آباد یو پی میں درس و تعلم کے ساتھ ساتھ مختلف و متعدد علوم و فنون کی سات سالہ تدریس و تعلیم بھی مکمل ہوئی تھی درس نظامیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دروس عالیہ:۔ مولوی، عالم، فاضل دینیات کے امتحانات بھی پایہ تکمیل تک پہونچ چکے تھے اس سے پہلے بھی بہت سے علوم و فنون حاصل ہو چکے تھے بچپن کا حال یہ تھا کہ زرادی پڑھ لی تو زنجانی کے ساتھ اس کی مغلق شرح سعدیہ بھی پڑھتا اور سمجھتا رہا پھر تو تعلیم و تدریس کا ایسا سلسلہ جاری ہوا کہ مشہور و معروف ترین مدرسین کرام سے جو کتاب پڑھتا تھا تو اس سے قبل والی پڑھی ہوئی کتاب کی تدریس بھی جاری رہتی اور طلبہ کا حال یہ تھا کہ وہ نہایت شوق، ذوق اور بڑی رغبت اور محبت سے مجھ سے پڑھتے رہے۔ اس پاکیزہ عمل نے اس فقیر کی تحصیل علم، تعلیم و تدریس کے جذبہ صادقہ کو مزید جلا بخش دی اور افغانستان کے علماء و فضلاء کی السنہ و زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ "نصر اللہ فضلی ہے"۔ اس اصطلاح کا مطلب وہاں یہ رہا ہے کہ اللہ و رسول جل مجدہ و صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم کی جناب سے اس کو موھوبہ علوم ملے ہیں۔ سب اصول و منقول، معقول و فرائض مروجہ جاریہ اور ریاضی میں لب اللباب کی روشنی میں خلاصۃ الحساب، مدقق و محقق شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی سے اس طرح پڑھ لیے ہیں کہ شرعی اداب کے لحاظ میں بغرض استفادہ و بغرض استنباط مسائل فقہیہ تین تین گھنٹے بحث و مباحثہ جاری رہتا تھا اور خلاصۃ الحساب بچپن میں بھی پڑھی تھی ریاضی کا کچھ حصہ میں نے جناب قبلہ منظور عالم صاحب سے پڑھ لیا ہے جو اسلامیہ کالج الہ آباد میں ریاضی کے بڑے معتبر مدرس اور حساب کی کتابوں کے مصنف رہے سنتا یہ تھا کہ آپ کی لکھی ہوئی کتابیں علی گڑھ یونیورسٹی میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔

آپ قدس سرہ الہ آباد میں جمنا کے کنارے رسول پور مشہور و معروف بستی کے رہنے والے ہیں۔ اور علم الکلام کے مشکل اور باریک مسائل میں نے میرے استاذ اکرم ذہین و باریک بین بھی و ذکی جناب شبیر احمد غوری قدس سرہ السامی سے بھی پڑھ لیے ہیں آپ قدس سرہ السامی یو پی کے درس عالیہ کے رجسٹرار رہے تھے اور شاہ گنج الہ آباد میں ہماری قیام گاہ کے بہت قریب قیام پذیر رہے تھے۔ عربی علم ادب میں نے الہ آباد یونیورسٹی کے جید بلکہ اجید پروفیسر جناب سید رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد سے پڑھ کر ازبر کر لیا تھا پورے یو پی میں مشہور و معروف ہے مجھے یاد ہے ایک روز میں عبارت بہتر لہجے کے ساتھ سنا رہا تھا اور آپ قدس سرہ خوش تھے مسکرا رہے تھے میں نے جب آپ کی طرف دیکھا تو فرمایا آپ عربی کے مشہور شہسوار ہو گئے ہیں۔ اور جناب پروفیسر رفیق احمد سلمہ اللہ الاحد کے دولت کدہ میں یونیورسٹی کے طلبہ بھی پڑھنے آتے تھے عربی لسان کی فصاحت و بلاغت و وسعت پیش نظر تھی اور عربی کے مقابل میں دیگر السنہ اور زبانوں کی تنگی اور لکنت کی بھی مجھے خبر تھی ایک روز یونیورسٹی کے طلبہ سے آپ کے دولت کدہ میں مکالمہ ہوا اثنائے گفتگو میں میں نے طلبہ سے کہا کہ جو انگریزی آپ لوگ دس سال میں پڑھتے ہیں ہم اس کی تیاری صرف چھ مہینے میں کر سکتے ہیں ان میں سے ایک لڑکے نے کہا" کر کے دکھایئے "میں نے کہا آج کی تاریخ نوٹ کر لیجے میں نے انگریزی میٹرک کی کتابیں The Immortal Dead اور Patterns of English Prose اور گرامر کی کتاب Wren اور ایک پوئٹری کی کتاب جو اس وقت میٹرک کے کورس میں پڑھائی جاتی تھی لے لیں اور جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب سے عربی میں پڑھنا شروع کر لیا ان کے لکھے ہوئے عبارات اور ترجمے میرے پاس اب تک موجود ہیں۔ اور گرامر کی کتاب Wren اسلامیہ کالج اٹالہ الہ آباد میں پڑھتا تھا۔ انگلش میں تحلیل (Analysis) (۱) اور ترکیب (Synthesis) (۲) میں کافیہ کے طرز پر پڑھنا چاہتا تھا جس میں بڑی توضیح و تشریح، افادہ و استفادہ ہوتا ہے اس طرز کی تحلیل و ترکیب سے سننے اور پڑھنے والے محظوظ و ملذوذ ہوتے ہیں اس قسم کی

تحلیل سے ایک جملہ پوری کتاب بن جاتا ہے اور ترکیب سے پوری کتاب سمندر در کوزہ کی مانند ایک جملہ بنتی ہے اس کا نام زنجیری ترکیب ہے وہ انگریزی پڑھنے پڑھانے والوں کو میسر نہیں نہ ہی ان کے نصیب میں ہے کیونکہ انگریزی بہت مختصر ہے اِفادہ و اِستفادہ کے خصوصیات سے محروم ہے جو اِفادہ و اِستفادہ فصیح میں موجود ہے وہ انگریزی میں مفقود ہے اس لیے کہ یہ زبان مُبہم ہے اور جو زبان مُبہم ہو وہ قابلِ اِفادہ نہیں یہ دونوں مقدمات یقینی ہیں تو نتیجہ بدیہی ہے کہ جو زبان قابلِ اِفادہ نہیں اُس سے اِستفادہ نہیں۔ بہر حال پڑھنا و لکھنا جاری رکھا اللہ تعالیٰ اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم کا کرم تھا کہ چھ مہینوں میں مکمل کر لیا اور تیاری ہوگئی چاہیے تو یہ تھا کہ اس کی تکمیل چھ مہینوں سے پہلے ہوگئی ہوتی اس لیے کہ انگریزی زبان کے کلام سے مذکر، مؤنث، مفرد، تثنیہ و جمع نیز غائب، مخاطب و متکلم کی تمیز و پہچان نہیں ہوتی کلام کے صیغوں "Moods" میں پہچان کی کوئی علامت نہیں ہوتی کلام فعل ماضی کا ہو یا حال خواہ اِستقبال صرف بعض صیغوں میں کبھی مفرد کے لیے "S" کا اِلحاق کرتے ہیں تاہم اس سے تانیث و تذکیر کی تمیز نہیں ہوتی ایک جملہ فعلیہ خبریہ "Assertive verbal Sentence" کے لیے کتابت سے فصیح میں ماضی مطلق "Pret erite Past Tense" کے تیرہ صیغے ہیں۔

( प्रेट-इर-इट )

(۱) (۲) (۳)
Singular - Dual - Plural

(۱)

| 3rd Person 2nd Person 1st Person / Masculine Gender Feminine Gender | جمع | تثنیہ (Dual) | مفرد | |
|---|---|---|---|---|
| انگریزی میں ان سب صیغوں کے لیے صرف اور صرف ایک ہی صیغہ "Wrote" "لکھا" اِستعمال کرتے ہیں۔ | کَتَبُوْا | کَتَبَا | کَتَبَ | غائب مذکر |
| | کَتَبْنَ | کَتَبَتَا | کَتَبَتْ | غائب مؤنث |
| | کَتَبْتُمْ | کَتَبْتُمَا | کَتَبْتَ | مخاطب مذکر |
| | کَتَبْتُنَّ | ........ | کَتَبْتِ | مخاطب مؤنث |
| | کَتَبْنَا | | کَتَبْتُ | متکلم مذکر و مؤنث |

(۲) ماضی قریب "Present Perfect Tense" میں بھی صرف ایک ہی صیغہ لکھتے کہتے ہیں "Have Written"۔

(۳) ماضی بعید "Plu Perfect Tense" کے لیے بھی صرف ایک صیغہ "Had Written" لکھتے ہیں۔

(۴) ماضی مشکک "Future Perfect Tense" کے لیے بھی ان کے ہاں صرف ایک ہی صیغہ ہے مثلاً "Shall Have Written" لکھ دیا ہوگا یا لکھ لیا ہوگا۔

(۵) ماضی تمنائی "Past Potential Tense" کے لیے بھی ایک ہی صیغہ "Might Write" لکھ دیا ہوتا، لکھ لیا ہوتا کہتے ہیں۔

(۶) ماضی استمراری "The Continuous Preterite Tense" کے لیے "Was Writting" یا "Were

"Writting" لکھتے بولتے ہیں یہاں پر صرف مفرد کے لیے "Was" کا اِلحاق کرتے ہیں تاہم اس میں مذکر و مؤنث کا اِمتیاز مفقود۔

(۷) زمانہ حال "Present Tense" کے لیے "Write" اور "Writes" لکھتے ہیں۔

(۸) اور مستقبل "Future Tense" کے لیے "Will Write" استعمال کرتے ہیں۔

ظاہر ہے کہ عربی اور فصیح عربی کا عالم انگریزی والوں کی اس مُبہم زبان کا تیرہ سالہ کورس اَللہُ تعالیٰ اور رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّم کے فضل و کرم سے ایک سال میں ہاں صِرف ایک سال میں مکمل کر سکنے پر قُدرت رکھتے ہیں۔

مسلمانانِ عالم پر واضح رہے کہ جس زبان میں تمیز و اِفادہ نہ ہو اس کے پڑھنے اور یاد کرنے سے عقل کی روشنی ختم ہو جاتی ہے اور یا اس پر پردہ پڑ جاتا ہے ہم ہمیشہ اپنے لیے اور تمامی مسلمانوں کے لیے اَللہُ تعالیٰ اور رسُولِ پاک صَلَّی اللہُ تعالیٰ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَصَحبِہٖ وَسَلَّم سے عِلم و عمل اور عقل و دانش کے خواستگار رہے ہیں۔

اور عِلمِ فرائض جنابِ ایڈووکیٹ اَلسّیّد محمد عاقل قُدِّسَ سِرُّہٗ سے بھی حاصل کر لیا ہے یہ جناب پروفیسر رفیق احمد صاحب مُدَّظِلُّہُ العَالِی کے بڑے بھائی اور یو۔ پی کے باوقار مبارک خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور باوقار وکیل ہیں اور بہتر باہمی زندگی کے مالک رہے تھے۔

الٰہ آباد آنے سے پہلے مثنوی شریف کو میں نے جناب عَلّامَہ قاضی عیاض علی خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہِ سے پڑھ لیا تھا جو بندیل کھنڈ کے مشہور و معروف علمی خاندان کی نسل سے رہے تھے ان کے آباء و اَجداد سب متصوفین گذرے ہیں مجھے خوب یاد ہے میں مَثنوی شریف پڑھتا ان کو سناتا رہتا تھا اور وہ غور سے سنتے تھے پندرہ دن میں مجھے سَنَد و شہادت نامہ عطا فرمادیا اس سے پہلے باونی سٹیٹ کدورا ضلع جالون میں ۱۹۴۲ء میں مَیں نے ہندی صرف ایک ہفتے میں پڑھ کر اَزبَر کر لی جو آج تک میں لکھ پڑھ سکتا ہوں۔

اور الٰہ آباد میں جب میں جناب مُحقّق و مدقّق شمس العلماء سے پڑھتا تھا تو بغرضِ اِستفادہ و بغرضِ اِستنباطِ مسائلِ فقہیہ مُسلسل تین تین گھنٹے شرعی آداب کے میدان میں بحث و مُباحثہ جاری رہتا تھا اور آپ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بڑے مِہر و کرم سے پڑھاتے سکھاتے اور شافی و وافی جوابات دیتے رہے۔ ملاحظہ ہو آپ کے مُقدّس اِرشادات اور قدسیہ کلمات جو آپ قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے اپنے اس شاگرد کے حق میں اِلقاء کر دیے ہیں۔

عزیز از جان سَلَّمَہُ المَنّان:۔ دَعَوَاتِ وَافِرَہ! اینتیس سال کے بعد تین خطوط آپ کے یکے بعد دیگرے ملے۔ ایک بہرام اور دو الٰہ آباد کے پتہ پر۔

عزیز بزم اُمِّ رسل کا نام دیکھتے ہی مَسَرَّت کی بے پناہ لہروں نے دست و پا، رگ و ریشے میں وہ کیفیت پیدا کر دی جس نے "از جا رفتم" سے کہیں بُلند و بالا منزل پر پہونچا دیا۔ قد و قامت، رفتار و گفتار، عادات و اَطوار، لب و لہجہ، اندازِ بیان، اَسباق کی گہرائیوں میں غوطہ زنی یہ سب یک لخت مُجسّمہ بن کر کھڑے ہو گئے اور میں یہ محسوس کرنے لگا کہ مولانا نصر اللہ خان سَلَّمَہٗ حسبِ عادتِ قدیم میرے روبرو مؤدبانہ دست بستہ کھڑے ہیں۔ اس وقت مجھے یہ اِحساس نہیں تھا کہ یہ ۵۶ء ہے یا ۸۹ء آپ کے خط میں خُلوص کا وہ مُرَقّع ہے جس سے کچھ اہلِ علم تو آبدیدہ اور کچھ محوِ حیرت ہو گئے۔ الخ۔ آپ کا یہ نامی نامہ اور اَنیقۂ کریمہ اسی مُقدّس کتاب کے صفحہ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸ پر ثبت ہے۔ پورا ملاحظہ ہو۔

یہ کرم نوازیاں مُجاہدِ ملّت کی ہیں ان میں سے اکثر کا ذکر اجمالاً اسی مُقدّس کتاب کے ص ۹۲۔ الی ص ۱۰۱ بعُنوان "سوانح شیخ الحدیث"

(بقیہ صفحہ سابقہ) یتلقاہ الطبع السلیم بالقبول ویکون بین الانتاج اذ الکبریٰ فیہ دالة علی

میں مندرج ہو چکا ہے اور مجاہد ملت سیدنا و مولانا جناب حبیب الرحمٰن قدس سرہ السامی صاحب نے دیگر کثیر و بیشتر کرم و کرم کے ساتھ ساتھ اس فقیر کو تمام مجاز سلاسل طریقت کے اجازات کا مجاز بنا کر بھی نواز دیا ہے آپ کی حب و کرم کی پیہم و موسلا دھار بارش بھی اس غلام کے تن، من و دھن کو تدریجاً پر ہمیشہ سیراب کرتی رہی جناب نظام الملة والدین قدس سرہ کو تاکید کرتے رہے نصر اللہ خان کا خیال رکھیں ہمیشہ پوچھتے رہتے تھے نصر اللہ خان کا کیا حال ہے۔

قرآن و حدیث اجماع و قیاس اور ان سے استنباط مسائل کا شوق و ذوق رگ و پے میں پیوست ہو چکا تھا اور اس شوق و ذوق کے باعث جناب نظام الملة والدین اور مجاہد ملت قدس سرہما کے ارشادات اور گفتگو سے استفادہ اور حسان الہند جناب مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی کی تصنیف لطیف "مآثر الکرام" کا بار بار گہرا مطالعہ تھا۔ حسان الہند نے اپنی اس مشہور و معروف تصنیف لطیف میں ان اسی (۸۰) مشاہیر صوفیاء کرام نیز ان تہتر (۷۳) علماء عظام کے احوال درج کر دیے ہیں جو ابتداء فتح ہندوستان سے لے کر ۱۲۰۰ھ بارہویں صدی تک گذرے ہیں اور جنہوں نے دیار ہند میں علم اشتہار و افتخار کو لہرا دیا ہے جناب حسان الہند مولانا غلام علی بلگرامی قدس سرہ السامی نے "مآثر الکرام" مطبوعہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۳۲۸ھ کے صفحہ ۲۰۰ و ۲۰۱ پر جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا کے احوال یوں قلمبند کر دیے ہیں!

اشتہارش گوش جہانیان را نواختہ و خامہ مورخان بہ تحریر مناقب ہمایون اجمالاً و تفصیلاً پرداختہ۔ سطرے چند بر لوح سنگی نقش کردہ در قبہ مزار فائض الانوار تعبیہ کردہ اند۔ درین جریدہ بر عبارت لوح اکتفا نمودہ، و آن اینست:۔ مجملے از احوال کرامت منوال این مقتدای وقت صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمہ اللہ رحمة واسعة آنکہ از مبادی شعور بہ طاعت حق و طلب علم کمر بستہ نزدیک بآوان بلوغ اکثر علوم دین تحصیل کرد و در سن بست و دو سالگی از ہمہ آن فارغ شدہ و کلام مجید از بر گرفتہ بر مسند افادہ نشست و ہم در عنفوان جوانی جاذبہ الٰہی در رسید بہ یک بار دل از یار و دیار بر کندہ متوجہ حرمین محترمین گشت مدتے مدید بہ آن مقامات شریفہ اقامت ورزیدہ بہ اقطاب زمان و اولیاء کبار صحبت ہا داشتہ بہ ودائع ارجمند و رخصت ارشاد طالبان اختصاص یافت و علاوہ (این) تکمیل فن حدیث نمودہ با برکات فراوان بہ موطن مالوف مراجعت فرمود و مدت پنجاہ و دو سال بہ جمعیت ظاہر و باطن تمکن یافتہ بتکمیل فرزندان و طالبان بجا آورد و بہ نشر علوم سیما علم شریف حدیث پرداختہ بنحوی کہ در دیار عجم احدی را از علماء متقدمین و متاخرین دست نہ دادہ است ممتاز و مستثنیٰ گردید و در فنون علمیہ خاصہ فن حدیث کتب معتبرہ تصنیف کرد چنانکہ علماء زمان اعتبار آن ورزیدہ دستور العمل خود دارند و اہل دانش از خواص و عوام بہ جان خریداری می نمایند۔ تصانیف این فائض والا از صغیر و کبیر بہ صد مجلد و بہ حسب شمار ابیات پانصد ہزار رسیدہ است در محرم ۹۵۸ این نور اتم پرتو ظہور بہ عالم عنصری داد و در ۱۰۵۲ھ بہ تمام آگہی و کشادہ پیشانی بہ عالم قدس خرامید تاریخ ولادت شیخ اولیاء (۹۵۸) و تاریخ رحلت فخر العالم است (۱۰۵۲) انتہیٰ کلامہ الشریف۔

یعنی آپ قدس سرہ السامی کی شہرت نے جہان والوں کے کانوں کو نوازا، خوش کر دیا جب کہ ان میں آپ کی شہرت کی آواز گونج اٹھی اور آپ کے محامد مبارکہ کی تحریر نے اجمالاً ہو، وہ خواہ تفصیلاً مورخین کے اقلام کو آراستہ کر دیا میں اپنے اس جریدہ میں چند سطور پر جو ایک پتھر کی تختی پر نقش کیے اور مزار فائض الانوار کے گنبد میں تعبیہ کیے ہیں اکتفا کرتا ہوں! اجمالی طور پر اس مقتدای وقت صاحب المفاخر ابوالمجد عبدالحق رحمہ اللہ رحمة واسعة کے احوال کرامت منوال یوں ہیں کہ جب آپ کو شعور ہوا اس وقت سے آپ قدس سرہ السامی حق جل مجدہ کی طاعت اور

طلبِ علم کے لیے کمربستہ ہو کر اوانِ بلوغ کے قرب تک (اس قلیل مدت میں) آپ نے اکثر و بیشتر علوم حاصل کر لیے اور بائیس سال کی عمر میں ان تمام علوم سے فارغ ہوئے اور کلام مجید کو از بر یاد کر لیا تو افادہ کی مسند پر نشست فرما کر جلوہ افروز ہوئے نیز آغاز و ابتدائے جوانی میں آپ کو الٰہی جاذبہ پہنچا ایک بارگی یار و دیار سے دل برداشتہ ہو کر حرمین محترمین کی جانب متوجہ ہوئے اور عرصہ دراز تک ان مقامات مقدسہ میں اقامت اختیار کر لی اور وہاں پر آپ کو اقطابِ زمانہ اور اولیائے کبار رضی اللہ عنہم کی بہت صحبت میسر ہوئی انہوں نے آپ کو بہت قیمتی اور گرانمایہ گرامی قدر امانتوں اور ارشادِ مریدان کی اجازتوں سے نوازا یعنی سلاسلِ مجاز کا مجاز بنا دیا ان کے علاوہ فن حدیث کی تکمیل کر لی تو بہت زیادہ برکات کے ساتھ اپنے وطن مالوف لوٹ آئے اور ظاہر و باطن کی جمعیت خاطر کے ساتھ باون (۵۲) سال قرار و ثبات و قابو پا کر فرزندانِ طریقت اور طالبانِ دین کی تکمیل کا فریضہ بجالایا اور نشرِ علوم، خاص کر علم شریف حدیث کی نشر و اشاعت کو آپ نے اس نہج و طریقے پر آراستہ کیا کہ دیار عرب و عجم میں متقدمین و متاخرین علماء کو وہ میسر نہ آ سکا تو اس نہج پر آپ قدس سرہ ممتاز ہوا اور دیگر علماء سے مستغنی ہوئے اور فنون علمیہ علی الخصوص فن حدیث میں اتنی اور ایسی معتبر کتابیں تصنیف فرمائیں کہ زمانے کے تمام علماء نے ان پر غور شروع کر لیا تو آپ کی تصانیف کو دستور العمل پا کر دستور العمل بنا لیا اور آپ کی تصانیف کو عوام و خواص اپنی جانوں سے خریدتے ہیں فیاضِ والا کے چھوٹے بڑے تصانیف سو مجلات تک موجود ہیں اور گنتی کے لحاظ سے آپ کے پانچ لاکھ ابیات ہیں محرم شریف میں ۹۵۸ اس نورِ اتم نے عالمِ عنصری پر تجلی کا ظہور فرمایا اور ۱۰۵۲ میں پوری آگہی اور دانش کے ساتھ خندہ پیشانی سے لاڈ و ناز کے ساتھ عالم قدس کا راستہ اختیار کیا۔

میرے لیے یہ مزبورہ مذکورہ اسباب بواعث بنے اور یہ بواعث دامن گیر ہوئے تو جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے مزارِ اقدس پر حاضری دینے کا قصد کیا، دہلی روانہ ہوا فساد کا زمانہ تھا بہت خطرہ تھا میرے ساتھ دوسرا شخص بھی تھا مزارِ اقدس پہنچے دیکھا دروازہ مزار چن لیا گیا ہے دروازے کا اوپری حصہ کھلا تھا اس سے اندر گیا دیکھا وہی سنگ و تختی جس کا ذکر علامہ بلگرامی قدس السامی نے "ماثر الکرام" میں کیا تھا دیوارِ مزار پر مرکوز تھا پڑھا یقین ہوا اسلام کیا تین گھنٹوں میں پوری دلائل الخیرات شریف (میرا خیال ہے زور سے) بصوتِ جہیر ادب کے لباس میں پڑھ لی دعا کی اور حبِ نبوی کی خوشبو میں معطر اور مہکتا دمکتا علم و عمل مانگ لیا واپس الہ آباد آ گیا۔

کچھ عرصے کے بعد مجاہد ملت الہ آباد آئے حسب شفقتِ سابقہ مشفقانہ کلام سے نوازا میں نے عرض کیا کہ آپ دورۂ حدیث پڑھانا شروع کر دیجیے یہ مجلس جناب نظام الملۃ والدین کے دولت مدار دولت کدہ میں تھی آپ کا دولت کدہ اتالہ الہ آباد میں ہے معتبر اور صاحب رائ حضرات حاضر تھے کچھ سوال و جواب کے بعد جنبیہ میں دورۂ حدیث پڑھانے پر آپ قدس سرہ راضی ہوئے مدرسہ کے لیے اچھے مدرسین کا تقرر بھی ہوا ان کے مشاہروں کا تقرر و تعین بھی ہوا صرف میں ہی تھا جس کے لیے تنخواہ کا نام نہیں لیا علماء کرام و حاضرین نے باری باری بار بار جب میرا نام لیا اور تنخواہ کا استفسار کیا تو مجاہد ملت نے میری طرف ابوی نظرِ کرم بے رخ کیا میں نے عرض کیا "میں ابا جی کے مدرسے میں تدریس، تنخواہ پر نہیں کرتا" میرے اس کہنے پر آپ قدس سرہ اتنا خوش ہوئے کہ آپ نے مجھے اپنے پہلو سے لگا لیا فرمایا مجھے یہی امید تھی کہ آپ یہی کہیں گے۔ دورۂ حدیث کے آغاز و افتتاح سے پہلے اسی سال آپ رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا سلطان پور میں گرفتار کر لیے گئے پرسانِ حال و دیدار کے لیے علماء و فضلاء سلطان پور جاتے رہے پر مجھ کو پیغام بھیجا کہ تم میری جگہ بیٹھ کر دورۂ حدیث پڑھاؤ تعمیل حکم و ارشاد کرتے ہوئے دورۂ حدیث پڑھانا شروع کر دیا آپ کی روحانی قوت و توجہ رہی اس سال کا دورۂ حدیث بڑا کامیاب رہا دورۂ حدیث کے ہمارے اپنے طلبہ بہت

خوش تھے۔ مخالفین طلبہ بھی آتے تھے پر اعتراض کی غرض سے سکھائے گئے سوالات کرتے تھے میں اُن کے سوال پر ایسا سوال وارد کرتا تھا کہ ان کے سوال بے کار و بے بس، بے کام و بے کس ہو جاتے تھے جب تسلیم کر لیتے تھے کہ ان کے سوال غلط ہیں تو اس پر میں کہہ دیا کرتا تھا کہ جب تک سائل اپنے سوال کی تصحیح نہیں کرتا اس کے سوال کا جواب دینا نادانی و حماقت ہے نتیجہ یہ رہا کہ سال کے آخر میں دستار بندی کی تقریب ہوئی بلائے گئے علماء و فضلاء تشریف فرما و جلوہ گر ہوئے تقریب بہت کامیاب رہی۔

عرصۂ دراز سے میرے دل میں فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت از بر طور پر پڑھنے یاد کرنے کا ارمان باقی رہا شوق موجزن تھا چاہتا یہ تھا کہ اسے کما حقہ پڑھ لوں اس کے لیے جناب سیدی مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ نے علامہ فہامہ ہندوستان کے اشہر مشاہیر، عالم مفتی، شاہ ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب الافغانی اصلاً و البہاری وصلاً قدس سرہ السامی کو خط لکھا جس میں جامع کلمات الدالۃ علی استعدادی الکامل درج تھے جواباً خط بھیجا مضمون یہ تھا میں جسمانی طور پر کمزور ہوں اس طالب علم کو میں اس وقت نہیں پڑھا سکتا دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ اس کے لیے اسباب پیدا فرمائے اس کے بعد میں کانپور گیا مشہور عالم رئیس المناظرین حضرت مولانا رفاقت حسین قدس سرہ السامی سے ملاقات ہوئی آپ مدرسہ حبیبیہ کے جلسہ دستار بندی میں بھی تشریف فرما ہوئے تھے آپ سے اس بارے میں میں نے ذکر کیا آپ نے مجھ سے فرمایا اس وقت آپ کو فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھانے والے صرف دو عالم موجود ہیں ایک ہیں ہند میں اور وہ ہیں مولانا سید غلام جیلانی صاحب جو میرٹھ میں ہیں اور دوسرا مولانا سردار احمد جو پاکستان میں ہیں میں نے پاکستان جانے سے انکار کیا تو فرمایا میں مولانا سید غلام جیلانی صاحب کو خط لکھتا ہوں پر آپ یہ یاد رکھیے کہ جس طرح وہ نسب کے لحاظ سے بادشاہ ہیں اسی طرح ان کا مزاج بھی ہے خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا! یہ جناب مولانا محمد نظام الدین کے شاگرد رشید ہیں آپ سے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت پڑھنا چاہتے ہیں۔ آپ چاہیں تو یہ مدرسہ کے طلبہ کو بھی پڑھا سکتے ہیں آپ جو وقت دینا چاہیں اس میں ان کو فواتح الرحموت پڑھا دیا کریں خط لے کر میں میرٹھ گیا میرے ساتھ بلاسپور کا شاہزادہ سید محمد نعیم جان آغا بھی تھے خط دیا دیکھ کر خوش ہوئے فرمایا فواتح الرحموت پڑھنا چاہتے ہو عرض کیا "جی" فرمایا اس شرط پر پڑھاؤں گا کہ آپ مدرسہ کے طلبہ کو پڑھائیں اور وقت بھی آدھا گھنٹہ دوں گا وہ بھی رات میں، میں نے عرض کیا بہت اچھا، طلبہ مجھ سے پڑھنا چاہیں تو، آپ نے کسی شاگرد کو آواز دی فواتح الرحموت مکتبہ میں عرصے سے رکھی گئی ہے وہ نکال کر لے آؤ پرانے زمانے کا طالب علم آیا ہے۔

میں نے پڑھانا شروع کر دیا طلبہ ایک ایک کر کے آئے بڑا ہال تھا دور فاصلے پر آپ قدس سرہ السامی پڑھا رہے تھے، مجھے پڑھاتے دیکھا بہت خوش ہوئے، فرمانے لگے، ہاں! نظام الدین کے شاگرد ہو! یہ فرمایا اس لیے کہ یوپی میں مولانا شمس العلماء محمد نظام الدین قدس سرہ السامی عقلی روشنی کے لحاظ سے بھی مشہور مشار الیہ بالبنان تھے علماء فرمایا کرتے تھے کہ مولانا نظام الدین کو تیس گز زیر زمین پانی نظر آتا ہے۔ آپ قدس سرہ السامی مجھے رات میں فواتح الرحموت پڑھاتے رہے اور فواتح الرحموت کی عظمت کے ہی خیال میں پڑھاتے رہے۔ فواتح الرحموت، مولانا بحر العلوم کی تصنیف ہے۔ یہ وہ جامع العلوم مقدس کتاب ہے جس میں سابق درس نظامی کے نصاب میں شامل تمام علوم و فنون و اصول کا ذکر و بیان اجمالاً شامل ہے اور کشف سے ثابت انواع العلوم پر بھی مشتمل ہے ہمارے ممالک کے تمام تجربہ کار علمائے کرام جانتے سمجھتے ہیں کہ ہمارے اسلاف نے جس فن میں جو کتاب لکھی ہے اس میں ہر فن کے اصول و مسائل درج کر دیے ہیں ہر فن کی ہر کتاب ہر فن کے اصول و مسائل پر مشتمل ہے میرے اور حضرت قدس سرہ کے زیر مطالعہ دونوں نسخے نولکشور کے چھاپے تھے ہر ہر صفحہ پر کتابت کی بہت سی غلطیاں تھیں آپ نے

مجھ سے فرمایا کہ ان غلطیوں کی تصحیح کیا کرو جس کلمے میں کاتب نے غلطی کی ہو اس پر سر صاد لکھ کر اس کا صحیح کلمہ حاشیہ پر لکھو میں دیکھ لیا کروں گا کوئی غلطی ہو تو اس کی تصحیح میں کروں گا اس کے لیے مجھے گہرا مطالعہ کرنا پڑتا تھا پر آپ کی نظرِ کرم اور آپ کی تعلیم و پڑھائی اور آپ کی بہتر تربیت کا یہ نتیجہ تھا کہ جتنے تصحیحات میں نے کر لیے ان سب کو آپ نے صحیح قرار دے دیا بڑے مہر و کرم کی نظر سے اور بڑی شفقت سے اپنے خداداد فصیح لہجے میں پڑھاتے تھے اور اس وقت میں محسوس کرتا تھا کہ جناب صدرُ المدرسین خود اُصول و بدیع، بیان و علم معانی کا مجسمہ ہیں۔

علمِ معانی و بیان کی بدیع کتاب مطوّل جس کے سات سو اٹھاون (۷۵۸) صفحات ہیں مدرسے میں پڑھاتے رہے میں اس میں بھی شریک رہتا تھا اور میری شرکت سے قدس سرّہ السامی بہت خوش رہے تھے میں نے آپ قدس سرّہ السامی کی تدریس و سلیقہ کو دیکھ لیا اور جان لیا کہ جس کو آپ نے جو پڑھا دیا جس نے آپ رضی اللہ عنہ سے جو پڑھا یا پڑھ لیا اُس نے یہ سمجھا کہ آپ اِسی فن میں امام ہیں پر میں نے آپ قدس سرّہ السامی سے وہ پڑھ لیا ہے جو تمام علوم و فنون پر حاوی و مشتمل ہے اس لئے میں نے جان لیا اور میرا یہ جاننا مشاہدہ کی حقیقت پر مبنی ہے کہ میرے استادِ گرامی علوم و فنون میں یکتا اور امام ہیں۔

فواتح الرحموت اور فتوحاتِ مکیہ اور شرح مولانا بحر العلوم لمثنوی مولانا روم علم و عمل اور عقائدِ صحیحہ کی محک و کسوٹی ہیں فواتح الرحموت مولانا و سیدنا عبد العلی بحر العلوم الافغانی الہروی ثم اللکھنوی المدراسی کی مشہور تصنیفِ لطیف ہے۔

بحر العلوم قدس سرّہ السامی نے بے شمار کتابیں ہر فن میں لکھی ہیں اور فتوحاتِ مکیہ کے سب سے بڑے عامل و عالم ہیں آپ نے مولانا روم کی مثنوی کے چھ دفتروں کی، فتوحات مکیہ کی روشنی میں تشریح فرمائی ہے جو شخص ان مقدس و بلند پایہ کتابوں کو جانتا، پڑھتا یا پڑھا سکتا ہے وہ خود بھی علوم و فنون کا امام ہے اور امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای بھی بہتر کسوٹی ہے اور اُس پر نص و دلیل بھی ہے کہ وہ رای حقیقت و مشاہدہ پر مبنی ہے اور اگر نہیں جانتا تو نہ تو وہ خود امام ہے نہ ہی امام کی پہچان کے لیے اُس کی رای نص و دلیل بن سکتی ہے وہ اگر کسی امام کو امام بھی کہہ دے اور اس کی جانب امامت کی نسبت بھی کر دے تب بھی اُس کی اُس نسبت کا اعتبار اور اس پر اعتماد نہیں ہو سکتا کہ اس کی اس نسبت کا مبنی اس کی ذاتی رای یا شنید ہے اور وہ نہ صرف یہ کہ ممکن الزوال ہے بلکہ قابل الزوال بھی ہے کہ شنیدہ کَی بود مانندِ دیدہ اور وہ شخص جس کو حقیقت کا مشاہدہ ہو وہ اگر مخالف بھی ہو تب بھی وہ اُس نسبت و حقیقت کا انکار نہیں کرتا۔ ہر ذی عقل جانتا و مانتا ہے کہ سورج کی گرمی سے کوئی اگر جلتا بھی ہو تب بھی وہ سورج کی روشنی و گرمی سے انکار نہیں کرتا۔ میرے رہبر و مشفق استادِ اکرم صدرُ المدرسین جناب مولانا سید غلام جیلانی قدس سرّہ السامی کا مخالف بھی اقرار کرتا تھا کہ آپ کا علمی و عملی مقام بہت بلند و بالا ہے گو وہ جلتا بھی تھا۔ یہ ان کا مقام رہا۔

رہے میرے شیخ و آقا مجاہدِ ملت، ہاں ہاں وہ مجاہدِ ملت جو ہمیشہ اور ہمیشہ آپ فتوحاتِ مکیہ کے مصاحب رہے تھے آپ کے بارے میں جناب صدرُ المدرسین قدس سرّہ السامی کے قول کو نقل کرتا ہوں کہ ولی ولی را مے شناسد امام کو امام جانتے ہیں۔ سیدنا الشیخ الاکبر رضی اللہ عنہ و ارضاہ عنّا فرماتے ہیں: لَا یَعْرِفُ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا النَّبِیَّ اِلَّا النَّبِیُّ وَ لَا الْوَلِیَّ اِلَّا الْوَلِیُّ وَ اللّٰہِ مَا عَرَفَ اللّٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (فتوحاتِ مکیہ، باب ۳۱۰، ص ۴۲، باب ۳۳۰، ص ۱۱۴) (اللہ کو اللہ ہی جانتا ہے نبی کو نبی ہی جانتے ہیں اور ولی کو ولی ہی جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم اللہ کو نہیں پہچانا مگر اللہ نے)

فرمایا مجاہدِ ملت حضرت مولانا الحاج قدس سرّہ السامی جن کا فقیر ممنونِ احسان بھی ہے کہ زمانہ تحصیل میں خیر آبادی نایاب حواشی

عاریۃً برای مطالعہ عنایت فرمائے تھے۔ اور محقق دوانی کے غیر مطبوعہ حواشی برای تحصیل۔ آپ درس نظامی کے پختہ کار استاد ہیں، آپ نے چند سال مدرسہ سبحانیہ الہ آباد میں لوجہ اللہ خدمات صدارت انجام دیں۔ قدرت نے نبوی صفت (عزیز علیہ ما عنتم) کا آپ کو مظہر اتم بنایا ہے۔

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیرؔ
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے

فقہائے تو ہب کا شیوع دیکھ کر تدریس کو خیر باد کہتے ہوئے مجاہدہ تبلیغ اختیار فرمالیا۔ دور اندیش احباب نے آل انڈیا تبلیغ سیرت الہ آباد کی عنان صدارت آپ کے مبارک ہاتھوں میں دے دی ہے۔

آپ کے مسند درس پر رونق افروز نہ ہونے سے بڑی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ ص ۱۰، ص ۱۱، بشیر القاری،

صدر المدرسین اس فقیر کی تعلیم و تربیت میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے، مجھے بڑے شوق و بڑے کرم سے پڑھاتے تھے مجھے محسوس تو ہوتا تھا پر بیان میں کما حقہ نہیں آتا، مجھے یاد ہے میں ایک ضروری ذاتی کام سے دہلی گیا وہاں جناب حضرت زید ابو الحسن آغا کے یہاں شاہ ابو الخیر قدس سرہ السامی کی خانقاہ شریف میں ٹھہرا چند دن گذرے دیکھا میرٹھ سے ایک طالب علم آیا مجھے غالب گمان ہے کہ اس کا نام عبد اللطیف ہے بڑا خوش نویس ہے اور جناب صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی خدمت اقدس میں ہمیشہ کمر بستہ رہتا تھا میں نے آنے کا سبب پوچھا تو کہا کہ سب طلبہ سلام کہتے تھے آپ جلدی آیئے آپ ہوتے ہیں تو صدر صاحب خوب پڑھاتے ہیں، خیال رکھتے ہیں اور آپ نہیں ہوتے ہیں تو صدر صاحب پڑھاتے ہیں مگر جلال میں ہوتے ہیں لڑکے سوال نہیں کر سکتے۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ دہلی میں مجھے کسی وزیر سے ملنا تھا اس کام کے لیے آپ خود بہ نفس نفیس مجھے لے کر لال کرتی کی چھوٹی سرکار نواب زادہ جناب محمد اسحاق صاحب کے ہاں تشریف لے گئے اطلاع پائی پر ننگے پاؤں آپ کے استقبال کے لیے نکلے اور پوچھا جب حال معلوم ہوا تو عرض کی حضرت! آپ حکم دیتے اس کام کے لیے خود تکلیف کیوں فرمائی آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا یہ بہت اچھا طالب علم ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے میں نے چاہا کہ اس کے کام کے لیے خود آؤں۔

مجھے یہ بھی یاد ہے کہ آپ مجھے اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کے عرس پر بریلی شریف لے گئے اسٹیشن پہنچے مجھے بہت خوب، جاں افروز و دلنواز خوشبو آئی میں نے یوں سمجھا کہ چونکہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکۃ کا عرس مبارک ہے۔ اس لیے لوگوں نے شہر پر خوشبو کا چھڑکاؤ کیا ہے، جس سے شہر مہک گیا ہے اور اس کو حسب معمول سمجھا اس لیے سبب نہیں پوچھا اور یہی خیال بریلی شریف سے واپسی کے بعد بھی مدت تک دل میں قائم و باقی رہا بعد میں خیال آیا کہ شہر کی دمک و مہک تو اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کی درگاہ شریف کے سرچشمہ فیض کی تاثیر کا اثر رہا تھا جس سے پورا شہر مہک رہا تھا ورنہ کس کے بس میں ہے کہ اتنی خوشبو چھڑکا دے جس سے پورا شہر مہک جائے۔

شہر میں لاکھوں حاضرین و زائرین تھے بہر حال درگاہ و دربار پہنچے مفتی اعظم قبلہ نے صدر صاحب کے لیے اپنے دولت کدہ میں کمرا خالی کرایا تھا ہم داخل ہوئے اس میں سامان رکھ دیا اور قبلہ مفتی اعظم کی حضور میں حاضر ہوئے دربار میں اعاظم علماء و اشراف اس طرح خاموش بیٹھے تھے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ وہ اڑیں۔ مفتی اعظم قبلہ جلال میں تھے صدر صاحب نے مجھے آپ کے بالکل سامنے بٹھا دیا اور کہا یہ افغانستان کا ہے یہ میرا بہت اچھا شاگرد ہے پرانے زمانے کا طالب علم ہے، بہت قابل ہے (میرے حق میں بہت اچھے اور دینی محبت سے بھرے پیارے کلمات کہے) اس پر مفتی اعظم قبلہ کی نگاہ کرم سے مجھ پر شفقت ظاہر ہوئی مجھے اور قریب کر لیا اور اپنا

ع آیت ۱۲۸ سورہ توبہ ۹.

دستِ کرم میرے سر یا کاندھے پر رکھا اور بہت دیر تک اپنے حسن آرا حسنِ بیان کلمات سے نوازا۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے حسنات و علوم، استقامت و تقی و نقی بیان فرماتے رہے اور مجھے دینِ متین، مذہبِ مہذب اہل السنۃ والجماعۃ کی بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی تلقین و وصیت فرما دی پھر ہم مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے اس وقت دولت کدہ اور مزار اقدس کے درمیان کچھ میدانی فاصلہ تھا اس کے بعد حال یہ ہوا کہ جب اور جس گلی سے میں گزرتا تھا بڑے بڑے عظیم المرتبت، مشاہیر علمائے کرام مجھ سے ملتے تھے اور میرے ہاتھوں کو چومتے، شرف بخشتے تھے آپس میں کہتے تھے یہ مولانا سید غلام جیلانی کا خاص شاگرد ہے اس وقت بھی میں جانتا تھا کہ :۔

| | |
|---|---|
| گلے خوشبوئے در حمام روزے | رسید از دستِ محبوبے بدستم |
| بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری | کہ از بوئی دلاویزے تو مستم |
| بگفتا من گلے ناچیز بودم | و لیکن مدتے با گل نشستم |
| جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد | وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم |

کہ میں گارے کی دیوار ہوں پر مجھ پر میرے اساتذہ کرام کا نور منور و جلوہ افگن رہا ہے تو لوگ مجھے نور سمجھنے لگے ہیں۔ اور اب تک میں یہ ہی بات بڑے بڑے جلسوں میں کہتا رہا ہوں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے

وَ لَا بِشَیْءٍ مِّنْ اٰلَآءِ رَبِّنَا نُكَذِّبُ

ہم اپنے رب کی کسی بھی نعمت کو نہیں جھٹلاتے نہ جھٹلائیں گے

سبحان اللہ و بحمدہ ہمارے معظم، بے مثل و یکتائے زمان اساتذہ کرام نے مجھے کثیر نعمتوں سے نوازا ہے ان کی نوازش کو اجمالاً میں نے اس نظم میں پرو دیا ہے اور اس اجمالی نظم کو ہمیشہ سے گا تا رہا ہوں وہ یہ ہے:۔

| | |
|---|---|
| بسیار کرم بے شمار منن | کردہ اید بمن کردہ اید بمن |
| بسیار کرم با اکثار کرم | دادہ اید بمن کردہ اید بمن |
| ہر آن دم بدم ہر وقت و ہر دم | صورت و سیرت و دولت بیادم |
| دیدہ ام کرم خوردہ ام نعم | ناسی من نہ ام ناسی نہ منم |
| نظام و ملت ہم دین و سنت | تحکیم ہمہ تن جیلانی کرم |
| آن دین و یقین نظام متین | عقیدہ دارم نظام است و دین |
| آنات زمان ہر وقت و ہر آن | یادت داد بمن و راحت داد بمن |

نصیرم گردی بصیرم گردی — نصر اللہ عشقم ناری من نہ ام
نعم و منن کثیرم دادی — نعم شاکرم کافر من نہ ام
از ذاتِ امن ممتازِ زمن — امید کرم ہمیشہ دارم
کلامِ صفی سلامِ وفی — یا اجر کرم پشت بے آرم
صفا و وفا سلام و تقی — دادی آموختی ای ذاتِ صفی
معقول و منقول اصول و وصول — آموختی آقا من عشقم نصیحتی

## فصلِ دوم

اِعْلَمْ اَیَّدَنَا اللّٰهُ وَ اِیَّاکَ آپ کو معلوم ہوا کہ کمل اَساتِذہ کِرام نے مجھ کو نظرِ رحمت سے پالا شفقت سے پڑھایا، علوم و فنون سکھایا، تہذیب و تمدن کی تربیت سے آراستہ کیا، درس و تدریس کی مشق و تجربہ سے شایستہ کر دیا، رذیل صفاتِ اخفیٰ یہ جھوٹ، بہتان لگانے، ناجائز خواہش، حرص و لالچ، بخل، حسد و کینے، انتقامی جذبے، نفرت، کرسی کی محبت اور تکبر سے دور رکھا، اسی آراستہ و پیراستہ لباس میں جب میں پاکستان آیا اور شیخ الحدیث ہفت کشور جناب مولانا سردار احمد قدس سرہ السامی کے دیدار کے لیے لائل پور گیا وہاں اپنے ایک عزیز کے ہوٹل میں ٹھہرا جمعہ کا دن تھا جامعہ رضویہ گیا رقعہ لکھا نام کے ساتھ "فاضل الہ آباد" لکھا آپ قدس سرہ السامی کے شاگرد رشید سید زاہد شاہ کے ہاتھ حضرت تک بھجوایا۔ شاہ صاحب محترم نے کہا کہ پرچی دے کر واپس زینوں پر اتر رہا تھا کہ آپ نے آواز دی شاہ جی، شاہ جی یہ الہ آباد والے نہیں ہیں یہ میرٹھ والے ہیں اِن کو دفتر میں بٹھالو، ناشتہ کھلا دو اور کہہ دو کہ اس وقت میں نے پسینہ لیا ہے میں ان سے ملوں گا، بٹھایا، ناشتہ کھلایا باتوں باتوں میں جمعہ کا وقت ہو گیا مسجد گیا، مسجد کا اندر و باہر بھرا تھا، نماز کے بعد نمازیوں کے اِزدِحام میں میں نے بھی مصافحہ کیا اور واپس ہوٹل گیا جہاں ٹھہرا تھا تین دن تک مجھے تلاشتے رہے ہوٹل کا پتہ چلا تو وہی شاہ صاحب آئے کہ حضرت صاحب ہم پر بہت ناراض ہوئے فرما رہے تھے ہمارے مہمان آتے ہیں تم ان کا خیال نہیں رکھتے پتا نہیں پوچھتے۔ ہم بہت پریشان تھے اب پتہ ملا تو آیا چلیے آپ کو حضرت صاحب نے بلایا ہے۔ حاضر ہوا چھت پر لے گئے میرا ہاتھ اپنے دستِ اقدس میں لیا پوچھا آپ میرے پاس رہو گے؟ میں نے کہا نہیں فرمایا اگر وہ لکھ دیں تو، میں نے کہا رہوں گا فرمایا انہوں نے لکھ دیا اِن اِشارات کا مفہوم میں نے صاف طور پر سمجھ لیا کہ "وہ" اور "انہوں نے" سے اشارہ جنابِ صدرُ الُمدرِّسین کی جانب تھا حالانکہ لائل پور آنے یا ٹھہرنے کا میں نے جنابِ صدر صاحب سے کوئی تذکرہ نہیں کیا تھا نہ ہی انہوں نے اس قسم کا کوئی حکم دیا تھا بعد میں جنابِ صاحبزادہ صاحب، فضلِ رسول حیدر سلمہ اللہ المولیٰ تعالیٰ مجھ سے ملے تو فرمایا کہ اباجی کے پاس جنابِ صدر صاحب کا خط آیا اس میں اباجی کو لکھا کہ نصر اللہ خان اگر آپ کے پاس آیا تو ان کو اپنے پاس ایک سال کے لیے رکھ لیں دورۂ حدیث پڑھا دیں ان کے ساتھ جو سلوکِ کرم ہوگا تو میں سمجھوں گا کہ رشتائی کے ساتھ ہو رہا ہے (رشتائی صدر صاحب کے بڑے شہزادے کا نامِ نامی ہے) جب دورۂ حدیث کا آغاز ہوا تو عاشقِ صادقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و صحبہٖ وسلم نے مجھ کو ہال میں اپنی مسندِ اسند پر اپنی جانبِ راست بٹھا لیا۔ دورۂ حدیث میں باقاعدہ رجسٹرڈ اکتالیس طلبہ تھے باہر سے سننے والے بہت آتے تھے۔ دورۂ حدیث میں ایاتِ بینات و احادیثِ شریفہ کے جو تقاریر و

دیانات آپ قدس سرہ السامی کے ہوتے رہے اُن سب کو میں فصیح و بریع بلیغ و بدیع عربی میں قلمبند کرتا رہا صبح آٹھ بجے سے لے کر نمازوں کے وقفوں کے سوا۔ رات دس بجے تک پڑھاتے رہتے تھے رات کو راقم احادیث شریفہ کی کتب پر حواشی لکھا کرتا تھا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ حسبِ معمول آپ کی مسندِ اقدس پر آپ کے کل رو پہلو کے پاس بیٹھا تھا اور حسبِ دستور آپ کے تقاریر کو عربی میں قلمبند کرتا رہا نیند کا غلبہ ہوا بیٹھے بیٹھے سو گیا آنکھیں تو بند تھیں پر آپ قدس سرہ السامی کے بیانات کو فصیح و بریع عربی میں لکھتا رہا طلبہ سب مجھے تعجب سے دیکھ رہے تھے کہ سوتے میں یہ کیسا لکھ رہا ہے ان کو دیکھ کر جناب محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی نے میری طرف رُخ کیا دیکھا تو خوش ہوئے تو حسبِ عادتِ سابقہ فرمایا مولانا عجیب ہے مولانا عجیب ہے اس پر میں خواب سے بیدار ہوا دیکھا تو پورا صفحہ اس نیند کی حالت میں لکھ چکا تھا درس سے فارغ ہونے پر طلبہ آئے کاپی دیکھ کر متحیر و متعجب ہوئے رنگ یہ تھا کہ اس صفحہ کے لکھے ہوئے سطور نے محدث ہفت کشور قدس سرہ السامی کے اس روز کے بیانات کو عربی اور فصیح عربی کے بہت بہتر و خوبصورت لباس سے مزین کر رکھا تھا وہ صفحہ بڑا ہی آراستہ تھا۔

جنابِ محدثِ پاکستان کو جنابِ صدر المدرسین سے بڑی محبت تھی جب آپ قدس سرہ السامی کا ذکر کرتے تو فرماتے "ان کے "استاذ کبھی فرماتے" آپ "کے استاذ" "ان کے" اور "آپ کے" کا اشارہ میری طرف ہی ہوتا تھا کبھی کبھی فرمایا کرتے تھے فواتح الرحموت میں نے پڑھی ہے اور ان کے استاذ نے پڑھی ہے۔

دورۂ حدیث کے اس سال یہ فقیر مسلسل پندرہ دن بیمار رہا اور اسباق میں شریک نہ ہو سکا دورۂ حدیث کے طلبہ آئے بڑی محبت و توجہ سے کہا کہ آپ کی تکلیف تو ہم دیکھ رہے ہیں پر دورۂ حدیث کے طلبہ کی خواہش ہے کہ آپ دورۂ حدیث ہال میں آ جایا کریں حضرت صاحب قبلہ درس تو دیتے ہیں لیکن دورانِ درس آپ کی بیٹھک کی طرف دیکھتے ہیں تو پریشان ہو جاتے ہیں اور اس ذوق و شوق سے نہیں پڑھاتے کہ جس وقت آپ کے ہوتے ہوئے پڑھاتے ہیں۔ دستارِ فضیلت کے وقت تمام طلبہ جو فارغ التحصیل ہوئے تھے اُن کے لیے پانچ پانچ گز دستار فضیلت کا تعین ہمیشہ دستور رہا تھا صرف میرے لیے حضرت قدس سرہ السامی نے فرما دیا کہ مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی (دستار فضیلت) سات گز کی ہوگی آپ قدس سرہ السامی کی مجلسِ اقدس میں یہ فقیر بھی بیٹھا تھا کہ مولانا معین صاحب شافعی مرحوم (ناظم یا نائب ناظم تھے) نے آپ قدس سرہ السامی سے خصوصی طور پر پوچھا کیا مولانا نصر اللہ خان کی پگڑی سات گز کی ہوگی؟ جواباً فرمایا "ہاں" جب دوبارہ پوچھا تو آپ قدس سرہ السامی نے فرمایا ہاں ہاں مولانا کی پگڑی سات گز کی ہوگی شملہ بقدرِ علم تب اس پر عمل درآمد ہوا اور محدثِ اعظم ہفت کشور نے پاکستان کے عظماء، علماء، فضلاء و مشائخ سے اس عظیم مجلس اور مبارک تقریب میں سب سے اول میری تاج پوشی کرائی تو میں نے تاج رکھ لیا چونکہ اس مبارک تقریب میں قبلہ محدث ہفت کشور نے خاص الخاص اہتمام فرمایا تھا سات گز پگڑی کی خصوصیت تھی سند میں بھی حاصل شدہ ارقام درج کر دیے گئے تھے اور خاص الخاص سندِ امتیاز آپ قدس سرہ کا اس فقیر کے حق میں "شملہ بقدرِ علم" کا مبارک مقولہ تمام پاکستان میں مغربی ہو یا مشرقی طرۂ امتیاز رہا تھا۔ ان سب وجوہات کی بناء پر راقم نے صدر المدرسین قدس سرہ السامی کی تشریف آوری کی خواہش کی آپ کو فصیح زبان میں خط لکھا اس خط میں دیگر شائستہ، پیراستہ کلمات کے علاوہ ذیل کے یہ کلمات بھی لکھے۔

"یا سیدی یا سندی رزقنی اللہ رضاک " اس کے جواب میں آپ نے اپنے اس شاگرد کو ایک پوسٹ کارڈ لکھا جس میں لکھا تھا!

يَا قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ فَرْحَةَ قَلْبِيْ رَزَقَنِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِقَاءَكَ وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ غَبِيٍّ وَ غَوِيٍّ حَمَاكَ : غِبَّ التَّسْلِيْمَاتِ الْمَقْرُوْنَةِ بِالدَّعَوَاتِ الْمَسْنُوْنَةِ لَا يَذْهَبُ عَلَيْكَ أَنَّ الْكِتَابَ قَدْ وَصَلَ : وَ السُّرُوْرُ قَدْ حَصَلَ : وَ ازْدَادَ بِخَبَرِ التَّعْمِيْمِ فَإِنَّهُ مِنْ أَنْحَاءِ التَّكْرِيْمِ : لَا سِيَّمَا فِيْ حَضْرَةِ رَاسِ الْأَتْقِيَاءِ : فَإِنَّهُ مِنْ أَعْظَمِ النِّعَمِ بِلَا امْتِرَاءٍ : أَمَّا حُضُوْرُنَا فِيْ هٰذَا الْاِجْتِمَاعِ فَهُوَ وَ إِنْ كَانَ حُضُوْرَ الْعِيْدِ بِالْإِجْمَاعِ : لٰكِنَّهُ بِدُوْنِ الدَّعْوَةِ كَالطَّيْرِ بِلَا جَنَاحٍ : بَلْ كَالصَّلٰوةِ بِغَيْرِ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ : فَعَدَمُ الْحُضُوْرِ عَلٰى هٰذَا الْعُذْرِ مَحْمُوْلٌ : وَ الْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ : قُلْ لِشَيْخِ الْحَدِيْثِ مُرْ نَاظِمَ الْمَكْتَبَةِ الرَّضَوِيَّةِ أَنْ يُعَجِّلَ إِرْسَالَ الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَ الْكُتُبِ الْمَرْضِيَّةِ فَإِنَّا بِنَارِ الْاِنْتِظَارِ مُحْتَرِقُوْنَ : وَ أَنْتُمْ هُنَاكَ بِنَارِ الشِّتَاءِ تَصْطَلُوْنَ : وَ اقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي التَّحِيَّةَ وَ السَّلَامَ وَ سَائِرِ الْأَسَاتِذَةِ الْكِرَامِ وَ السَّلَامُ خَيْرُ الْخِتَامِ فقط

ترجمہ: یعنی اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک اور میرے دل کی خوشی اللہ تعالیٰ تیرا دیدار کرادے اور تم کو ہر غبی و غوی کے شر سے محفوظ رکھے تسلیمات مسنونہ و مقرونہ دعوات وافرہ کے بعد آنکہ ایہ تم پر پوشیدہ نہ رہے کہ آپ کا مکتوب آپہنچا ہے اور خوشی حاصل ہوچکی ہے اور آپ کی دستار بندی کی اطلاع سے میری خوشی میں مزید اضافہ ہوا ہے کہ یہ تکریم و عزت افزائی کے اقسام میں سے بہت بڑی قسم ہے خصوصاً راس الاتقیاء (شیخ الحدیث) کے حضور میں بلاشک و شبہ کے بڑی نعمتوں میں سے ایک ہے رہی اس اجتماع میں میری حاضری وہ تو بالاجماع میرے لیے اگرچہ عید کی حاضری ہے پر بغیر دعوت دیئے جانے کے ایسی ہے جیسے پرندہ بغیر پروبازو کے، بلکہ اس نماز جیسی ہے جس کے آغاز میں تکبیر افتتاح نہ کہی گئی ہو پس میرا نہ آنا اسی عذر پر محمول ہے اور شرفاء کے نزدیک عذر مقبول ہے اور شیخ الحدیث سے عرض کردیں کہ کتب خانہ کے ناظم کو حکم دے دیں کہ قرآن کریم اور کتب مرضیہ جلد سے جلد بھیج دیں ہم تو یہاں پر انتظار کے آگ سے جل رہے ہیں اور آپ موسم سرما کی سردی میں آگ سے سینکتے اور گرم ہوتے ہیں اور میری جانب سے آپ کو اور اساتذۂ کرام کو سلام کہہ دو اور سلام بہتر ختام ہے۔

(دستخط سید غلام جیلانی)

صدر المدرسین مدرسہ اسلامی عربی اندرکوٹ،

میرٹھ، ۲۰ جنوری ۱۹۶۱ء

پتہ: مولینا احمد رضا خان
کوٹھی: B-77 بلاک-8،
گلشن اقبال، کراچی۔
فون: 4976783

Shaikh-ul-Hadeeth
Abul Fath-e-Muhammed Nasrullah Khan
The Chief Jurist of
Supreme Court of Afghanistan